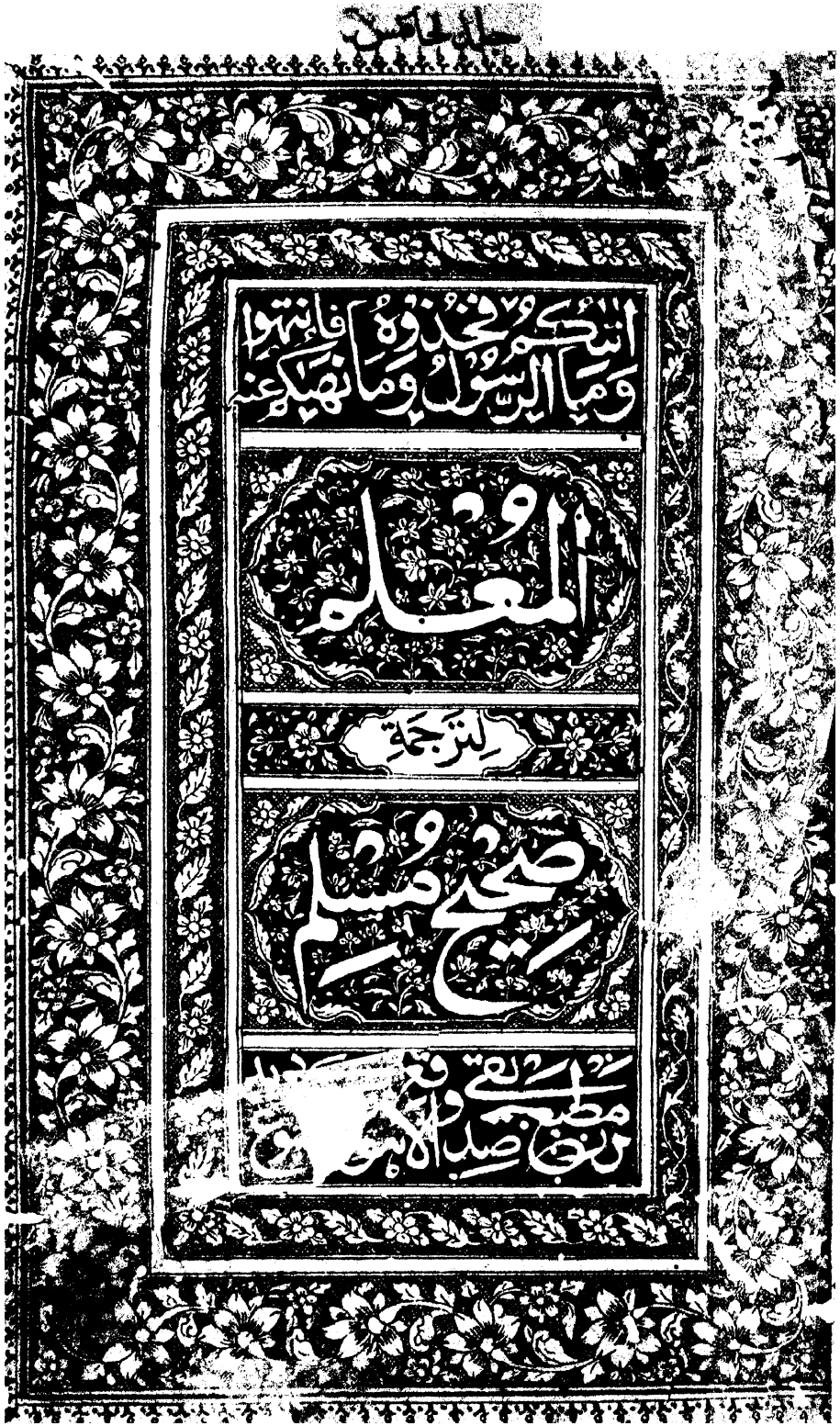
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232810

UNIVERSAL
LIBRARY


وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

المعلم

لترجمة

صحيح مسلم

رضي الله عنه

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد سوم

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۸۳۵	جہاد اور سفر کا بیان	۱۸۷۹	یہودیونکو ملک حجاز سے نکال دینا۔
۱۸۳۶	امام امیرون کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور اسکو لڑائی کے طریقہ کیونکر تبلاوے	۱۸۸۰	جو عہد توڑ دالے اسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والونکو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے
۱۸۳۹	عہد شکنی حرام ہے	۱۸۸۴	جہاد مین جلدی کرنا اور دونو کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا۔
۱۸۴۱	لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے	״	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ نے غنی کر دیا مہاجرین کو
״	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کیوقت صبر کرنا لازم ہے	۱۸۸۶	غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو اسکا کہانا درست ہے
۱۸۴۲	دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا	״	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام بادشاہ ہرقل کو لکھا تہا اسلام لانیکو لیے۔
״	لڑائی مین عورتون اور بچون کے مارنیکی ممانعت	۱۸۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فارس شاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین۔
۱۸۴۳	رات کو اگر چہاپہ مارین تو عورتون اور بچونکا قتل درست ہے۔ بشرطیکہ عمداً نہ ہو	۱۸۹۵	جنگ حنین کا بیان
۱۸۴۴	کافرونکے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے	۱۹۰۰	طائف کی لڑائی کا بیان
״	اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا	״	بدر کی لڑائی کا بیان
۱۸۴۷	لوٹ کے بیان مین	۱۹۰۲	مکہ کے فتح ہونے کا بیان
۱۸۴۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا	۱۹۰۸	حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اسکا بیان
۱۸۵۷	جو مال کافرونکا بغیر لڑائی کے ہاتہہ آوے اسکا	۱۹۱۸	اقرار کو پورا کرنا
۱۸۷۱	غنیمت کے مال کا بیان	۱۹۱۶	غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین
״	فرشتون کی مدد کا اور رہا ہونا لوٹ	۱۹۱۸	جنگ احد کے بیان مین
۱۸۷۶	قیدی کو باندہنا اور بند کرنا اور اسکا مفت چہوڑنا جائز ہے۔	۱۹۲۱	جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قتل کرنے کا حکم دیوے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۹۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کون اور منافقون کے ساتھ دعوت تکلیف پائی اسکا بیان	۱۹۷۸	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لیوے
		۱۹۸۲	بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے احکام میں جو گناہ نہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے
۱۹۲۸	ابوجہل مردود کے ماری جانیکا بیان		
۱۹۳۰	کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل		
۱۹۳۶	خیبر کی لڑائی کا بیان	۱۹۸۸	امام مسلمانوں کی سپر ہے
۱۹۳۸	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان	۱۹۹۰	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکھنا چاہیے
۱۹۵۱	ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان	۱۹۹۲	فتنہ اور فساد کیوقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا
	آیت وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ کے اترنیکا بیان		
۱۹۵۴	عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا	۱۹۹۶	جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے
	جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں انکو انعام ملیگا اور حصہ نہیں ملیگا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۱۹۹۷	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
		۱۹۹۷	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اسکو برا جاننا چاہیے
۱۹۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے	۱۹۹۸	اچھے اور برے حاکموں کا بیان
۱۹۶۹	ذات الرقاع کے جہاد کا بیان	۱۹۹۹	لڑائی کیوقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے
	کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے	۲۰۰۲	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اسکو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے
۱۹۶۳	کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری کے بیان میں)		
	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	۲۰۰۳	مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اسکے بعد ہجرت کے معنی
۱۹۶۲	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا		
۱۹۶۹	حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے	۲۰۰۵	عورتیں کیونکر بیعت کریں
۱۹۷۲	بے [illegible] بنانا اچھا نہیں ہے۔	۲۰۰۶	بیعت کرنا سننے اور ماننے پر چاہیے ہو سکے
	حاکم [illegible] اور حاکم ظالم کی برائی		آدمی کب جوان ہوتا ہے
۱۵	[illegible] میں بیوی کرنا کیسا گناہ ہے	۲۰۰۷	قرآن مجید کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے

صفحہ	مطالب
	جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھ لگ جاویگا
۲۰۰۸	گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑون کو تیار کرنا شرط کے لیے۔
״	گھوڑون کی فضیلت
۲۰۱۰	گھوڑی کی کونسی قسمین بری ہین
۲۰۱۳	اللہ کی راہ مین شہید ہونیکی فضیلت
۲۰۱۵	اللہ کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت
۲۰۱۶	جہاد کرنیوالے کے درجون کا بیان
۲۰۱۷	شہیدون کی روحین جنت مین ہین
۲۰۱۹	جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت
۲۰۲۱	قاتل اور مقتول دونو کب جنت مین جاوین گے
״	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے
۲۰۲۲	اللہ کی راہ مین صدقہ دینے کا ثواب
״	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت
۲۰۲۳	مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان
۲۰۲۴	معذور پر جہاد فرض نہین ہے۔
۲۰۲۰	شہید کے لیے جنت ہونا
۲۰۲۹	جو شخص لڑے اسلیے کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین لڑتا ہے۔
۲۰۳۰	جو شخص لڑے ... اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے
۲۰۳۲	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کا مال اسکا ثواب آدھا
״	جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے
״	ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے
۲۰۳۳	اللہ کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب

صفحہ	مطالب
۲۰۳۴	جو شخص مرجاوے بغیر جہاد دیا نیہ جہاد کی کسی قسم کے
״	جو شخص جہاد نہ کرسکے بیماری یا عذر سے اور اسکا ثواب
۲۰۳۵	دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت
۲۰۳۷	اللہ کی راہ مین چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت
״	شہیدون کا بیان
۲۰۳۹	تیر مارنے کا ثواب
۲۰۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا
۲۰۴۲	جانور ذبح کرنے کا خیال رکھنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اترنے سے ممانعت
۲۰۴۳	سفر ایک عذاب ہے
״	مسافر اپنے گھر مین نہ لوٹے
۲۰۴۵	کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جنگلی جانورون کا گوشت حلال ہے
״	سدھائے ہوئے کتون سے شکار کرنے کا بیان
۲۰۵۰	ہر دانت والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کی حرمت کا بیان
۲۰۵۲	دریا کے مردے کا مباح ہونا
۲۰۵۵	بستی کے گدھون کا گوشت حرام ہے
۲۰۵۹	مگھوٹے نکا گوشت حلال ہے
״	گوہ کا گوشت حلال ہے یعنے سوسمار کا
۲۰۶۵	ٹڈی کھانا درست ہے۔

صفحہ	مطالب
	[illegible] حلال ہے
〃	شکار کیلیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی گنکریاں پھینکنا نادرست ہے
۲۰۶۷	ذبیحہ یا قتل ایسی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے ۔
۲۰۶۸	جانور کو باندھکر مارنا منع ہے ۔
۲۰۶۹	**کتاب** قربانیون کے بیان مین
۲۰۷۵	قربانیون کی عمر کا بیان
۲۰۷۶	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا
۲۰۷۷	**فائدہ** ایک قربانی سب گھر والون سے کفایت کرتی ہے
۲۰۷۸	ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہاوے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے
۲۰۷۹	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اسکے منسوخ ہونے کا بیان
۲۰۸۴	فرع اور عتیرہ کا بیان
〃	جو شخص قربانی کرنیوالا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کترا دے
۲۰۸۵	جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے
۲۰۸۸	**کتاب** شرابون کے بیان مین

صفحہ	مطالب
۲۰۹۵	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے
〃	شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے
۲۰۹۶	کھجور کا شراب بھی خمر ہے ۔
〃	کھجور اور انگور ملاکر پھینکنا مکروہ ہے
۲۰۹۸	مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانیکی ممانعت اور اسکی منسوخی کا بیان ۔
۲۱۰۶	ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے
۲۱۰۸	جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نہ کرے
۲۱۰۹	جس نبیذ مین تیزی نہ آئی نہ اسمین نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے ۔
۲۱۱۳	دودھ پینے کا بیان
۲۱۱۴	برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتون کا بیان
۲۱۱۷	**فائدہ** بیان وبا
۲۱۱۸	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان ۔
۲۱۲۱	کھڑے ہوکر پانی پینے کا بیان
۲۱۲۲	پانی پینے مین برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے
۲۱۲۳	دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنیوالے کے داہنی طرف تقسیم کرنا ۔
۲۱۲۵	کھانے کے آداب کا بیان
۲۱۲۷	اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو لیا کرے

صفحہ	مطالب
۲۱۲۹	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کے ساتھہ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھہ لے جا سکتا ہے۔
۲۱۳۰	فائدہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام درست ہے
۲۱۳۶	شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان
۲۱۳۸	کھجور کھاتیوقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے
״	کھجور کے ساتھہ ککڑی کھانا
״	کیونکر بیٹھہ کے کھانا چاہیے
۲۱۳۹	حب لیگون کے ساتھہ کھانا ہو تو دو دو یا قسمہ یا دو دو کھجورین ایک ہی بار نہ کھاوے
۲۱۴۰	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچون کے لیے جمع کر رکھنا۔
״	مدینہ کی کھجور کی فضیلت
۲۱۴۱	کھمبی کی فضیلت اور آنکھہ کا علاج
״	اراک کے پیل کی فضیلت
۲۱۴۲	سرکہ کی فضیلت
۲۱۴۳	لہسن کا کھانا درست ہے
۲۱۴۵	مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے
۲۱۵۳	تنہا نہین مہمانی کرنیکی فضیلت
۲۱۵۴	مومن ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنتون مین

صفحہ	مطالب
۲۱۵۵	کہانیکا عیب نہین بیان کرنا چاہیے
۲۱۵۶	**کتاب** لباس اور زینت کے بیان مین
״	مرد یا عورت کیکو چاندی یا سونے کے برتن مین کھانا اور پینا درست نہین
۲۱۵۷	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان
۲۱۶۸	مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے
״	کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہین
۲۱۷۰	یمن کی چادرون کی فضیلت
״	موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس مین
۲۱۷۱	قالین یا سوزنیونکا بیان
۲۱۷۲	حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا منع ہے
״	غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے۔
۲۱۷۴	کپڑون وغیرہ پر ازار ناکر کرچلنا حرام ہے
۲۱۷۵	سونیکی انگوٹھی مرد کو حرام ہے
۲۱۸۰	جوتی پہننا مستحب ہے۔
״	پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اوتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے
۲۱۸۱	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور احتباء کی ممانعت
۲۱۸۲	مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میز رنگا ہوا کپڑا پہننا۔
۲۱۸۳	بڑھاپے مین بال و ریش خضاب کرنا مستحب ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۱۸	جانور کی مورت بنانا حرام ہے		درست ہی
۲۱۹۴	سفر مین گھنٹا اور کتا رکھنے کی ممانعت	〃	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور اسکی کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا
〃	تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت	۲۲۱۴	اذن جا ہنے کے بیان مین
۲۱۹۵	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانیکی ممانعت	۲۲۱۹	جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھے کون ہے تو اسکے جواب مین اپنا نام لینے مین ہون کہنا مکروہ ہے ۔
〃	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے		
۲۱۹۶	قزع کی ممانعت		
۲۱۹۷	رستون مین بیٹھنے کی ممانعت		
〃	بالون مین جوڑ لگانا اور لگوانا اور گدنا گودانا اور منہ کی رو مین نکالنا اور نکلوانا اور دانتون کا نکشادہ کرنا اور اسکی خلقت کو بگاڑنا حرام ہے	۲۲۲۰	غیر کے گھر مین جھانکنا حرام ہے
		۲۲۲۱	جو نظر دفعۃً پڑ جاوے
		〃	**کتاب سلام کے بیان مین**
۲۲۰۱	اون عورتون کا بیان جو پہنی ہین لیکن ننگی ہین آپ سیدھی راہ سے بھٹکی ہین خاوند کو بھی موڑ دیتی ہین	〃	سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین
〃	فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اسکو بھی کہنے کی ممانعت	۲۲۲۲	راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہی کہ سلام کا جواب دیوے
۲۲۰۲	**کتاب ادب کے بیان مین**	۲۲۲۳	مسلمان کا حق یہ بھی ہی سلام کا جواب دینا ۔
〃	ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت	۲۲۲۴	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نکرے اور اگر وہ کرین تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان ۔
۲۲۰۵	برے ناموں کا بیان	۲۲۲۷	بچون کو سلام کرنا مستحب ہی
۲۲۰۶	برے ناموں کا بدل ڈالنا مستحب ہے	〃	یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ کا ہٹا دینا
۲۲۰۸	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان	۲۲۲۸	عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے
〃	بچہ کے سونہہ مین کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور چیزون کا بیان	۲۲۲۹	اجنبی عورت کے پاس تنہائی کرنا اور اسکی پاس جانا حرام ہے
۲۲۱۰	جسکا بچہ نہ ہوا ہو اسکو اور کم سن کی کنیت	۲۲۳۱	جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت مین اور دوسرا کسی شخص کو دیکھے تو اسکے کہدے کہ میری بی بی یا محرم

صفحہ	مطالب
	ہے تاکہ اُسکو بدگمانی نہ ہو
۲۲۳۲	جو شخص مجلس مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹہہ جاوے نہین تو پیچہے بیٹہے
۲۲۳۵	جب کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے
״	زنانہ اجنبی عورت کے پاس نجاوے
۲۲۳۶	اگر اجنبی عورت راہ مین تہک گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتہہ سوار کر لینا درست ہے
۲۲۳۹	تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے
״	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان
۲۲۴۱	باب جادو کے بیان مین
״	زہر کا بیان
۲۲۴۴	بیمار پر منتر پڑہنا
۲۲۴۶	نظر اور نکلہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے
۲۲۴۹	قرآن یا دعا سے منتر کر کے اوسپر اجرت لینا درست ہے
۲۲۵۱	دعا کیوقت اپنا ہاتہہ درد کے مقام پر رکہنا
״	وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین
۲۲۵۲	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

صفحہ	مطالب
۲۲۶۰	طاعون اور بدفالی اور کہانت کا بیان
۲۲۶۷	بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہے
. .	اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ لیجاے
۲۲۷۰	بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے
۲۲۷۲	کہانت کا حرمت اور کاہنون کے پاس جانے کی حرمت
۲۲۷۶	جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان
״	سانپون کے مارنے کا بیان
۲۲۸۲	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے
۲۲۸۳	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۸۴	بلی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۸۶	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت
۲۲۸۷	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت
۲۲۸۸	عبد یا امتہ یا مولی یا سید ان لفظون کے بولنے کی ممانعت
۲۲۹۰	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے مکروہ ہے
۲۲۹۱	منت کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت
۲۲۹۲	کتاب شعر کے بیان مین
۲۲۹۴	جو سبہ کہیلنا حرام ہے
۲۲۹۶	کتاب خواب کے بیان مین

صحت نامہ جلد خامس کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

		خطا	صواب			خطا	صواب			خطا	صواب			خطا	صواب		
۱	۶	چب	جب تو	۲	۱۹۸۱	خدری خدری	خدری	۱	۱۹۳۱	خشبر	خشبہ ہے	۱۹۸۲	۸	اوسر	اور شتر		
۱	۸	اں تین	اون تین	۹	۱۹۸۳	سعد کارحم	سعد کارحم	۱۲	۱۹۳۳	کیطرف	کیطرف	″	۹	زمانہ ہین	زمانہ ہین		
۱۸۱	۶	نکاسے	نکالے	۶	۱۹۸۴	ہی فتبقاع	ہی قینقاع	″	۱۶	ست	مست	″	۲۰	مابسر	مابسہ		
۱	۳	خوف	خوب	″	۱۷	پڑہین	پڑہین گے	۹	۱۹۳۴	آپ سے	آپ نے	۱۹۶۴	۱۹	چپکے	چپکے		
۱	۲	توبہ	توبہ	″	۲۱	چلے تے	چکے تھے	″	۱۰	انکو	انکو	۱۹۶۶	۸	چھوٹی	چھوٹی		
۱۹۴۳	۶	نزدیک کیکو	نزدیک تھی کو	۶	۱۹۸۶	بعد پانچ مہینے	بعد پانچ مہینے	۴	۱۹۳۶	جاندار	جاندار اور	″	۱۳	منتظر	منتظر		
۱۹۴۶	۱۱	روہیت	روہیت ہی	۱۳	۱۹۹۰	کسیاب	کسیاب	″	۱۲	کہودی	کہودی	۱۹۶۷	۱۱	گئے کر کیکو	گئے کر کیکو		
۱۹۵۰	۷	قصد نکرین	قصد نکرینگے	۰	۱۹۹۱	(پیلے پیل)	(پیلے پیل)	۱	۱۹۳۷	پراور سرکشی	پراور سرکشی	″	۱۶	علیہ و	علیہ ذ		
۱۹۵۱	۱۷	مدین کی بھی پہنچی	ساتھ ہی تھی تہامین کی امدادی لشکرین مین سے	۳	۱۹۹۲	ملک	ملک	۱۵	۱۹۳۸	دو پیلی	دو پیلی	″	۲۰	مقدم	مقدم		
۱۹۵۲	۲۰	عورت	عورت تھی	۷	۱۹۹۴	درخواست	درخواست	۱۹	″	کہتے	کہنے	۱۹۷۷	۱۰	بہ بڑا	بڑ بڑا		
۱۹۵۷	۱۵	وہ ٹان	وہان	۳	۱۹۰۷	رسول کے	رسول کے	۲۱	″	رسونتی	سونتی	″	۱۵	کاہیکو	کاہیکو		
۱۹۵۹	۱۵	اُسکے بیٹے	اُوس کے بیٹے	۱۵	۱۹۰۸	کہا	لکہا	۲۳	″	مراٹھایا	سر اٹھایا	″	۱۶	یہمین	سیمین		
۱۹۶۰	۵	راستبار	راستباز	″	۱۹	اونہون	اونہون نے	۱۷	۱۹۴۵	کہڑا ہوا	کہڑا ہوا	۱۹۸۰	۹	اتیبہ	لقیبہ		
۱۹۶۲	۱۷	گہر بابر	گہر مابین	″	۱۳	خلاف	غلاف	۱۹۴۷	″	مین سے	مین نے	″	۱۲	ٹیر اہریہ	تیر اہریہ		
۱۹۶۷	۷	پہر بہانتک	بہانتک	۱۹۰۹	۱۹	عاوین	جاوین	۱۹۴۸	۱۳	بیچ اوین	بیچ مین	۱۹۸۳	۲۱	اوسے	اوسے		
″	۱۵	انہون	انہون نے	۱۹۱۰	۱۳	آپ سے	آپ نے	۱۹۴۹	۲۱	دلمین در	دلمین ڈر	۱۹۸۴	۱۸	شریعت	شریعت		
۱۹۷۰	۱۴	بعد بچو تو	بعد بچو تو	۱۹۱۲	۱۰	ترجمہ	ترجمہ (واقعی سے مدت ہی	۱۹۵۱	۵	آتا ہے	آتا ہے	″	″	وجب	وجب		
۱۹۷۲	۱۶	کہی	کہی	″	۱۹	تہین	نہین	″	۶	صفیہ بن	صفیہ بنت	۱۹۸۶	۱۰	بجہا دیا	بجہا دی		
″	″	پاویگا	پاویگا	″	۱۳	مجہکو	اللہ مجہکو	۱۹۵۳	۱۰	قربان	قربان	۱۹۸۸	۸	حسن	حسین		
″	″	قول	قول	۱۹۱۴	۳	نکلنا	نکلتا	″	۱۲	لگے	لگے	۱۹۹۰	۱۹	نبی	نبی		
۱۹۷۳	۱۰	کرسیون	کرسیون	۱۹۱۶	۹	ساتہہ	ساتھ ہے	″	۱۴	پر رہے	پڑ رہے ہے	۱۹۹۲	۷	مون	ہون		
″	۲۱	وعدہ کیا	وعدہ کیا	″	۱۹	لے کر آ	لے کر آ	″	۲۱	اٹہاتا	اوٹہاتا	۱۹۹۳	۶	چلین	چلین		
۱۹۷۵	۴	پیٹہ تک	پیٹہ تک	۱۹۱۸	۱۹	لے لہا	اپنے نے اپنے	۱۹۶۱	۱۱	روایت ہے	روایت ہے	″	۹	ہمارا	ہمارا		
″	۱۱	لوگ ہین	لوگ ہین	″	۲۱	کہے کہا	نے کہا	۱۹۶۲	″	جو الوہریرہ		″	۳	پرزن	پران		
″	۱۵	ہمارے	ہمارے	۱۹۲۲	۶	پہینکتے	پہینکتے ہیں	″	۱۲	فی ابوہریرہ کی روایت ہے		″	۱۷	رہی	رہا		
۱۹۸۰	۴	اور بچون	اور بچون	۱۹۲۶	۱۳	سنائی	سنایے			لعین مین		۱۹۹۴	۹	ماشارہ	ماشارہ		
″	۱۵	اور چھوڑ	اور چھوڑ دیتے	۱۹۲۸	۲۲	جبارہ	جبارہ ہو	۱۹۶۳	۷	پرسے	پڑے	۱۹۹۶	۸	مردودہ	مردود		

نمبر شمار	ص	خطا	صواب
۲۰۰۳	۱۸	اسلامین	اسلامیین
″	۱۹	اگرہو	اگرہون
۲۰۰۴	۳	ابوسعید	ابوسعید
۲۰۱۰	۵	تفسیر	تقسیر
۲۰۱۵	۴	ذکراسریا	ذکراسریا
۲۰۱۶	۱۳	شخص	شخص
۲۰۱۷	۲	پیٹہ	پیٹہ
۲۰۱۹	۲	روح	ارواح
۲۰۲۰	۲	چٹیون سے	چٹیون
۲۰۲۱	۱۳	یاسند	یاسندد
۲۰۲۲	۵	بحیل	نکمیل
۲۰۲۳	۱۹	آدے	آدے
۲۰۲۶	۶	بسیسہ	بسیسہ
۲۰۲۸	۱۹	حبب سلامت	حبب سلامت
″	۲۲	مجھر ہوتا ہے	مجھر ہوتا ہے
۲۰۳۴	۱۰	ترتیب	ترتیب
۲۰۳۸	۱	پینے بیٹے	پینے جو بیٹے
۲۰۴۵	۱۶	اوسپہر	اون پہ
۲۰۴۶	۱	نحکار پہ	نحکار پہ
۲۰۴۹	۳	برتنون	برتنون
۲۰۵۴	۱۸	یین سی	مین سے
۲۰۵۸	۹	کیسے مین	کیسی ہے
۲۰۵۹	۳	اودسول	اوزسول
۲۰۶۳	۲	یہی	یہی
۲۰۷۲	۱۴	بوبرہ	ابوبردہ
۲۰۷۴	۱۷	رسنول	رسول اللہ
۲۰۸۶	۵	کاتا	کاتا
۲۰۸۸	۲۱	میرارادہ	میرا ارادہ

نمبر شمار	ص	خطا	صواب
۲۰۹۱	۱۵	سارون	سنارون
۲۰۹۲	۲۲	سنارے	منادی
۲۱۰۰	۶	نبید	نبیذ
۲۱۰۱	۱۶	سے بجی	سے اور بجی
″	۱۸	روہت	روہت
۲۱۰۵	۱۲	کرڑے	کپڑے
″	۱۴	کرڑے	کپڑے
″	۱۸	کرڑے	کپڑے
″	″	کرڑا	کپڑا
۲۱۰۹	۲۱	رات کر	رات کو
۲۱۱۱	۲۱	کرڑے	کپڑے
۲۱۱۳	۵	چھوہیا	چھوہیا یا چھیا
″	۶	پڑہنا	پڑہنا چاہیے
۲۱۱۵	۷	شخص	شخص
۲۱۱۸	۱	جوبولو	حب ولو
۲۱۲۰	۱۶	داہنے	داہنے
۲۱۲۲	۲	ابوسعید	ابوسعید خدری
۲۱۲۴	۱۳	ہلایا	ملایا
۲۱۲۵	۱۶	انگلیہاں	انگلیاں کو
۲۱۲۷	۱۱	تعالیٰ عنہ	تعالیٰ عنہ
۲۱۲۹	۳	اسوقت	اسوقت
۲۱۳۱	۱۶	آدمی	آدمیون
۲۱۳۸	۱	نہارت	نہایت
۲۱۴۱	۶	مین سے	من سے
۲۱۴۴	۲۱	ابوایوب	ابوایوب
۲۱۴۵	۵	معلوم ہوتی	معلوم ہوتی
۲۱۴۹	سنہ	کہیل جاتے اور نہیں	

نمبر شمار	ص	خطا	صواب
۲۱۴۸	۲۱	آپیکے	آپ کے
″	۲۳	آگیا	آگیا
۲۱۵۱	۸	فارغ	فارغ
۲۱۵۷	۲۰	کپڑا کے	کپڑے کے
۲۱۵۹	۲۱	رسول	رسول اللہ
۲۱۶۴	۳	کسروانی	کسروانی
۲۱۷۰	۸	واقعہ	واقع
۲۱۷۴	۲	اورہانے	تو ماونے
″	۳	لگا	لگے
″	″	تہا	تہے
″	″	کہتا تہا	کہتے تہے
۲۱۷۸	۹	کہتا	لکہنا
۲۱۷۹	۱۶	دو انگلی بتلائے	دو انگلیاں بتلائے
۲۱۸۷	۷	نقس	نقش
۲۱۸۹	۳	توڑ ڈالا	اوتار ڈالا
″	۱۳	جیکر	جیکے
۲۱۹۶	۱۳	اوٹھون	اونٹون
۲۱۹۷	۲۰	لورہ	اور گدہا گورہا
۲۱۹۹	۲۳	عبداللہ	عبداللہ
۲۲۰۱	۱۵	صوت	سوت
۲۲۰۷	۴	اور لوٹا لایا	وہ انکو لوٹا لایا
″	۵	لاورنہ	لاؤ ورنہ
۲۲۲۰	۶	بالقب	بالقب
۲۲۲۷	۱۴	یوڑہی	یوڑہی
″	۱۴	وہ پردہ	پردہ
۲۲۳۲	۱۴	اخبیر دیا	اخبر دیا
۲۲۳۴	۱۹	حبب اپنی	جبکہ اپنی
۲۲۴۲	۴	اور دلی	بودلی

نمبر شمار	ص	خطا	صواب
۲۲۴۴	۹	پانا	باتا
″	۱۱	منجزہ سی	منجزہ ہے
۲۲۴۷	۲۲	ڈنگ	ڈنک
۲۲۵۰	۶	اور کہاں اللہ قسم	اور کہا تم
۲۲۵۲	۲۲	پیچہنے	پچہنے
۲۲۵۶	۲	تب	تپ
۲۲۶۵	۲	اجناد	اجناد کی
″	۶	دیا	دبا
۲۲۷۰	۴	تبلادیتے	بہلادیتے
″	۸	بنتا ہے	بنتا ہے
″	۱۰	اس سے	اس سے
۲۲۷۲	۲۰	روایت	روایت
۲۲۷۳	۵	بات بتانا	بات بتانا
″	۲۲	وغیرہ کی	وغیرہ کی
۲۲۷۴	۲	حدیث	حدیث
″	۶	پڑہوائی	پڑہوائی
۲۲۷۶	۱۹	پینتالیس	پینتالیس
″	۲۲	گلہ	گلہ
۲۲۷۷	۱۹	الاخیار	الاخیار

اس صفحہ کی غلطیوں کی اصلاح کرنے والے کو ہم ایک روپیہ انعام دیں گے۔ اور اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کرنے والے کو ہم ایک روپیہ انعام دیں گے۔ اور اس کتاب کی غلطیوں کی اصلاح کرنے والے کو ہم ایک روپیہ انعام دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد خامس المعلم ترجمہ ارد و صحیح مسلم

کتاب الجہاد والسیر جہاد اور سفر کا بیان عن ابن عون

قال کتبت الی نافع اسئلہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وہم غارون وانعامہم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتہم وسبا سبیہم واصاب یومئذ قال یحیی احسبہ قال جویریۃ او البتۃ بنت الحارث قال وحدثنی ہذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش ترجمہ ابن عون رضہ سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافرون کو دعوت دینا ضرور ہے انہون نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تہا جب کافرون کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تہی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تہے اُنکے جانور پانی پی رہے تہے آپنے قتل کیا اون میں سے جوڑے اور باقی کو قید کیا اور حسین جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجہسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اُس لشکر میں شریک تہے

فائدہ نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافرونکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُن پر یکایک حملہ کرنا غفلت کیحالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہیں یہ اُسسے بہی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے تیسرے یہ کہ اگر اونکو دعوت پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اسحدیث سے یہ بہی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب میں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہیں ہوسکتا اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا **عن** ابن عون بہذا الاسناد مثلہ وقال جویریۃ

بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَبْلُغْنِي تَرجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّهُ عَلِقَهُ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر یا سریہ پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہین چھوٹے لڑے کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات کو چھپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالی سے ڈرنے کا اور اوس کے ساتھہ والے مسلمانون کو حکم کرتے بھلای کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالی کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جو نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ناہتہ پاؤن ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکون مین سے تو بلاؤ اون کو تین باتون کیطرف پھر اون تین باتون مین سے جو مان لین تو بھی قبول کرو اور بازرہ اون سے پھر بلاؤ اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہی ان تین باتون مین سے) اگر وہ مان لین تو قبول کرو اور بازرہ اون سے (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلاؤ اونکو اپنے ملک سے نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین گے تو جو مہاجرین کے لیے ہی وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنے نفع اور نقصان دونون مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے اون سے وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتا ہے وہ اُن پر بھی چلیگا اور اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا پر جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتھہ لڑین (کافرون سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب وہ اسلام لاوین تو اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلین تو مہاجرین کے برابر ہوجاوین گے غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین ہونگے جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سے حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سے نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہی لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہوسکتی ہین اور ابو عبید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تھا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصراً **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو اون سے جزیہ (محصول) مانگ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال اُنکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہرا جاوے اور مالک کے نزدیک سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ انتہی **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا اَوْ سَرِیَّۃً دَعَاہُ فَاَوْصَاہُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ سُفْیَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوف نہین بلکہ اوس کے ساتھ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو سیٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر دیتا ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ ومعاذا الی الیمن فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا **ترجمہ** حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث شعبۃ ولیس فی حدیث زید بن ابی انیسۃ وتطاوعا ولا تختلفا **ترجمہ** وہی جو اوپر کا ہے اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ **باب** تحریم الغدر یعنی عہد شکنی حرام ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان ابن فلان **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاوے گا پھر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تہا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار مین جھنڈا کھڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونون دغابازیان مراد ہو سکتی ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش اور راحت نہ دیوے اون کے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے رعیت کی امام کے ساتھہ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغادر ینصب اللہ لہ لواء یوم القیمۃ فیقال الا ھذہ غدرۃ فلان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکل غادر لواء یوم القیمۃ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ یقال ھذہ غدرۃ فلان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ یقال ھذہ غدرۃ فلان **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا یہ دغا ہے فلاں کی **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء عند استہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل غادر لواء یوم القیمۃ یرفع لہ بقدر غدرہ الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامۃ **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا اوس کی دغا بمقدار اوس کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھکر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغا بازی کرے

فائدہ کیونکہ اوسکی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے اوسکی سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے **باب** جَوَازِ الْخِدَاعِ فِی الْحَرْبِ **ترجمہ** لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے **ف** یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہین ہے کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھ درست ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث ہے جھوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہے ایک لڑائی مین اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقۃً جھوٹ بھی درست ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **باب** کَرَاھَۃِ تَمَنِّیْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور ثابت قدم رہو سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو **عن** اَبِی النَّضْرِ عَنْ کَاتِبٍ لِرَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ حِیْنَ سَارَ اِلَی الْحَرُوْرِیَّۃِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْھِمْ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْمُعَافَاۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ ھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ **ترجمہ** ابوالنضر روایت ہے اوس نے کتابت پڑھی عبداللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حروراء مین رہتے تھے

(اون سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہان تک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھون کو بھگا دینے والے بھگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **باب** **اِسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ** دشمن سے بھڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب پر (جسمین کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین ۵ھ ہجری مین اور آپ خندق مین تھے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بھگا دے اُن جتھون کو یا اللہ بھگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ **عن** اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ مُجْرِیَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جواب پر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَشْهَدَ لَا تُشْهِدْ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہین شر کا خالق اللہ تعالے نہین ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو **باب** **تَحْرِیْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ** لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتون اور بچون کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اور جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین اسیطرح ضعیف بوڑھون کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوین گے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کیے جاوین گے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائھم وذراریھم فقال ھم منھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپ نے کہا وہ اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہو سکے تو بڑون کے ساتھ اگر عورتین اور بچے بھی قتل ہو جاوین تو کسی پر گناہ نہین ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال ھم منھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے مین مشرکون کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہین آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکون مین داخل ہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من نساء المشرکین قال ھم من آبائھم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اگر سوار رات کو حملہ

کریں اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بھی اونکے باپون مین سے ہین یعنی مشرکون مین سے ہین **باب** جواز قطع اشجار الکفار وتحریقھا کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے **عن** عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھو البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فبإذن اللہ ولیخزی الفاسقین **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جنکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ آیۃ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور نسیت اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولھا یقول حسان وھان علی سراۃ بنی لوی حریق بالبویرۃ مستطیر **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا اپنے لوی کے بہتر بیٹون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے انگارا اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیے **باب** تحلیل الغنائم لھذہ الامۃ خاصۃ اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتْ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ يَدُهُ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا میرے ساتھہ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اُس نے صحبت نہین کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لی ہون اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگون کا دل اُن چیزون سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکین گے) پھر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اوس گاؤن کے پاس پہونچا (جہان جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور مین بھی تابعدار ہون یا اللہ اسکو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا۔ اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوی تھی) پھر سورج رک گیا یہانتک کہ اللہ تعالے نے فتح دی اُنکو پھر لوگون نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اوس کے کھانے کو لیکن اوس نے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم مین سے کسینے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہین ہوی) تو تم مین سے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھسے پھر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھہ جب پیغمبر کے ہاتھہ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھسے بیعت کرے پھر اُن قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیون کا ہاتھہ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر اُنہون نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکلا کہ وہ بھی اُس مال مین رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انکار آئے اوسکو کھانے کو اور کھا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السّلام تھی حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہانتک کہ فتح ہو گئی ۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اوسی جگہہ جہان تھا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب اپنے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتی ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیر بن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ اُنکا دل لگا رہے گا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کا مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اُن کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **مترجم** کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکماء کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام جہاڑ اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہین اب یہ حبس تھم جانے سے ہے پچھلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے سے ہر دو طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ شریف مین موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز پھیرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزارون لاکھون حصی بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گھوم رہی ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے لڑجاوے کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کردیوے افسوس ان لوگون نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اسیر ہوکے مین نہ پڑتے **باب ۹ الانفال** لوٹ کے بیان مین **عن** مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ ابی من الخمس سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھب لی ھذا فانی قال فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول یعنے پوچھتے ہین تجھسے لوٹ کے مال کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ نفلنیہ فقال ضعہ ثم قام فقال یا رسول اللہ نفلنیہ اجعل کمن لا غناء لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعہ من حیث اخذتہ قال فنزلت ھذہ الآیۃ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول **ترجمہ** مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری بابت مین چار آیتین اُتریں ایک بار ایک تلوار مجھکو ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین نے کہا یا رسول اللہ وہ مجھکو عنایت فرمایے آپنے فرمایا اسکو رکھدے پھر مین کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہون گا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا کہدے اوسکو جہاں سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اوتری لیسئلونک عن الانفال قل الانفال
للہ والرسول ف سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول الخیر تک اور پہلی آیت
کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اُس کا
اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور پہلی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعۃ
کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیدے
اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ
تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجہکو دی اور مین نے تجہکو دی (نووی) عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وانا فیہم
قبل نجد فغنموا ابلا کثیرا فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا او احد عشر
بعیرا ای نفلوا بعیرا بعیرا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر
ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا ف
نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا
آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہی ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ
کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا اور نفل
امام کی راے پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے اُنکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ
کے (نووی مختصرا) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ قبل نجد وفیہم ابن عمر وانہم سہمانہم بلغ اثنا عشر
بعیرا ونفلوا سوی ذلک بعیرا فلم یعیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد فخرجت فیہا فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سہمانا

اِثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا
عن نافع بھذا الاسناد بحدیثہ ھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی
نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے
خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے سن اونٹ کو۔
عن ابن شہاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نفل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان
ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش
والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والوں کو زیادہ دیتے نسبت اور تمام لشکر والوں کی
اور خمس سب مالوں میں واجب تھا **باب** استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا **عن** ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ
واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) **ف** یہاں امام
مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا **عن** ابی محمد مولی لابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے **عن** ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرأیت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من
المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ
اقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ
رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ
فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُمْتُ
فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَ
عَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيَكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِيْهِ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ
فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ
مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ

ترجمہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنے کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اوس کے مارنے کو) میں گھوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی اوسکی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اوس نے مجھکو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اوس کے وہ خود مر گیا اور اوس نے مجھکو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا ت ابو قتادہ نے کہا یہ سنکر مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرا گواہ کون ہی بعد
اوسکے مین بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا مین بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ
یا رسول اللہ اس شخص کا سامان میرے پاس ہی تو راضی کر دیجیے انکو کہ اپنا حق مجھی دیدین یہ سنکر حضرت
ابو بکر صدیق نے کہا نہین قسم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نکرین
اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا (جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی طرف سے) اسباب تجھے
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اوس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے اُس سامان مین سے (زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلم
کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور لیث کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی نہ دین گے
قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑین گے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے ف نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس
ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جسکے
معنے بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عن عبد الرحمن بن عوف انہ قال بینا انا واقف فی الصف یوم بدر نظرت
عن یمینی وشمالی فاذا انا بین غلامین من الانصار حدیثۃ اسنانہما تمنیت
لو کنت بین اضلع منہما فغمزنی احدہما فقال یا عم ہل تعرف ابا جہل
قال قلت نعم وما حاجتک الیہ یا ابن اخی قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لئن رأیتہ لا یفارق سوادی سوادہ حتی یموت

الاعجل منا قال فتعجبت لذلك فغمزني الاخر فقال مثلها قال فلم الشب ان نظرت
الى ابي جهل يجول في الناس فقلت الا ترى ان هذا صاحبكما الذي تسئلان عنه
قال فابتدراه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاخبراه فقال ايكما قتله فقال كل واحد منهما انا قتلته فقال هل
مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه
لمعاذ بن عمرو بن جموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء ترجمہ
عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے مین بدر کی لڑائی مین صف مین کھڑا ہوا تھا مین نے اپنے داہنی
اور بائین طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر مین نے آرزو کی کاش مین ان
سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنی مین
اون مین سے ایک نے مجھکو دبایا اور کہا ای چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا ہان اور تیرا کیا مطلب
ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اوس نے کہا مین نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر مین ابوجہل کو پاؤن تو اوس سے جدا
نہ ہون جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھکو تعجب ہوا اوسکے ایسا کہنے
سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھکو دبایا اور
ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ مین نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگون مین مین نے
اون دونون لڑکون سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونون دوڑے اور
تلوارون سے اوسپر مارا یہانتک کہ مارڈالا پھر دونون لوٹکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم مین سے کس نے اوس کو مارا ایک بولنے لگا مین نے
مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلوارین صاف کرلین وہ بولے نہین تب آپنے دونون کی تلوارین
دیکھین اور فرمایا تم دونون نے اوسکو مارا ہے پھر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور
وہ دونو لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء ف
نووی نے کہا اگرچہ دونون شخص ابوجہل کے مارنے مین شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری
لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو نے

کو دیا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا گو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفرا کے دونون بیٹے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل مین شریک ہون **عن** عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قتل رجل منہم حمیر رجلا من العدو فاراد سلبہ فمنعہ خالد بن الولید وکان والیا علیہم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوف بن مالک فاخبرہ فقال لخالد ما منعک ان تعطیہ سلبہ قال استکثرتہ یا رسول اللہ قال ادفعہ الیہ فمر خالد بعوف فجر بردائہ ثم قال ہل انجزت لک ما ذکرت لک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستغضب لا تعطہ یا خالد لا تعطہ یا خالد ہل انتم تارکوا لی امرائی انما مثلکم ومثلہم کمثل رجل استرعی ابلا او غنما فرعاہا ثم تحین سقیاہا فاوردہا حوضا فشرعن فیہ فشربت صفوہ وترکت کدرہ فصفوہ لکم وکدرہ علیہم **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یا رسول اللہ (تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کے سامنے سے نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ (یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اوسکو اے خالد مت دے اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سردارون کو تمہارے اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسیکے اونٹ یا بکریان چرانے کو لیکر پہر چرایا اُن کو اور اُن کی پیاس کا وقت دیکہکر حوض پر لایا اُنہون نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئین اور گندہ چہوڑ دیا تو صاف

صاف (یعنے اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سردارون پر ہین (یعنے بدنامی اور مواخذہ اون ہی پر ہے) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ۸ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کرکے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوئے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے مسلمانون کو فتحمندی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عوف کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھہ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے روکا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپنے بعد کو دیدیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسری یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہوگیا ہو اور یہین مصلحت ہی تھی انتہے **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال خرجت مع من خرج مع زید بن حارثۃ فی غزوۃ موتۃ ورافقنی مکدی من الیمن وساق الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ غیر انہ قال فی الحدیث قال عوف فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرتہ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھہ گئے اون کے ساتھہ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مدد یمن سے بھی آپہنچی پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھنے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ ثم انتزع طلقا من حقبہ فقید بہ الجمل ثم تقدم یتغدی مع القوم وجعل ینظر الینا وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظہر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی

فَاَنَاخَ جَمَلَهٗ فَاَطْلَقَ قَيْدَهٗ ثُمَّ اَنَاخَهٗ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ
فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ لَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ
ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ
فَاَنَخْتُهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهٗ فِي الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ
ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ ہوازن کا (جو ۶ سنہ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پھر ایک تسمہ اُسکی
کمر پر سے نکالا اور اُس سے باندہ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھہ کہانا کہانے لگا اور ادہر
اودہر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تہا کافرون کا اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تہے اور بعضے پیدل
بہی تہے (جن کے پاس سواری نہ تہی) اتنے مین ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ
کہولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوسپر بیٹہا اور اونٹ کو کہڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بہاگا (اب چلا کافرون کو
خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اُن مین سے پیچہا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا
پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تہا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تہی) مین اور آگے بڑہا یہان
تک کہ اونٹ کی سرین پاس آگیا اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑلی اوسکو بٹہایا جو
ہین اونٹ نے اپنا گہٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر
پڑا پھر مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کے ساتھہ جو آگے تشریف لائے تہے (میری انتظار مین) مجھسے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُس مرد
کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ نے فرمایا اُسکا سب سامان اکوع کے لڑکے کا ہے ف حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست
ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بہی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے
کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا اور جاسوس
مسلمان کو سزا دین گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرین گے انووی مختصرا

عن سلمة بن الاکوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر رضي الله تعالى عنه
امرہ رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة
امرنا ابو بكر رضي الله تعالى عنه فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من
قتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت ان يسبقوني
الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم وقفوا فجئتهم اسوقهم
وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع معها ابنة لها
من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلنيها ابو بكر لابنتها فقدمنا
المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال
يا سلمة هب لي المرأة قلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم
لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي
المرأة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث
بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا
اسروا بمكة ۔ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے جو ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب مین) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ مین ایک گھڑی کا فاصلہ رہا یعنی
اوس پانی سے جہان فزارہ رہتے تھے حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اُترے پھر ہر طرف
سے حملہ کیا اور پانی پر پہونچے وہان جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور مین ایک ٹکڑی
کرتا کہ رکھتا تھا جس مین بچے اور عورتین تھین (کافرون کی) مین ڈرا کہ ین وہ مجھسے پہلے پہاڑ تک
نہ پہونچ جاوین مین نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ مین تیر کو دیکھکر وہ ٹھیر گئے مین اُن
سب کو ہانکتا ہوا لایا اون مین ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنے تھی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تھی
نہایت خوبصورت مین اُن سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس لایا اونھون نے وہ
لڑکی انعام کے طور پہ مجھکو دیدی جب ہم مدینہ مین پہونچے اور ابھی مین نے اُس لڑکی کا کپڑا تک نہین
کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے میں نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالی کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور میں نے اوسکا کپڑا اتک نہیں کھولا
پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا
باپ بہت اچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اُس کا کپڑا تک نہیں کھولا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیجدی اور اُس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا
جو مکہ میں قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں اور بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب
بیٹی جوان ہوا نتہی مختصرًا **باب** حُکمِ الفَیْءِ جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے
اسکا بیان **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِہٖ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ
اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھیرے تو تمہارا حصہ اسمیں ہے اور جس
بستی والوں نے خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی پینے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہے اور
باقی چار حصے تمہارے ہیں **ف** اسحدیث میں بیان ہے فئی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے
خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اور سکی کنجی ہیں اوسمیں غازیوں کا حصہ مقرر
نہیں لیکن اگر وہ وہاں جاکر ٹھیریں تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی
بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمیں پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے
اسکو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاحبار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فئی میں بھی خمس
واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فئی میں خمس نہیں ہے ابن منذر
نے کہا سوا شافعی کے اون سے پہلے کوئی فئی میں خمس کا قائل نہیں ہوا **عن** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَاصَّۃً فَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃَ سَنَۃٍ وَّمَا بَقِیَ یَجْعَلُہٗ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّۃً
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے اونپر چڑہائی نہین
کی گہوڑون اور اونٹون سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے آپ اُس مین سے اپنے
گہر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گہوڑون اور ہتیارون کی خرید مین صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
صرف ہوجاتا اور ایک کا سون مین اسیوجہ سے جب آپنے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گروی تہی اور
تین دن آپنے پیٹ بہر کر کہانا نہین کہا یا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهٖ مُفْضِيًا
اِلٰى رِمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالُ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ قَوْمِكَ
وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ
قَالَ فَخُذْ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَهٗ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ
فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَآئِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ
وَاَرِحْ هٰذَا مِنْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ
لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اَتَيْتُكُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ
الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
فَاِنَّا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَآصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ مَآ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَا اَدْرِيْ هَلْ قَرَءَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ
حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ

ثم تجعل ما بقي اسوة المال ثم قال انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
اتعلمون ذلك قالوا نعم ثم انشد عباسا وعليا تضي الله تعالى عنهما بمثل ما انشد
به القوم اتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابو بكر رضي الله تعالى عنه انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرايتما تطلب
ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امراته من ابيها فقال ابو بكر رضي الله
تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فرايتماه
كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم انه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي
ابو بكر رضي الله تعالى عنه وانا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي ابي بكر
رضي الله تعالى عنه فرايتماني كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم اني لصادق
بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني انت وهذا وانتما جميع وامركما
واحد فقلتم ادفعها الينا فقلت ان شئتم دفعتها اليكم على ان عليكم عهد
الله ان تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذتماها
بذلك قال اكذلك قالا نعم قال ثم جئتماني لاقضي بينكما ولا والله لا اقضي
بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنها فردا هاليّ ترجمہ یہری
سے روایت ہے مالک کے بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میں
اون کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر اُنہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے اُنکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو اُن سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں اونہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا عرضی بیگی
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دے عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغا باز خیر

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جھوٹا گنہگار دغا باز جو حضرت عباس نے حضرت علی کو کہی اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی رضے اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہ ہون تو وہ ایسی ہون گے بالطبع یا کہنے کہی جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا ہے اور مثل باپ کے تھے امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ بیحد راستباز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جبر کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجھیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹھیک سمجھتے ہون انتہے مختصر **اقوال** لوگون نے کہا ہان اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور اُن کو اس جھگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعد کو اسلیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال مین وارثون کو کچھ نہین ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر اونہون نے کیون جھگڑا کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونون مین بٹجاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تھے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث
نہ سمجھنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھہ آدہون آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا
کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو اُنہون نے
بہی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکہا اور سفاح نے اوس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر
اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی
تجھپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے
ساتھہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ
اور رسول ہی کا ہے (مجھے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیے
اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہ
مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ
بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اُس اللہ تعالے
کی جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین اُنہون نے کہا ہان جانتے ہین
پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی یہی کہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی
ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا
ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کا مال سے چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا
جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم اُنکو جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ
سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے **ف** یہان بہی وہی ناریل ہے جو اوپر حضرت

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو انہون نے حضرت علی کے لیے کہا تھا ف
پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابوبکر کا تمنے مجھکو بھی جھوٹا گنہگار و غادر و خائن سمجھا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہی (یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے
کہ قرابتِ رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کرو
مین نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھسے لیا پھر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پھر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالی کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجھکو پھیر دیدو ف مین
وہی انتظام کرتا رہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکھا یہ طعن کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تھی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اُس
مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار صرف نکرتے تو یہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھون کروڑون روپیہ
محاصل کا مالک تھا اور جن کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اُس مین رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لیکر کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذاللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عن** مالک بن اوس بن الحدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال انہ قد حضر اھل ابیات من قومک بنحو حدیث مالک بن خیران فبینہ فکان ینفق علی اھلہ منہ سنۃ ورتبما قال معمر یحبس قوت اھلہ منہ سنۃ ثم یجعل مما بقی منہ مجعل مال اللہ تعالیٰ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اردن ان یبعثن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یسالنہ میراثھن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لھن الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپکی بی بیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تسالہ میراثھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حالھا التی کانت علیھا فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاعملن فیھا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان یدفع الی فاطمۃ رضوان اللہ علیہا شیئا فوجدت فاطمۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ذلک قال فہجرتہ فلم تکلمہ حتی
توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا
زوجہا علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلا ولم یوذن بہا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ وصلی علیہا علی وکان لعلی من الناس وجہۃ حیاۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا فلما توفیت استنکر علی وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ومبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان ائتنا ولا یاتنا معک احد کراہیۃ محضر عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر رضی اللہ عنہ واللہ لا تدخل
علیہم وحدک فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما عسیٰہم ان یفعلوا بی واللہ
لاتینہم فدخل علیہم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتشہد علی بن ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتک وما اعطاک اللہ ولم ننفس
علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن
نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یکلم ابا بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی فاضت عینا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما تکلم
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من
ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امرا رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہا الا صنعتہ فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لابی بکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ موعدک العشیۃ للبیعۃ فلما صلی ابوبکر رضی اللہ عنہ
صلوۃ الظہر رقی المنبر فتشہد وذکر شان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتخلفہ عن
البیعۃ وعذرہ بالذی اعتذر الیہ ثم استغفر وتشہد علی بن ابی طالب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فعظم حق ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانہ لم یحملہ

عَلَی الَّذِیْ صَنَعَ نَفَاسَۃً عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلَا اِنْکَارَ اِلَّا لِلَّذِیْ فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ فَلَمَّا کُنَّا نَرٰی لَنَا فِی الْاَمْرِ نَصِیْبًا فَاسْتَبَدَّ بِہٖ عَلَیْنَا فَوَجَدْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا فَسُرِّیَ ذٰلِکَ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَیْ عَلِیٍّ رَضِیَ قَرِیْبًا حِیْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون مین سے جو اللہ تعالی نے دیے آپکو مدینہ مین اور فدک مین اور جو کچھ بچتا تہا خیبر کے خمس مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور جو ہم چھوڑجاوین وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال مین سے کہاویگی اور مین تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھ بہی نہین بدلون گا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک مین تہا اور مین اُس مین وہی کام کرون گا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے غرض کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو غصہ آیا اونہون نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑدی اور بات نہ کی یہان تک کہ وفات ہوئی اون کی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہین جو شرع مین حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کیوقت - سلام نکرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہین (اور بعضون نے کہا آٹھ مہینے یا نین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو اُنہون نے انتقال فرمایا جب اون کا انتقال ہوا تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے اُنکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بہی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑہی اُنپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا زندہ تہین جب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تہے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے) جب وہ انتقال کرگئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکہا لوگ میری طرف سے پہر گئے اونہون نے حضرت ابوبکر سے صلح کرلینا چاہی اور اُن سے بیعت کرلینا مناسب سمجہا اور ابہی تک کئی مہینے گذرے تہے اونہون نے بیعت نہیں کی تہی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کردی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تھا
مگر عذر کیوجہ سے صرف اونہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تہا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تہا کہ وہ نہایت ضروری ہوگیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہیں
اور کوئی فتنہ اوٹہہ نہ کہڑا ہو اور سیوا سطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا (نتہی
مختصرا) **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤن گا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہوجاوے
کیونکہ حضرت علی نے اُنکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کرلینے پر راضی کرلیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچہ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹہہ کہڑا ہو اور حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونو فرقہ
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو ت
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پھر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تہے کہ ہمارا بھی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکھتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کی آنکھین بھر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے
حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا جہا
آج سے پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر اُنہون بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت مین
اسوجہ سے نہا کہ مجھکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہے یا اون کی بزرگی اور فضیلت
کا مجھو انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر مصلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور کہنے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پھر مائل ہوئے
جب اونہون نے یہ جہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذری سی بات پر رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی آنکھین بہر آئین اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابوبکر سے بجز سنی
بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا بھی حال تہا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء
علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملایم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابوبکر کا اس مین کچہ قصور نہ تہا بلکہ اُنہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکہا جس طرح سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
اپنے صرف مین لاتے آپکے بی بیون اور رشتہ دارون کو نہ دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے
اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے با اینہمہ حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے
اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان
حضرات کے دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جاتے یہ سب رافضیون کا
طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اس کا بدلہ پاوینگے

ترجمہ **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان فاطمۃ والعباس رضی اللہ تعالے
عنہما اتیا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ یلتمسان میراثہما من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہما حینئذ یطلبان ارضہ من فدک وسہمہ من خیبر
فقال لہما ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وساق الحدیث بمثل معنی حدیث عقیل عن الزہری غیر انہ قال ثم قام
علی رضی اللہ تعالی عنہ فذکر من حق ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ وذکر
فضیلتہ وسابقتہ ثم مضی الی ابی بکر فبایعہ فاقبل الناس الی علی رضی
اللہ تعالی عنہ فقالوا اصبت واحسنت فکان الناس قریبا الی علی رضی اللہ
تعالی عنہ حین قارب الامر المعروف **ترجمہ** حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسا اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اور سو وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپنے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور سو وقت سے لوگ اُن کے طرفدار ہو گئے جب سے اونہوں نے وہی بات کو مان لیا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقسم لہا میراثہا مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ فقال لہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قال وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشہر فکانت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تسال ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصیبہا مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر وفدک وصدقتہ بالمدینۃ فابی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہا ذلک وقال لست تارکا شیئا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمل بہ الا عملت بہ فان اخشی ان ترکت شیئا من امرہ ان ازیغ فاما صدقتہ بالمدینۃ فدفعہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی علی وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فغلبہ علیہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واما خیبر وفدک فامسکہما عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ہما صدقۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کانتا لحقوقہ التی تعروہ ونوائبہ وامرہما الی من ولی الامر قال فہما علی ذلک الی الیوم

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہین اور وہ اپنا حصہ مانگتی تہین خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ مین کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تہے چھوڑنے والا نہین مین ڈرتا ہون کہین گمراہ نہ ہو جاؤن پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے اپنے زمانے مین حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی اپنے
قبضہ مین رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قبضہ مین رکھا اور یہ کہا کہ دونو
صدقہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں مین جو پیش آتے آپ کو اور
یہ دونون اوسکے اختیار مین رہین گے جو حاکم ہو مسلمانون کا پھر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک
ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ مین رہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی اپنے خلافت مین اُنکو تقسیم نہین
کیا پس شیعون کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ
بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بہی بانٹ نہین سکتے جو چھوڑ جاؤن
اپنی عورتون کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بجز وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہین ہوتا اور حسن بصری
سے یہ منقول ہے کہ یہ ہماری پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دعا کی یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگر کہی آیت مِّنْ
خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ صحیح نہین ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہین ہو سکتا اور
فرمایا اللہ تعالی نے وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونون آیتون سے مراد وراثت
نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالون کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام
کرے **قاضی عیاض** نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے تہا ایک تو سات باغ بنی نضیر کے
جو یہودی کی وصیت کر دے آپ کے ملک مین آئے تہے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی مثلاً سے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

لڑے بھڑے وہ ناتہہ آیا چوتہی آدا حصہ فدک کا جو صلح کے رو سے ٹہیرا تہا خیبر کی فتح کے بعد پانچوین تہائی
وادی القری کی چٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لیے گئے سا توین خیبر کے خمس پر
سے حصہ یہ سب آپ کو املاک تہی کسی اور کا حق اوس مین نہ تہا آپ ان مالون کو صرف کرتے اپنے اور
اہل و عیال پر اور مسلمانون کی ضرورتون مین اور ہمیشہ یہ صدقات کی طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **بَابُ** کَیْفِیَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِیْمَةِ بَیْنَ
الْحَاضِرِیْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَهْمًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال مین سے
دو حصے گہوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہین اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جو کوئی کہ اپنے ساتہہ کئی گہوڑے لاوے تو ایک ہی گہوڑے کا حصہ پاوے گا جمہور کا بہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی **لفظہٗ** **عَنْ**
عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفَلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس مین
غنیمت کا ذکر نہین **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلَائِکَةِ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَاِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ
فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور مباح ہونا لوٹ کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ
وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ

امرتنا وعدتنی اللھم انک ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی
الارض فما زال یھتف بربہ مادا یدیہ مستقبل القبلۃ حتی سقط ردآءہ عن منکبیہ
فاتاہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ فاخذ ردآءہ فالقاہ علی منکبیہ ثم التزمہ
من ورآءہ وقال یا نبی اللہ کفاک مناشدتک ربک فانہ سینجز لک ما وعدک فانزل
اللہ عزوجل اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملئکۃ مردفین
فامدہ اللہ بالملئکۃ قال ابوزمیل فحدثنی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال بینما
رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ اذ سمع ضربۃ
بالسوط فوقہ وصوت الفارس فوقہ یقول اقدم حیزوم فنظر الی المشرک امامہ خر
مستلقیا فنظر الیہ فاذا ھو قد خطم انفہ وشق وجھہ کضربۃ السوط فاخضر
ذلک اجمع فجآء الانصاری فحدث ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت
ذلک من مدد السمآء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین قال ابو
زمیل قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فلما اسروا الاساری قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنھما ما تروں فی ھؤلآء الاساری
فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ یا نبی اللہ ھم بنو العم والعشیرۃ ارای ان تاخذ
منھم فدیۃ فتکون لنا قوۃ علی الکفار فعسی اللہ ان یھدیھم للاسلام فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترای یا ابن الخطاب قال قلت لا واللہ یا رسول اللہ ما ارای
الذی رای ابوبکر ولکنی ارای ان تمکنا فنضرب اعناقھم فتمکن علیا من
عقیل فیضرب عنقہ وتمکنی من فلان نسیبا لعمر رضی اللہ تعالی عنہ فاضرب
عنقہ فان ھؤلآء ائمۃ الکفر وصنادیدھا فھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما قال ابوبکر ولم یھو ما قلت فلما کان من الغد جئت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ قاعدین وھما یبکیان قلت یا رسول اللہ اخبرنی
من ای شیء تبکی انت وصاحبک فان وجدت بکآء بکیت وان لم اجد بکآء تباکیت
لبکائکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی عرض علی اصحابک من اخذھم

الفداء لقد عرض علی عذابهم ادنی من هذه الشجرة شجرة قریبة من نبی الله
صلی الله علیه وسلم فانزل الله عزوجل ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن
فی الارض الی قوله فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا فاحل الله الغنیمة لهم ترجمہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جسدن بدر کی لڑائی ہوئی ف بدر کی لڑائی سب سے پہلی
لڑائی ہے جو مسلمانون نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے
ابن قتیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا بدر کنوان تھا کسیکا اور اوس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا
نام ہوگیا ابو الیقظان نے کہا وہ نبی غفار مین سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترہوین
رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری مقدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین
روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی
ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن ہمارے
کا دن تھا (نووی) ف تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکھا وہ ایک ہزار
تھے اور آپکے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف منہ کیا
پھر دونون ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
مین قبلہ کیطرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تونے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھکو
جو وعدہ کیا تونے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پھر نہ پوجا جاوے
گا تو زمین مین (بلکہ جہاڑ پہاڑ بت پوجے جاوینگے) ف اسحدیث سے رد ہوگیا وحدۃ الوجود کا جو
سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ جہاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بھی خدا تعالےٰ کا
پوجنا ہے ف پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی
چادر مبارک مونڈھون سے اُتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈالدی
پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالےٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالےٰ
پورا کریگا جو وعدہ جو کیا آپ سے ف اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون
مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا چنانچہ آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالےٰ
کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپنے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی ف اب اللہ

نے یہ آیت اتاری اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم الخ یعنے جب تم اللہ تعالی سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا مین تمہاری مدد کرون گا ایک ہزار فرشتے سے رگاتار ف ہرچند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اسکو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاوین اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہوگئے ۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین اسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے ف پھر اللہ تعالی نے مدد کی آپ کی فرشتون سے ابو نعیم نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اوسکے آگے تھا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان نے جب اوسکو دیکھا تو اسکی ناک پر نشان تھا اور اسکا مونہہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تھا ۔ (کوڑے کی زہر سے) ف ابن ہشام نے اپنی سیرت مین باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بھائی دونون مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار مین کہ دیکھین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والون کے ساتھ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین گھوڑون کی آواز آرہی تھی مین نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا حیزوم یہ حال دیکھکر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا مین بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئین سنبھالا ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبداللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ سے اونہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تھے اون کی آنکھ جاتی رہی تھی وہ کہتے تھے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس مین سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے اونہون نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی مین موجود تھے اونہون نے کہا بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اوس کے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تہے جو لٹکے ہوئے تہے پیٹہ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعضر
اہلعلم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کے اور بدر کے دن
فرشتون کے سر پر یہی سفید عمامے تہے پیٹہ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تہا انتہے **ف** پہر وہ سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسری آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابوزمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہوکر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا راے ہے ان قیدیون کے باب مین ابوبکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبی والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ اُن
سے کچہ مال لیکر چہوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راے ہے
اے خطاب کے بیٹے اونہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ راے نہین ہے جو ابوبکر
صدیق کی راے ہے میری راے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین ماردین تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن ماردین اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن
ماردون کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کی راے پسند آئی اور میری راے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابوبکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتہی کیون
روتے ہین فرمایے اگر مجھے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے انکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالے نے یہ آیتہ اوتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ

اخیر تک یعنی نبی کہ یہ درست نہیں کہ وہ فیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **فا** ظاہر حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب ربط الاسیر وحبسہ وجواز المن علیہ

قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اوس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان بعد من الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ قال ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان من الغد فقال ما عندک یا ثمامۃ فقال عندی ما قلت لک ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت تریدالمال فسل تعط منہ ما شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی الارض وجہ ابغض الی من وجھک فقد اصبح وجھک احب الوجوہ کلھا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین کلہ الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلھا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فما ذا ترٰی فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا واللہ لا تاتیکم من الیمامۃ

حَبَّةَ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اسکا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا پھر لوگوں نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیز اور قتادہ اور مالک نے کہا درست نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں انتہے ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو مارینگے جو خون والا ہے ف یعنی اوس کا بدلا اور لوگ لینگے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ مارینگے تو میرا بدلا اور لوگ نکالینگے اور بعضوں نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ مارینگے تو اوسکو مارینگے جسکا مارنا درست ہوگیا یعنے آپ کو اوسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں زاد مسلم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) ف اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کرینگے جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیئے جو آپ چاہینگے ملیگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو میگا پھر آپ نے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرنے ہو تو کرو میں شکر گذار رہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اسکو چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد مین آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تہا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا مونہ مجھکو محبوب نہین ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تہا اور آپ کا دین اب سب دینون سے زیادہ مجھکو محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھکو برا نہ معلوم ہوتا تہا اب آپکا شہر سب شہرون سے زیادہ مجھکو پسند ہے آپکے سوارون نے مجھکو پکڑ لیا مین عمرہ کو جاتا تہا اب کیا کرون فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگون نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہین بلکہ مین مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دینگے **ف** بزوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فورًا مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہین ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دی بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت مین وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بہی کر چکا ہو اور بعضون کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر مین تو غسل واجب نہین اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال مین غسل واجب نہین اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہین اور اسپر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہین ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت مین جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکو دین اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے اور عمرہ کا حکم اوس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا انتہے مختصر **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل یقال لہ ثمامۃ بن اثال الحنفی سید اہل الیمامۃ وساق الحدیث بمثل حدیث اللیث الا انہ قال ان تقتلنی تقتل ذا دم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب اجلاء الیہود من الحجاز یہودیون کو ملک حجاز سے نکالدینا **عن**

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلَی الْیَهُوْدِ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِیْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیون کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہوجاؤ انہون نے کہا آپ نے پیام پہنچادیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہوجاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچادیا اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ جانے کا) پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچڈالے ورنہین تو سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ یَهُوْدَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقُرَیْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِی النَّضِیْرِ وَاَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَمَنَّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی حَارَبَتْ قُرَیْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ فَاَسْلَمُوْا وَاَجْلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَهُوْدَ الْمَدِیْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَیَهُوْدَ بَنِیْ حَارِثَةَ وَكُلَّ یَهُوْدِیٍّ كَانَ بِالْمَدِیْنَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیون کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیون کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پھر قریظہ اُس کے بعد لڑے (اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغابازی کی جنگ احزاب مین مشرکون کے ساتھہ ہوگئے) تب آپنے اُن کے مردون کو مار ڈالا اور اُن کی عورتون اور بچون اور مالون کو مسلمانون مین بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تھے آپنے اُنکو امن دیا وہ مسلمان ہوگئے اور نکالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور سرایک یہودی کو جو مدینہ مین تھا **عن** موسے بھذا الاسناد ھذا الحدیث وحدیث ابن جریج اکثر واتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما **ترجمہ** حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین نکالدون گا یہود اور نصاری کو عرب کی جزیرہ سے **ف** جزیرہ اوسکو کہتے ہین جسکو چارون طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے **ف** بہانتک کہ نہین رہنے دون گا اوس مین مگر مسلمان کو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کا فرجب عہد توڑ ڈالین تو وہ حربی ہوجاتے ہین اور امام کو اختیار ہے اون مین سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے **عن** ابی الزبیر بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتال من نقض العھد وجواز انزال اھل الحصن علی حکم حاکم عدل اھل الحکم جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والون کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال نزل اھل قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد فاتاہ علی حمار فلما دنا قریبا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم او خیرکم ثم قال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال تقتل مقاتلتھم وتسبی ذریتھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَهُمْ يَذْكُرِ ابْنُ مُثَنًّى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَالِكِ ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تھے جب اُنکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سواخوارج کے اور جب حَکَم فیصلہ کردیوے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ سے پھرنا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہین انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد رئیس تھے اور بغیر امداد کے اُنکا گذہے پر سوار ہونا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ جمہور علما نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا جب وہ آوین مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے (انتہے مختصراً)

ف پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا اُن مین جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور اُن کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

بافرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (صیاد خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد وقال فی حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد حکمت بحکم
اللہ وقال مرۃ حکمت بحکم الملک ترجمہ شعبہ سے یہی مثل مروی ہے اور اسنے اپنی حدیث مین کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عن** عائشۃ قالت
اصیب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الخندق رماہ رجل من قریش ابن العرقۃ
رماہ فی الاکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد یعودہ
من قریب فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق وضع السلاح فاغتسل
فاتاہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وھو ینفض رأسہ من الغبار فقال وضعت السلاح
واللہ ما وضعتہ اخرج الیھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی
بنی قریظۃ فاتاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلوا علی حکم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحکم فیھم الی سعد قال فانی
احکم فیھم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ والنساء وتقسم اموالھم ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش
مین سے تھا عرقہ (اوس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا (اوسکی اکحل (رگ) مین لگا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد مین ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا اور بیمار
کا رہنا درست ہے) (مین نزدیک سے) اون کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکھدیے
اور غسل کیا پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوے غبار سے
اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہین رکھے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا
کدھر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پھر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہوکر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد
کے) سعد نے کہا مین یہ حکم کرتا ہون کہ اون مین جو لڑنے والے ہین وہ مار دیے جاوین اور بچے اور
عورتین قیدی بنین اور اون کے مال تقسیم ہوجاوین **عن** ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال ابی فاخبرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد حکمت فیھم بحکم اللہ تعالیٰ عز وجل

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر ہو پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتُحَبِّسُ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِي لَهُمْ فَاُجَاهِدَهُمْ فِيكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَمَاتَ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا اَنَّ الدَّمَ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَاْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھ پر تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سے جہاد کرون گا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کردی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاَنْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ ؎ اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصُّبُورُ تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ اَبُو حُبَابٍ اَقِيمُوا اِقْيِمُوا لَا مَقَامَ لَا وَلَا تَصِيرُوا وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْعَانَ الْكُمُورُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہی کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہان تک کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب مین یہ شعر ین کہین ہین اونکا ترجمہ یہ ہے اے سعد بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہی ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفا رہتے قریظہ کے) تم نے اپنی ناڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ناڈی (یعنے خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابو حباب نے (عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا ہے ٹھیرے رہو قینقاع والو اور ست جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر مین ایسے ذلیل ہین جیسے یطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) مین پتھر ذلیل ہین - غرض اس سے یہ ہی کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہون اور اونکو بچاوین **باب** المبادرۃ بالغزو وتقدیم اہم الامرین المتعارضین جہاد مین جلدی کرنا اور دونون کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال نادی فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم انصرف عن الاحزاب ان لا یصلین احد الظہر الا فی بنی قریظۃ فخوف ناس فوت الوقت فصلوا دون بنی قریظۃ وقال اخرون لا نصلی الا حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فاتنا الوقت قال قال فما عنف واحدا من الفریقین ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑہے جب تک بنی قریظہ کے محلہ مین نہ پہنچے بعض لوگ ڈرنے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے اونہون نے وہان پہونچنے سے پہلے پڑہ لی اور بعضون نے کہا کہ ہم نہین پڑہین گے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی اگرچہ نماز قضا ہو جاوے پھر آپ دونون گروہون مین سے کسی گروہ پر خفا نہین ہوئے **ف** نووی نے کہا ایک روایت مین عصر کا ذکر ہے اور جمع یون ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اوسوقت بعض لوگ ظہر پڑہ چکے تھے اور بعض نہین تو جنہون نے نہین پڑہا تھا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ مین پڑہنے کا اور جو پڑہ چکے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہان پہونچکر پڑہو انتہی مختصرا **باب** رد المہاجرین الی الانصار منائحہم من التحبر والتمرجین استغنوا عنہا بالفتوح انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ انکو واپس ہوا جب اللہ تعالے نے بےمنی کر دیا مہاجرین کو **عن** انس

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم المہاجرون من مکۃ المدینۃ قدموا ولیس بایدیہم شیئ وکان الانصار اہل الارض والعقار فقاسمہم الانصار علی ان اعطوہم انصاف ثمار اموالہم کل عام ویکفونہم العمل والمؤنۃ وکانت ام انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی تدعی ام سلیم وکانت ام عبد اللہ بن ابی طلحۃ کان اخا لانس لامہ وکانت اعطت ام انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاقا لہا فاعطاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مولاتہ ام اسامۃ بن زید قال ابن شہاب فاخبرنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ من قتال اہل خیبر وانصرف الی المدینۃ رد المہاجرون الی الانصار منائحہم التی کانوا منحوہم من ثمارہم قال فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی امی عذاقہا واعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مکانہن من حائطہ قال ابن شہاب وکان من شان ام ایمن ام اسامۃ بن زید انہا کانت وصیفۃ لعبد اللہ بن عبد المطلب وکانت من الحبشۃ فلما ولدت امنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ فکانت ام ایمن تحضنہ حتی کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقہا ثم انکحہا زید بن حارثۃ ثم توفیت بعد ما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمسۃ اشہر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو کر آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (اپنے کہیت ہی تھے اور باغ ہی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی ساقاۃ کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ہَاجَرَ اِلَیْہِمْ اخیر تک **ف** انس بن مالک کی ماں جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزین پھیر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو اون کا درخت پھیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھین وہ لونڈی تھین حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھین جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کو والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتین یہانتک کہ آپ بڑی ہوے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پھر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے پانچ مہینے مرگئین **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال حامد وابو عبد الاعلی ان الرجل کان یجعل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم النخلات من ارضہ حتی فتحت علیہ قریظۃ والنضیر فجعل بعد ذلک یرد علیہ ما کان اعطاہ قال انس وان اہلی امروني ان آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسئلہ ما کان اہلہ اعطوہ او بعضہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطاہ ام ایمن فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانیہن فجاءت ام ایمن فجعلت الثوب فی عنقی وقالت واللہ لا یطیبکہن وقد اعطانیہن فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام ایمن اترکینہ ولک کذا وکذا وتقول کلا والذی لا الہ الا ہو فجعل یقول کذا حتی اعطاہا عشرۃ امثالہ او قریبا من عشرۃ امثالہ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لاے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پھیرنا ہر ایک کو جو دیا تھا اور مجھ سے کہا میرے گھر والون نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تھا سب یا تہائی اس مین سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تھا میں آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھ کو دیدیا اتنے مین ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالیٰ کی ہم تو وہ تجھے نہ دین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن دیدے اوسکو اور مین تجھے یہ یہ دون گا وہ پھر کہتی تھی ہرگز نہ دون گی قسم اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تھے دیدے مین تجھے یہ دون گا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنی کے قریب دیا

باب جواز الاکل من طعام الغنیمۃ فی دار الحرب غنیمت کے مال مین اگر کھانا ہو تو

اسکا کھانا درست ہے دار الحرب مین **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت جرابا
من شحم یوم خیبر قال فالتزمتہ فقلت لا اعطی الیوم احدا من ھذا شیئا قال فالتفت
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے مین نے ایک
تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین آج کسی کو نہ دونگا پھر
مڑکر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر تبسم فرما رہے تھے **ف** یہ اس کہنے پر قاضی
عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب
مین ہون بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر
بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پہ
سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب
جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کھانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ
اور شافعی اور جمہور علماء کا اور شہاب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ
اہل کتاب کے ذبیحہ درست ہین اور یہ اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر
طرح اون کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے
لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا
(نووی) **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رمی الینا جراب فیہ طعام
وشحم یوم خیبر فوثبت لاخذہ قال فالتفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت
منہ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس مین کھانا تھا اور چربی بھی تھی خیبر کے روز
ہماری طرف کسی پھینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین
مین نے شرم کی آپ سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر انہ قال جراب من شحم ولم یذکر
الطعام ترجمہ وہی حدیث اور پچھلا راوی **باب** کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل
ملک الشام یدعوہ الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ
ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا سفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ من فیہ الی فیہ قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی و

وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ
عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا
فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ
هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَ
أَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ
حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ أَوْهُمْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ
لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ
هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي
سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ
قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ
بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ
يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ
فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً
لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةُ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ

اَمْ يَغْفُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَيَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ
تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ
قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ
قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُنْ
مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ اَنَّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ
اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ
مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ
الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ
وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ اِرْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ
عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِهِمْ فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ
اَبِيْ كَبْشَةَ اَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے مروہ در مدینہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں ٹھیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ سنہ ہجری میں ہوئی)
روانہ ہوا میں شام کے ملک میں تھا تب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے
روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا
قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا و سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل
کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تھے انہوں نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری
کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا بیان کرو کہ اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا تو مین بلایا گیا اور میرے چند آدمی تھے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوس نے ہمکو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا مین (یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیون کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اوس کے اپنے ترجمان کو بلایا جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچھون گا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اُسکا جھوٹ بیان کر دینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کرین گے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اُس سے پوچھ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان) ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبھی تم نے اون کو جھوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے (یعنے نبوت کی دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچھا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑھتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے ہین مین نے کہا بڑھتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین آکر پھر اس دین کو برا جانکر پھر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بھی کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم نے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنوے سے ڈول باندھ کھینچتے ہین ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اوز اسیطرح لڑائی مین کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین ہم اب ایک مدت کے لیے ہمارے اون کے اقرار ہوا ہے دیکھیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہد شکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم خدا کی مجھ کو کسیبات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کے (تو اس پر

مین نے عدارت کی راہ سے اتنا ٹرہا دیا کہ یہ صلح کی مدت اب تیری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے کہا اون سے پہلی بھی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجھسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے ہین پہر مین نے تجھسے پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت چاہتے ہین اور مین نے تجھسے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجھسے پوچہا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے تم نے کبہی اون کا جہوٹ دیکہا ہے تو نے کہا نہین اس سے مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان نہین باندہتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جہوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجھسے پوچہا کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو بُرا سمجہکر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجھسے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قباحت نہین) اور مین نے تجھسے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبہی ادہر کبہی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیروکارون کے درجے بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجھسے پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجھسے پوچہا اون سے پہلے بہی کسینے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسینے یہ دعوے کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بہی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم کرتے ہین مینے کہا وہ حکم کرتے ہین ..... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے والون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تہا (اگلی کتابون کو پڑہکر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہون گے لیکن مجہکو یہ خیال نہ تہا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہون گے **ف** بلکہ یہ خیال تہا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین ماس زمانہ مین عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکہتی تہین اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جہگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تہا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکہلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بہی نہ تہا یہ بہی ایک بڑی دلیل ہے آپکے نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی **ق** اور اگر مین یہ سمجہتا کہ مین اون تک پہنچ جاؤن گا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح نبی ملتا محنت مشقت اٹہاکر) **ف** یعنی لوگ مجہے جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجہے روکینگے اور میرے مارنے کے فکر مین ہونگے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اسکا درست نہ تہا بلکہ اوس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ق** اور جو مین اون کے پاس ہوتا تو اون کے پاؤن دہوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پہر ہرقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا +

ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اُس کتاب کو لے گئے تہے اور یہ اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الہی سے بہی ذکر الہی مراد ہے چوتہی یہ کہ خط مین پہلے کاتب کا نام لکہنا پہر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکہنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام پہی لکہنے کی اجازت دی ہے اور بنا بہی ثابت ہے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکہا تہا اور نفاقہ پہر مکتوب الیہ کا نام یعنی لکہے الی فلان اور القاب مین افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکہا اور زیادہ سابقہ اوسکی تعریف مین نہین کیا۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی ف یہ آپنے طریقہ سکھلایا اپنی اُمت کو کہ کافرون پر اسطور سے سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر سلام نہ ہو اور اُن کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور رونمان کوئی مسلمان آوے تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی ف بعد اس کے مین تجھ کو دعوت دیتا ہون اسلام کی دعوت مسلمان ہوجا تو سلامت رہیگا (یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ رہیگی) مسلمان ہوجا اللہ تجھے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجھ پر وبال ہوگا ارِیسیین کا ف بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہون گے اور اُن سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی ہی ہین مزارعین کے اور بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبداللہ بن ارریس کے اور اروسیہ (روسیہ) اوسیطرف منسوب ہین بعض کہتے ہین ارِیسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین بعض کہتے ہین ارِیسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تھے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واللہ اعلم۔ (نووی مع زیادۃ) ف اے کتاب والو مان لو ایک بات کو جو سیدھی ہے اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹھیراوین اوسکے کسیکو اخیر آیت تک جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کیے گئے ابوسفیان نے کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہا ابوکبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑھ گیا۔

ف یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب مین جسکا مذہب اور عربون کے خلاف تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اور شخص سے کہ آپ کا مذہب بھی اون کے خلاف تھا اور بعضون نے کہا ابوکبشہ آپکے نانا تھے اور بعضون نے کہا آپکے دودھ باپ تھے یعنے حارث بن عبدالعزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی) ف اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے ف ہو اصفر روم کے نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوئے اور اون سے اولاد ہوئی تو حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابواسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد مین روم مین اور بنو الزرقا بھی اون کو

کہتے ہین کہ مکہ اون کی آنکھین اکثر نیلی ہوتی ہین **ف** ابو سفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین ہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھ کو بھی مسلمان کیا

عن ابن شہاب ہذا الاسناد ومراد فی الحدیث وکان قیصر لما کشف اللہ عنہ جنود فارس مشی من حمص الی ایلیاء شکرا لما ابلاہ اللہ تعالی وقال فی الحدیث من محمد عبد اللہ ورسولہ وقال اریسیین وقال بدعایۃ الاسلام **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے

باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الملوک الکفار یدعوھم الی الاسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کافر بادشاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوھم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تھے اُنکو اور یہ نجاشی وہ نہین تھا جسپر آپ نے جنازہ کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور ہرقل روس کے بادشاہ کو انہی سے زیادہ

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقل ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلعم **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ولم یذکر ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تھا جسپر آپ نے نماز پڑہی

باب غزوۃ حنین جنگ حنین کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فلزمت انا وابو سفیان

بن الحارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم تفارقہ ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی بغلۃ لہ بیضاء اھداھا لہ فروۃ بن نفاثۃ الجذامی
فلما التقی المسلمون والکفار ولی المسلمون مدبرین فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یرکض بغلتہ قبل الکفار قال عباس رضی اللہ تعالی عنہ وانا اخذ بلجام بغلۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفھا ارادۃ ان لا تسرع وابو سفیان اخذ برکاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای عباس ناد اصحاب
السمرۃ فقال عباس رضی اللہ عنہ وکان رجلا صیتا فقلت باعلی صوتی این اصحاب السمرۃ
الشجرۃ قال فوالله لکان عطفتھم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر علی اولادھا فقالوا
یا لبیک یا لبیک قال فاقتتلوا والکفار والدعوۃ فی الانصار یقولون یا معشر الانصار
یا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوۃ علی بنی الحارث بن الخزرج فنظر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی بغلتہ کالمتطاول علیھا الی قتالھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھذا حین حمی الوطیس قال ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیات
فرمی بھن وجوہ الکفار ثم قال انھزموا ورب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال فذھبت
انظر فاذا القتال علی ھیئتہ فیما اری قال فوالله ما ھو الا ان رماھم بحصیاتہ فما
زلت اری حدھم کلیلا وامرھم مدبرا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کو پرے) کے دن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپ کے چچازاد
بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ
جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرکین
کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں
ہے کہ آپ نے بھیڑ یا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست
نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا
نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ بھیڑ دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

المال مین داخل کردیوی صحیح بخاری مین ہے کہ یہ خچر آپ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تہا جس کا نام یحنہ بن رویہ تہا
ف جب مسلمانون اور کافرون کا سامنا ہوا تو مسلمان بہاگے پیٹہ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکیلے رہی تہے اپنی خچر کو کافرون کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تہی کہ ایسے
سخت وقت مین خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بہی موجود تہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین
اپنی خچر کی لگام پکڑے تہا اور اوسکو روک رہا تہا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ کی رکاب تہامی
تہے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو ف سمرہ
وہ درخت ہے جنگل اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت
کی تہی کہ کافرون سے ٹکر کر مرجاوین گے اور ہرگز نہ بہاگین گے ت اور عباس کی آواز نہایت بلند
تہی (وہ رات کو اپنے غلامون کو آواز دیتے تو آٹہ میل تک جاتی) عباس نے کہا مین نے نہایت بلند آواز
سے پکارا کہان ہین اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچون کے پاس
چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہین حاضر ہین (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہین بہاگے تہے اور نہ سب
بہاگے تہے بلکہ بعض مسلم اور مشرک وغیرہ وغیرہ تیرون کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پہر اللہ نے مسلمانون کو اول مضبوط کردیا پہر وہ لڑے
مگر کافرون سے اور انصار کو بلایا ای انصار کے لوگو انصار کے لوگ پہر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی
ایک جماعت ہے) پکارا انہون نے اے بنی حارث بن خزرج ای بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر
تہے گردن کو نیچا کیے ہوئے آپ نے دیکہا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے سوجنے کا (یعنی
اسوقت مین لڑائی خوب گرمی سے ہو رہی ہے) پہر آپ نے چند کنکریان اوٹہائین اور کافرون کے
منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافرون نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی ف نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہان آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریون کا پہینکنا
اور اس سے کافرون کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافرون کو شکست ہوگئی اور ایسا
ہی ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین دیکہنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تہی اتنے
مین قسم خدا کی آپ کی کنکریان مین تو کیا دیکہتا ہون کہ کافرون کا زور گھٹ گیا اور انکا کام اولٹ
گیا عن الزہری ہذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال فروۃ بن نعامۃ الخدامی وقال
انہزموا ورب الکعبۃ انہزموا ورب الکعبۃ زاد فی الحدیث حتی رمیہم اللہ قال

وَكَانِّيْ انْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهٖ ترجمہ وہی جواوپر گذرا

عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ ترجمہ وہی جواوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَبِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بھاگے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہین موڑی بلکہ آپکے اصحاب مین سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے ہتیار نہ تھے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیراندازون سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے غرض اُنہون نے ایک بارگی تیرون کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اوترے اور مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی مین نبی ہون یہ جھوٹ نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون یہ آپ نے صف باندھی اپنے لوگون کی **ف**

نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر موزون کو شعر نہین کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزون فقرے قرآن مجید مین موجود ہین جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا یا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ یا وَبُرْدَةٍ مِّنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہین ہین اور اپنے تئین عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب اُنکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی مین ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور فخار کے ممنوع ہے (انتہی مختصرا) **عن** ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالی عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشھد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس تحسر
الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول - انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمس الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارہ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیڑی ول تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کہینچتے تہے آپ نیچے
پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے
آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن**
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ وسالہ رجل من قیس ھل فررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم حملۃ انکشفوا اکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسھام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے سنا براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس
کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ والے لوگ اُن دنون تیر انداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب اونہون نے تیر چلائے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تھی آپ فرماتے تھے مین نبی ہون کچھ جھوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لہ رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثہم وھو لا آتم حدیثنا **ترجمہ** وہی حوالہ گذرا **عن** ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما واجہنا العدو تقدمت فاعلوا ثنیۃ فاستقبلنی رجل من العدو فارمیہ بسہم فتوارے عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقول صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منھزما وعلی بردتان مئتزرا باحداھما مرتدیا بالاخری فاستطلق ازاری فجمعتھما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھزما وھو علی بغلتہ الشہباء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع روعا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق اللہ منھم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ بذلک فقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین **ترجمہ** ایاس بن سلمہ سے روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا ایک شخص دشمنون مین سے میرے سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور اون سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی مین بھی شکست پاکر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسرے اوڑھے ہے پھر میری تہ بند کھل گئی مین دونون چادرون کو اکھٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست کھا کر اپنے فرمایا اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا پھر دشمنون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور اُن کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ یہ کہتے ہی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کنکر سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیے مسلمانوں کو **ف** اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے **باب** غزوۃ الطائف طائف کی لڑائی کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حاصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الطائف فلم ینل منھم شیئا فقال انا قافلون ان شاء اللہ قال اصحابہ نرجع ولا نفتحہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغدوا علی القتال فغدوا علیہ فاصابھم جراح فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا قافلون غدا قال فلکم ذلک فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبد اللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاویں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابھی کل لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد نہ تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھے اور اتنی جلدی رائے بدل گئی **باب** غزوۃ بدر بدر کی لڑائی کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سار حین بلغہ اقبال ابی سفیان قال فتکلم ابو بکر فاعرض عنہ ثم تکلم عمر فاعرض عنہ فقام سعد بن عبادۃ فقال ایانا تریدیا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضھا البحر لاخضناھا ولو امرتنا ان نضرب اکبادھا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا وردت علیھم روایا قریش فیھم غلام اسود لبنی الحجاج فاخذوہ فکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسالونہ عن ابی سفیان ولکن ھذا ابو جھل وعتبۃ وشیبۃ وامیۃ بن خلف فاذا قال ذلک ضربوہ فقال انا اخبرکم ھذا ابو سفیان فاذا ترکوہ سالوہ فقال مالی بابی سفیان علم ولکن ھذا ابو جھل وعتبۃ وشیبۃ وامیۃ بن خلف فی الناس فاذا قال ھذا ایضا ضربوہ

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْہُ اِذَا صَدَقَکُمْ وَتَتْرُکُوْہُ اِذَا کَذَبَکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَوْضِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اوسطے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ **ف** آپکا مطلب بھی یہی تھا کہ انصار کی رای دریافت کریں اسوجہ سے کہ مہاجرین کی تعداد نہایت قلیل تھی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تھی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے لڑائی کا اقرار نہیں ہوا تھا بلکہ انصار نے آپ سے صرف یہ عہد کیا تھا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا تو اوس کو روکینگے اسوجہ سے آپنے انکی راے لینا چاہی **ق** قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈالدیں تو ہم ضرور ڈالدیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگادیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کی تابع ہیں گے ہمنے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری پر) تب جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا صحابہ نے اسکو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں جب وہ یہ کہتا تو پھر اسکو مارتے جب وہ کہتا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اوسکو چھوڑ دیتے پھر اوس سے پوچھتے وہ بھی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں پھر اوسکو مارتے اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ نے یہ بات تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب یہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اسکو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا پھر آپ نے فرمایا

یہ فلان کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ماتھہ زمین پر رکھا اس جگہہ اور اس جگہہ (اور یہ فلان کے گرنے کی جگہہ ہے) راوی نے کہا یہ جہاں آپ نے ماتھہ رکھا تھا اُس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اُسی جگہہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب فتح مکۃ** مکہ کے فتح ہونے کا بیان **عن ابی ہریرۃ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض الطعام فکان ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتھم فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المجنبۃ الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فلخذ بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کتیبۃ قال فنظر فرانی فقال ابو ہریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اھتف لی بالانصار قال فاطافوا بہ وبنت قریش او باشا لھا واتباعا فقالوا نقدم ھؤلاء فان کان لھم شیء کنا معھم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون الی اوباش قریش واتباعھم ثم قال بیدیہ احداھما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منھم یوجہ الینا شیئا قال فجاء ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فھو امن فقالت الانصار بعضھم لبعض امّا الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورافۃ بعشیرتہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا اذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما قضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم امّا الرجل فادرکتہ رغبۃ

فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَتَيْنَاهُ نَبَايِعُهُ فَجَاءَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي
قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ
فِي عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو مَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چار عیتیں سفر کرکے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینے مین عبداللہ بن رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین اس حدیث کو ہم مین ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن مین نے کہا مین ہی کھانا طیار کرون اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤن تو مین نے کھانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے یہان دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہدیا (یعنے آج مین دعوت کرنیوالا تھا) مین نے کہا ہان پھر مین نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ مین تمہارے باب مین ایک حدیث بیان کرتا ہون پھر اونہون نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہان تک کہ مکہ مین داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اون لوگون کا سردار کیا جن کے پاس زرہین نہ تھین وہ گھاٹے کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے مین تھے آپ نے مجھکو دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ مین نے کہا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ اوسے میرے پاس پکار انصار کو اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور اُن کو مکہ والون سے کوئی غرض بھی نہ تھی آپ نے اُنکا پاس رہنا مناسب جانا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ بلا تو ہم ہی اُنکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک مٹھی سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنے مار دیگے کافروں کو اور اون میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم مجھ سے صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مارڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہانتک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی وجاہت پہ اُسکو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر ماتا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہوجاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کیطرف نہ اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہوجاتی غرض جب وحی ہوچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انہوں نے کہا حاضر ہیں یارسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی انہوں نے کہا بیشک تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُسکا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا پھر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا انصاری نے جب حضرت عیسی علیہ السلام کو بڑھا دیا ونیسے بڑھا نہ دیا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف ف تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کرونگا اور یہیں رہنا اختیار کرونگا ق اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کرکے اللہ اور اُسکی رسول کی (یعنے ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کیلیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کرلیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اُسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپ

احرام سے نہ تھی کیونکہ آپکے سر پر خود تھا) پھر ایک بت پاس آیا جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اور سکو لوگ پوجا کرتے تھے آپکے ہاتھ میں کمان تھی آپ اُسکا کونا تھامے ہوئے تھے جب بت کو پاس آئے تو اُسکی آنکھ میں کو نچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑھے یہانتک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپنے چاہی **عَنْ** سَلْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ الْحَمْدُ بِهِمَا عَلَى الْاُخْرٰى اَحْصُدُهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا شِئْتُمْ اِذًا كَلَّا اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہہ دوسرے ہاتھ پر رکھکے بتلایا کاٹ دونگا سکو بالکل **ف** یعنی جو سامنے آوے اوسکو مارونگا کہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پھر ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے یا ہتیار ڈالدے اوسکو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ زور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِينَا اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اَلْيَوْمَ يَوْمِي فَجَاءَ وَاِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامًا فَقُلْتُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْجَنِيبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْجَنِيبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْعَارِي فَقَالَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اُدْعُ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُوسُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ

بعد الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دار ابی سفیان فھو
امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن فقالت الانصار
اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل
الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما نزل اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ الا کما اسمی انا ثلاث مرات انا محمد عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی
اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر
سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگون مین ابوہریرہ بھی تھے تو ہم مین سے ہر
شخص ایک ایک دن کھانا طیار کرتا اپنے ساتھیون کے لیے ایک دن میری باری آئی مین نے کہا اے
ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب سے پیشتر ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا طیار نہین ہوا تھا مین نے کہا اے
ابوہریرہ کاش تم ہمسے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا طیار ہو اونہون نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جسدن مکہ فتح ہوا آپنے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادون کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا ای
ابوہریرہ انصار کو بلاؤ مین نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپنے فرمایا اے انصار کیا تم دیکھتے
ہو قریش کی جماعتون کو اونہون نے کہا ہان آپنے فرمایا کل جب اون سے ملنا تو انکا صفایا کر دینا اور
آپ نے ماتھہ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ماتھہ بائین ماتھہ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اُس روز جو کوئی انصار کو دیکھتا کہ آتا ہے اونہون نے
اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے
اُنھون نے گھیر لیا صفا کو اتنے مین ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتھا ہٹ گیا
اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتیار ڈالدے اوسکو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بھی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا تمنے کہا مجھکو کہنے والون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت ہے

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تمین بار فرمایا مین محمدؐ ہون اللہ تعالی کا بندہ اور اسکا رسول ہین لے وحشی جھوٹا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونون تمہاری زندگی اور موت کے ساتھہ ہیز اونہون نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہین کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کے آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس کا رسول دونون سچا جانتے ہین تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وحول الکعبۃ ثلثمائۃ وستون نصبا فجعل یطعنھا بعود کان بیدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جاء الحق وما یبدی الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ مین تشریف لے گئے وہان کعبہ کے گرد تین سو ساٹھہ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھہ مین تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری حدیث مین ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونون اللہ جل جلالہ کے کام ہین **عن** ابن ابی نجیح بھذا الاسناد الی قولہ زھوقا ولم یذکر الایۃ الاخری وقال بدل نصبا صنما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیمۃ ترجمہ عبد اللہ بن مطیع سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نکیا جاوے گا باندھکر قیامت تک (نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہی کہ قریش مسلمان ہوجاوینگے اور اُن مین سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یون ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار مین ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسنے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردون مین چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑلاؤ لوگ اوسکی تلاش مین باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپنے یہ حدیث فرمائی **عن** زکریا بھذا الاسناد وزاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاۃ قریش غیر مطیع کان اسمہ العاص فسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطیعا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوسمین جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون مین سے کوئی اون مین سے مسلمان نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان ہین اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی اُن مین سے اُس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا الوجندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اُسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا **باب صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ** حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اُسکا بیان **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کتب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الصلح بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین المشرکین یوم الحدیبیۃ فکتب ما کاتب علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لا نکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو نعلم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم نقاتلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امحہ فقال ما انا بالذی امحاہ فمحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فصالحہم علی ان یدخلہا ثلاثا ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح فقلت لابی اسحاق وما جلبان السلاح قال القراب وما فیہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس مین یہ عبارت تھی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد مین اول یون ہی لکھنا چاہیے مشرک کو اللہ کے رسول آپ مت لکھیو اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم کیون لڑتے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مٹا دو اس لفظ کو اُنہون نے عرض کیا مین اسکو مٹانے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہوجاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا یہ آپ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے تھے لکھے نہ تھے ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول اللہ کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھدیا) اوس مین ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ مین آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر خلاف کرا اندر **عن** ابی اسحاق قال سمعت

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل
الحدیبیۃ قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینھم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انہ لم یذکر
فی الحدیث ھذا ما کاتب علیہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال لما احصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحہ اھل مکۃ علی ان
یدخلھا فیقیم بھا ثلاثا ولا یدخلھا الا بجلبان السلاح السیف وفی روایۃ ولا یخرج باحد
معہ من اھلھا ولا یمنع احدا ممن کان معہ ممن اقام بھا قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اکتب الشرط بیننا بسم اللہ حل [illegible] الرحیم ھذا ما
ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان یمحاھا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا واللہ لا امحاھا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ارنی مکانھا فاراہ مکانھا فمحاھا وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بھا ثلاثۃ ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا
اخر یوم من شرط صاحبک فامرہ فلیخرج فاخبرہ بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
حنبل فی روایتہ مکان تابعناک ما بعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم دکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آیندہ سال) آوین
اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتیاروں کو غلاف میں رکھکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھہ نہ لے
جاوین اور اوانکے ساتھہ والوں میں سے جو رہنا چاہے (مشرکوں کا ساتھہ قبول کرے) تو اسکو منع نکریں
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوسپر محمد اللہ تعالے کے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم۔ مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یون لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپ حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹنے کے لیے اونہون نے
کہا قسم خدا کی میں تو نہ مٹاؤن گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہہ بتا

حضرت علی نے بتادی آپ نے اسکو مٹا دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگون نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے آپکے ہاتھ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہین یا اللہ تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ اُمی تھے پھر جیسے اللہ تعالے نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوا یا جب کہ نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کا اُمی ہونے مین کوئی خلل نہین ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہین لکھا کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو نبی اُمی کہا اور فرمایا **مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَنَا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ** اور اس حدیث مین لکھا کے معنے لکھوایا مین جیسا دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ **محمد بن عبد اللہ** انتہی مختصرا **ت** (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ مین رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے ان سے کہدو جائے کو انہون نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان قریشا صالحوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالی عنہ اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم قال سہیل اما بسم اللہ فما ندری ما بسم اللہ الرحمن الرحیم ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللہم فقال اکتب **من محمد** رسول اللہ قالوا لو علمنا انک رسول اللہ لاتبعناک ولکن اکتب اسمک واسم ابیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب من محمد بن عبد اللہ فاشترطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاء منکم لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ علینا فقالوا یا رسول اللہ اکتب ہذا قال نعم انہ من ذہب منا الیہم فابعدہ اللہ ومن جاءنا منہم سیجعل اللہ لہ فرجا ومخرجا

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قریش مین سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جسکو ہم جانتے ہین باسمک
اللھم آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے
رسول ہین تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبداللہ
کیطرف سے سہیل اور انہون نے یہ شرط لگائی آپسے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس
کو واپس نہ دین گے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کردینا ہمارے پاس صحابہ کرام
نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھین آپنے فرمایا لکھو ہم مین سے جو کوئی اون کے پاس چلا جاوے تو اللہ
تعالی اوسکو دور ہی رکھی اون مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی راستہ
نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کردے گا ف پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے
مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابوبصیر اور اون کے ساتھی مسلمان
ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتھا علیحدہ اونہون نے قائم
کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اِس شرط سے دستبردار ہوئے آپ اپنے لوگون کو یثرب بلا لیجیے اور
صلحنامہ لکھتے وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بے فائدہ سٹ تہی اور
محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک ہوتوقف
نہ سمجھے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرکین اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے
عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجھاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ
مین آجاویگا یہ ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا
زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین
عرب کے اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت
اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک عن ابی وائل قال قام سہل بن حنیف یوم صفین فقال
یا ایہا الناس اتہموا انفسکم لقد کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ ولو
نری قتالا لقاتلنا وذلک فی الصلح الذی کان بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین

المشرکین فجاء عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ الستا علی حق وھم علی باطل قال بلی قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم
فی النار قال بلی قال ففیم نعطی الدنیۃ فی دیننا ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم
قال یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا قال فانطلق عمر فلم یصبر متغیظا
فاتی ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا ابا بکر الستا علی حق وھم علی باطل قال بلی
قال الیس قتلانا فی الجنۃ وقتلاھم فی النار قال بلی قال ففیم نعطی الدنیۃ فی دیننا
ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبینھم فقال یا ابن الخطاب انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ولن یضیعہ اللہ ابدا قال فنزل القرآن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا الفتح
فارسل الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقرأہ ایاہ فقال یا رسول اللہ او فتح ھو قال
نعم فطابت نفسہ ورجع

ترجمہ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ مین جنگ
تہی) کہڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے جسدن صلح ہوئی
حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون
مین ہوئی ف سہل کا مطلب تہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی بہی صلح اور تحکیم پر
راضی ہوجاوین گو ان کو ناگوار تہا پر سہل نے یہ سمجہایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا انجام
اچہا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال
کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو اون کے حق مین بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب
ہوگئے ف حضرت عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہین ہین اور کافر جہوٹے دین پر نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین پہر انہون
نے کہا ہم مین جو ماری جاوین کیا وہ جنت مین نہ جاوین گے .....

..... اور ان مین جو ماری جاوین وہ جہنم مین نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کیون نہین (مطلب حضرت عمر رضے
اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ تہا کہ پہر ڈب کر صلح کیون کرین جنگ کیون نہ کرین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا پہر کیون ہم اپنے دین پر دنبہ لگاوین اور لوٹ جاوین اور ابہی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ
نہین کیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے مین اللہ کا رسول ہون مجہکو

تباہ نہین کرے گا کہی یہ سُنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے
سو کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین
نہین جاوینگے اون کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پھر کیون
ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابہی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اسہ تعالی نے ابو بکر نے
کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اسہ انکو کبہی تباہ نہین کرے گا (بیان سے ابو بکر صدیق کا روحانی
اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اسہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی چیز آپ سے
دریافت کیا جو آپنے دریافتہا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ صلے اسہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی
سورۂ انا فتحنا) آپنے حضرت عمر کو بلا بہیجا اور یہ سورت پڑہ ہی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح
فتح ہے ہماری آپنے فرمایا ہان تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ
فتح ہوا **عن** شقیق قال سمعت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ یقول یصفین ایہا
الناس اتہموا رایکم واللہ لقد رایتنی یوم ابی جندل ولو اني استطیع ان ارد امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرددتہ واللہ ما وضعنا سیوفنا علی عواتقنا الی امر قط الا
اسہلن بنا الی امر نعرفہ الا امركم ہذا لامر كان لم نمیر الی امر قط ترجمہ شقیق سے
روایت ہے مین نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تہے صفین مین اے لوگو اپنے عقلون کا قصور سمجہو قسم اسکی تم دیکہتے مجہکو ابو جندل
کے روز یعنی حدیبیہ کے دن (ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تہا) اگر مین طاقت رکہتا رسول اسہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پہیرنے کی البتہ پہیر دیتا اوسکو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی
ناگوار تہی) قسم خدا کی ہمنے کبہی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکہین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات
کیطرف جسکو ہم جانتے تہے مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تہی) **عن** الاعمش بطل الا ما
وفی حدیثہما الی امر یفظعنا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی وائل قال سمعت سہل بن
حنیف رضی اللہ تعالی عنہ یصفین یقول اتہموا رایکم علی دینکم فلقد رایتنی یوم
ابی جندل ولو استطیع ان ارد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فتحنا منہ فی خصم الا
انفجر علینا منہ مخصم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری
رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کہولین تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے

ف

قاضی عیاض نے کہا صحیح بخاری کے نسخوں میں مافتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسددناہی اور بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کرنا ہم اسکا بند کرتے ہیں تو دوسرا کرنا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینے سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہم قال لما نزلت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ الی قولہ فوزا عظیما مرجعہ من الحدیبیۃ وھم مخالطھم الحزن والکآبۃ وقد نحر الھدی بالحدیبیۃ فقال لقد انزلت علی آیۃ ھی احب الی من الدنیا جمیعا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحو حدیث ابن ابی عدوبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الوفاء بالعھد اقرار کو پورا کرنا **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما منعنی ان اشھد بدرا الا انی خرجت انا وابی حسیل قال فاخذنا کفار قریش فقالوا انکم تریدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ما نریدہ ما نرید الا المدینۃ فاخذوا منا عھد اللہ ومیثاقہ لننصرفن الی المدینۃ ولا نقاتل معہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرناہ الخبر فقال انصرفا نفی لھم بعھدھم ونستعین اللہ علیھم **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہتے ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں پھر اونہوں نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو چھوڑ جاوینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر نہین لڑینگے
جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو
ہم اونکا اقرار پورا کرینگے اور اللہ سے مدد چاہینگے اوون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی
مین جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے اونہون نے جھوٹ کہدیا
کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہوسکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی
فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگون
مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس
کی تصریح آگئی ہے ۔ اس حدیث سے یہ نہین نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علمار نے
اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اُس سے اقرار لیوین نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل
کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک
اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسپر جبر کرکے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست
ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے
کا حکم دیا اس خیال سے کہ میری اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہ ہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہین (نووی)

باب غزوۃ الاحزاب غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین **عن** ابراہیم
التیمی عن ابیہ قال کنا عند حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال رجل لو ادرکت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلت معہ وابلیت فقال حذیفۃ انت کنت تفعل ذلک لقد
رایتنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاحزاب ونحن اخذتنا ریح شدیدۃ وقر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا رجل یاتینی بخبر القوم جعلہ اللہ عز وجل معی
یوم القیمۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم جعلہ اللہ
عز وجل معی یوم القیمۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد ثم قال الا رجل یاتینی بخبر القوم
جعلہ اللہ عز وجل معی یوم القیامۃ فسکتنا فلم یجبہ منا احد فقال قم یا حذیفۃ
فاتینا بخبر القوم فلم اجد بدا اذ دعانی باسمی ان اقوم قال اذہب فاتنی بخبر القوم و
لا تذعرہم علی فلما ولیت من عندہ جعلت کانما امشی فی حمام حتی اتیتہم فرایت

أَبَا سُفْيَانَ يُصَلِّي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِعُوا عَلَى وَلَوْ رَمَيْتَهُ لَأَصَبْتَهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے، اونہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھہ اور کوشش کرتا لڑنے مین حذیفہ نے کہا تو اب کرتا (یعنے تیرا کہنا معتبر نہین ہو سکتا کرنا اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اور سے برابر نہ کر سکتا تم دیکھو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہین گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ سنہ ہجری مین ہوی غزوہ احزاب کہتے ہین کس لیے کہ کافرون کے بہت سے گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی ہو رہی خوب چمک رہی تھی اسوقت آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جاکر کافرون کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہوی کہ اسی سردی مین رات کو خوف کی جگہ مین جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے پھر آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافرون کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا کسینے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپنے فرمایا اے حذیفہ اوٹھہ اور کافرون کی خبر لا اب مجھے کچھہ نہ بنا کیونکہ آپنے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپنے فرمایا جا اور خبر لیکر آ کافرون کی اور مت اُسکا نا انکہ مجھپر (یعنے ایسا کوئی کام کہ جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھہ کو مارین یا لڑائی پر مستعد ہون جب مین انکے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنے سردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوی) یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعد ہی ہو گیا تو بجای تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے یہانتک کہ مین کافرونکے پاس پہنچا دیکھا تو ابو سفیان اپنی پیٹ آگ سے سینک رہا ہے مین نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنیکا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر مین مار دیتا تو بیشک ابو سفیان کو لگتا آخر مین لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سب حال کہدیا اسوقت سردی معلوم ہوی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک فاضل کمبل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھکر آپ نماز پڑھا کرتے تھے مین اُسکو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب جاگا ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھہ بہت سونے والے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخبر جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضرور ہے اور امن مین بھی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر بروقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑھنے نہ پاوین - مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالی کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین بتاتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوا گئے ہے مسلمانون کے ٹہرنے مین صرف یہی آڑے ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے ہین دنیا کے دھندون مین ایسے پھنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پھر اللہ تعالی نے بھی انکو اس عذاب یزدگرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی اون کو نہین ملتی باوجود یکہ اوس کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرین گے اوسوقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑھین کیا ہی علم حاصل کرین پھر ہمنے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر ہی ایک امر اون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار رہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے -

صدق اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقائے دوعالم کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے آمین یا رب العلمین **باب** غزوۂ احد جنگ احد کا بیان **عن** ابن بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرد یوم احد فی سبعۃ من الانصار و رجلین من قریش فلما رھقوہ قال من

نَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْهُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِمَا مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون انکو پھیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر انہوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو ہٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو یہی نکلنا تھا **دوسری** صورت میں یہ معنے ہونگے کہ ہماری یار جو بھاگ گئے جان بچاکر اونہوں نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کے فکر میں رہے) **عن** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُمْسِكُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى صَارَ رَمَادًا اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اون سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپر

ف اپنے بھائی کے ساتھ یا ہمارے یار دوں نے ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا

سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہون نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا **عن** ابی حازم انہ سمع سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ وھو یسئل عن جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اما واللہ انی لاعرف من کان یغسل جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان یسکب الماء وبما داوی ثم ذکر نحو حدیث عبد العزیز غیر انہ زاد وجرح وجھہ وقال مکان ھشمت کسرت **ترجمہ** سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا اونہون نے کہا میں جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تہا اور جو پانی ڈالتا تہا اور جو دوا ہوئی پہر بیان کیا اوسیطرح جیسا اوپر گذرا **عن** سہل بن سعد بھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث ابن ابی ھلال اصیب وجھہ وفی حدیث ابن مطرف جرح وجھہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم وکسروا رباعیتہ وھو یدعوھم الی اللہ فانزل اللہ تعالی لیس لک من الامر شیء **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تہے اور فرماتے تہے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اوسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تہا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ آیت اوتری تمہارا کچہ اختیار نہین ہے اللہ تعالی چاہے اونکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیون کہ وہ ظالم ہین **ف** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکہکر اونکی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتا دیا کہ تمکو کارخانہ الہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بہی اللہ اگر چاہے تو اونکو معاف کر دیوے اور عذاب بہی کر سکتا ہے پہر آخر اللہ تعالی نے اونکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بہی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکلگیا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری **عن** عبد اللہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ وھو یمسح الدم عن وجھہ ویقول رب اغفر لقومی فانہم لا یعلمون

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے مونہہ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا) **عن**
الاعمش بھذا الاسناد غیر انہ قال فھو ینضح الدم عن جبینہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**
اشتداد غضب اللہ علی من قتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کریں اوسپر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا
ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا برسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو حینئذ یشیر الی رباعیتہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد
غضب اللہ عز وجل علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ ترجمہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگوں
پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دہنت کے طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا
اُس شخص پر جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنے جہاد میں جسکو مارین
کیونکہ اُس شخص نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اُس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جسکو آپ حد یا قصاص میں
مارین **باب** ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اُسکا بیان **عن** ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وابو جھل واصحاب
لہ جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جھل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیاخذہ
فیضعہ فی کتفی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما
سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ قال فاستضحکوا وجعل بعضھم یمیل
علی بعض وانا قائمۃ انظر لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ما یرفع رأسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ فجاءت
تعالیٰ عنھا فجاءت وھی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیھم تشتمھم فلما قضی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا علی الثلاثۃ اذا سال سالہ
ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذھب عنھم الضحک وخافوا
دعوتہ ثم قال اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ
والولید بن عقبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ والذی
بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق لقد رایت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی
القلیب قلیب بدر قال ابو اسحاق الولید بن عقب مخلط فی بعض الحدیث **ترجمہ** عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور
ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جاکر اسکا
بچہ دان لاتا ہے اور اسکو رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدہ میں
جاویں یہ سنکر ان میں کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اسکو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سجدہ میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے
کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے ہے قاضی عیاض
نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اسواسطے کہ میگنی اور رطوبت اوسکی بدن کی پاک
ہے اور اوجھڑی میں ہی جیز ہوتی ہیں نجس تر خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر مبنی ہے کہ حلال
جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور
باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑے یا بچہ دان میں خون ہی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ
نجس ہے اسیطرح اوسکا گوشت اور سب اجزا نجس ہے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر
کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ میں مصروف رہے انتہی **ف** پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے
ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے)
تو میں پہنچ دیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے آپ نے سر
نہیں اٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو خبر کی وہ آئیں اور اسوقت
لڑکی تھیں اور اسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر ان لوگوں کیطرف آئیں انکو برا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو بلند آواز سے بددعا کی اوپر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب چاہتے اسے کچھ مانگتے پھر آپنے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام محکم یاد نہین رہا بخاری کی روایت مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پھر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپنے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا اونکی لاشین گھسیٹ کر گڈھے مین ڈالی گئین جو بدر مین تھا رجیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب تیا جوان کے (نووی)

عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد وحولہ ناس من قریش اذ جاء عقبۃ بن ابی معیط بسلا جزور فقذفہ علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرفع رأسہ فجاءت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخذتہ عن ظہرہ ودعت علی من صنع ذلک فقال اللھم علیک الملا من قریش ابا جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط وامیۃ بن خلف او ابی بن خلف شعبۃ الشاک قال فلقد رأیتہم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بئر غیر ان امیۃ او ابیا تقطعت اوصالہ فلم یلق فی البئر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین تھے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹھ پر سے اوسکو اُٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکر شک ہے) عبد اللہ بن مسعود نے کہا پھر مین نے ان سب لوگون کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تھے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا ف راوی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گٹھے مین بھینک گئے ذلت سے دفن نہین ہوے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ خندق مین بھینک دیا جاوے پر جس صورت مین اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑدین قاضی عیاض نے کہا اوس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جاکر مرا اسکا جواب یہ ہے کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق الظبیہ مین آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قتل کرایا انتہے عن ابی اسحاق بھذا الاسناد نحوہ زاد وکان یستحب ثلاثا یقول اللھم علیک بقریش اللھم علیک بقریش اللھم علیک بقریش ثلاثا ذکر فیھم الولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف ولم یشک قال ابو اسحاق ونسیت الرابع ترجمہ وہی جواب پر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاخری سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجاے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام بھول گیا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فدعا علی ستۃ نفر من قریش فیھم ابو جھل وامیۃ بن خلف وعتبۃ ابن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط فاقسم باللہ لقد رایتھم صرعی علی بدر قد غیرتھم الشمس وکان یوما حارا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھہ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کہائی کہ مین نے اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوے اور دھوپ سے بگڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثتہ انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ھل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منھم یوم العقبۃ اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل ابن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مھموم وجھی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابۃ قد اظلتنی فنظرت فاذا فیھا جبریل

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ
وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ لَا يَعْبُدُ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے
آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت
مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اس سے مسلمان ہونے
کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک
سان رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ
سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہے
اس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم
کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اسکو
حکم کرو یہ اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا
اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں
سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونو پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان
پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا)
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور
آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ
اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ
دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی

جس مین سو فون نکلا اور اسہ تعالی کی راہ مین تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب ہے کہ خدا کی راہ مین اتنی سی تکلیف بو حقیقت ہو اور یہ شعر نہین ہے صبیحہ اور پگذرام) **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنُکِبَتْ اِصْبَعُہٗ ترجمہ اسود بن قیس سو روایت ہو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم غار مین تہے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی اونگلی کو ٹھوکر لگی **عَنْ** جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ جندب سو روایت ہو جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے مین تو مشرک کہنے لگے اسہ تعالی نے چہوڑ دیا محمد صلی اسہ علیہ وسلم کو اوسوقت یہ سورت اوتاری اسہ تعالی نے قسم ہے دن چڑہے کی اور رات کی جب ڈہانک لیوے نہین چہوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکہا **عَنِ** الْاَسْوَدِ ابْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَآءَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْطَانُکَ قَدْ تَرَکَکَ لَمْ اَرَہٗ قَرِبَکَ مُنْذُ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ترجمہ اسود بن قیس سو روایت ہو مین نے جندب بن سفیان سو سنا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہین اوٹہے پہر ایک عورت آئی (عورا ر بنت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد مین سمجہتی ہون کہ تمہارے شیطان نے تم کو چہوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے منہ سے کہا) مین دیکہتی ہون دو تین رات سے تمہارے پاس نہین آیا تب اسہ تعالی نے یہ سورت اتاری والضحی اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمَا ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ حِمَارًا عَلَیْہِ اِکَافٌ تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ وَاَرْدَفَ وَرَآءَہٗ اُسَامَۃَ وَھُوَ یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ وَذٰلِکَ قَبْلَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ حَتّٰی

مرّ بمجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدۃ الاوثان والیہود فیہم عبد اللہ بن ابی
وفی المجلس عبد اللہ بن رواحۃ فلما غشیت المجلس سجاجۃ الدابۃ خمر عبد اللہ بن
ابی انفہ بردائہ ثم قال لا تغبروا علینا فسلم علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
وقف فنزل فدعاہم الی اللہ وقرأ علیہم القرآن فقال عبد اللہ بن ابی ایہا المرء
لا احسن من ہذا ان کان ما تقول حقا فلا تؤذنا فی مجالسنا وارجع الی رحلک فمن جاءنا
منا فاقصص علیہ فقال عبد اللہ بن رواحۃ بلی فاغشنا فی مجالسنا فانا نحب ذلک فاستب
المسلمون والمشرکون والیہود حتی ہموا ان یتواثبوا فلم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یخفضہم ثم رکب دابتہ حتی دخل علی سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد اللہ بن ابی قال کذا وکذا قال اعف عنہ یا رسول
اللہ واصفح فو اللہ لقد اعطاک اللہ الذی اعطاک ولقد اصطلح اہل ہذہ البحیرۃ علی ان
یتوجوہ فیعصبوہ بالعصابۃ فلما رد اللہ ذلک بالحق الذی اعطاکہ شرق بذلک
فذلک فعل بہ ما رأیت فعفا عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدہے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تہا
اور نیچے اوسکے ایک چادر تہی فدک کی (فدک ایک شہر تہا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی
گدہے پر اسامہ بن زید تہے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے اونکی بیماری مین بنی
حارث بن خزرج کے محلہ مین اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر
جسمین سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے اون لوگون مین عبد اللہ بن
ابی (منافق مشہور) بہی تہا اور عبد اللہ بن رواحہ بہی تہے جب اس مجلس مین جانور کی گرد پہونچی تو
عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کرلی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو سلام کیا پہر کہڑے ہوئے اور گدہے پر سے اوترے بعد اوسکے اُن کو بلایا اللہ کیطرف اور اُنکو قرآن
سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے اچہا کچہ نہین یا اس سے تو یہ بہتر تہا کہ تم اپنے گہر مین بیٹہتے اگر
تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہمکو ہمارے مجلسون مین اور لوٹ جاؤ اپنے ٹہکانے کو
پہر جو ہم مین سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہمکو ضرور سنائیے

ہماری مجلسون مین کیونکہ ہم پسند کرتے ہین ان باتون کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج کرنے لگے یہان تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپنے فرمایا اے سعد تم نے نہین سنین ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتین اور سنی ایسی ایسی باتین کہین سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والون نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہناوین اور عمامہ بندہواوین (یعنے اوسکو بادشاہ کرین یہانتک) اب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اوس سے یہ کرایا جو آپنے دیکھا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اسکو

ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اسکو کبھی نہ ستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے مین اور جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے کی درخواست پر آپنے اپنا کرتہ دیا اوسکو پہنانے کو **عن** ابن شهاب في هذا الاسناد بمثله ونادى ذلك قبل ان يسلم عبد الله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اسوقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہین ہوا تھا **عن** انس رضی الله تعالی عنه قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم لو اتيت عبد الله بن ابي قال فانطلق اليه وركب حمارا وانطلق المسلمون وهي ارض سبخة فلما اتاه النبي صلى الله عليه وسلم قال اليك عني فوالله لقد اذاني نتن حمارك قال فقال رجل من الانصار والله لحمار رسول الله صلى الله عليه وسلم اطيب ريحا منك قال فغضب لعبد الله رجل من قومه قال فغضب لكل واحد منهما اصحابه قال فكان بينهم ضرب بالجريد وبالايدي وبالنعال فبلغنا انها نزلت فيهم وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے (اور اسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدہے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا خبردار مجھ سے قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو تیری بو سے بدتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور مار کٹ مار ہوئی لکڑی اور ماتھہ اور جوتون سے اس نے کہا بہر حال ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کرو اخیر تک **باب** قَتْلِ اَبِیْ جَهْلٍ ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهٗ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مُجْلِزٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفرا کے بیٹون نے اوسے ایسا مارا ہے کہ ٹھنڈا ہوگیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اسکی داڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجھ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تجھے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابو مجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا **ف** مردود نے وقت ہی جہل اور بے وقوفی کے خیال مین ہتا اسکا مطلب یہ تہا کہ حضرت کے ہاتھ سے مرنا اچھا نہین تہا اور وہ کہیت اور کاشتکاری کرتے تہے تو کاشتکار اور کسان ہونے ابوجہل کے نزدیک بے لوگ ذلیل تہے تو وہ آرزو کرتا تہا کاش مجھے ان کے ماتھہ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ماتھہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پہر اوسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر ڈالدیا تب آپ نے شکر الہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تہا **عن** ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّعْلَمُ لِیْ مَا فَعَلَ اَبُوْ جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَوْلُ اَبِیْ مُجْلِزٍ كَمَا ذَكَرَهٗ اِسْمٰعِيْلُ **ترجمہ** وہی خواب پر گذرا **باب** قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بہیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا اور اسکی وجہ یہ تہی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہنا تہا آپ کو اور سہل نے یہ اقرار کیا تہا کہ آپ دشمن کو مدد نہ دون گا پہر دشمنون کے ساتہہ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خطاب عہدہ نہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنے دغا) تہا اونہون نے اوس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اُسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہو اور مکرر دعوت کی حاجت نہین **عن** جابر رضی اللہ تعالے عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ تعالے ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمۃ یا رسول اللہ اتحب ان اقتلہ قال نعم قال اذن لی فلاقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما وقال ان ہذا الرجل قد اراد صدقۃ وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال انا قد اتبعناہ الان ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت ان تسلفنی سلفا قال فما ترہنونی قال ما تریدون قال ترہنونی نساءکم قال انت اجمل العرب ای نرہن لک نساءنا قال ترہنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رہن فی وسقین من تمر لکن نرہنک اللامۃ یعنی السلاح قال نعم ودواعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس بن جبیر وعباد بن بشر قال فجاؤا فدعوہ لیلا فنزل الیہم قال سفیان قال غیر عمرو قالت امراتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ہذا محمد وراضیعہ وابو نائلۃ ان الکریم یجیب فی اللیلۃ لیلا لاجاب قال محمد ان اذا جاء فسوف امد یدی الی راسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وہو متوشح فقالوا نجد منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانۃ ہی اعطر نساء العرب قال فتاذن ان اشم منہ قال نعم فشم فشم وناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسہ ثم قال دونکم قال فقتلوہ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اُس نے ستایا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول کو اور سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جاکر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کی پہر مدینہ مین آکر مسلمانون کی عورتون پر غزلین کہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپ نے فرمایا ہان محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اُس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون گو ظاہر مین آپ کی برائی ہی ہوتا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پھر محمد بن مسلمہ کعب سے باتین کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور اُن کے بجا لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سُنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اُسکا چھوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اُسکا انجام نہ دیکھہ لین کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجکو کچھ قرض دو کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کر دو محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتین تمہاری پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو رکھو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کھجور کے دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتیار تمہاری پاس گرو کرین گے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس مردود پاس جا سکین اور اُس کو قتل کرین) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (ابن اوس) کو اور ابو عبس بن جبیر عبد الرحمن اور عباد بن بشر کو لیکر آؤنگا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے یہ سب لوگ آئے اور اُسکو بلایا رات کو وہ اترا (اپنے بالا خانے پر سے) عمرو کے سوا اور رون کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہین اور اُن کے رضاعی بہائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن مسلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت مین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن مسلمہ ہین اور میرے دودہ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو نیزہ مارنے کے لیے بہی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے (اپنے یارون سے) کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتھہ اُسکے سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچھی طرح اوسکے سر کو تھام لون تو تم اپنا کام کرنا پھر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم مین سے آرہی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس فلانی عورت ہی وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھون کعب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھون اور زور سے اُسکا سر تھاما اور یارون سے کہا لیو انھون نے اُسکو تمام کیا **باب** غزوۂ خیبر کی لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر قال فصلینا عندھا صلوۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحسر الازار عن فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین فالھا ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبنا ھا عنوۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیری مین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے مین اون کے ساتھہ سوار ہوا ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ کی ران کی سفیدی دیکھہ رہا تھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئین ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کھل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور انس کی نظر یکایک اوسپر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آنحضرت نے فرمایا اُسوقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلتے تھے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھہ انس نے کہا ہم نے خیبر کو زور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت ردف

اِبُوطَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدْ مَشَّی قَدَمِیْ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاھُمْ حِیْنَ یَزْغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَھُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِھِمْ
وَمَکَاتِلِھِمْ وَمُرُوْرِھِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ فَھَزَمَھُمُ
اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین ابوطلحہ کے ساتھہ سوار تہا خیبر کے دن اور میرا پاؤن
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے چھو رہا تہا پھر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب
نکلتے ہی اونہون نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تہا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین لیکر نکلے
درخت پر چڑہنے کی لیکر نکلے تہے وہ کہنے لگے محمد آپہونچے لشکر کے ساتہہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو
ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو **عن** انس بن مالک
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِیْنَ **ف** یعنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے
آپ نے مکہ کی فتح مین بتون کو کونچتے وقت فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ مگر یہ وہ ہے روزمرہ کی باتون
مین یا مزاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے **عن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ ھُنَیْھَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ **اَللّٰھُمَّ** لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّکَ مَا اقْتَفَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا وَاَلْقِیْنَ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا اِنَّا اِذَا
صِیْحَ بِنَا اَتَیْنَا وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھٰذَا
السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِہٖ
قَالَ فَاَتَیْنَا خَیْبَرَ فَحَاصَرْنَاھُمْ حَتّٰی اَصَابَتْنَا مَخْمَصَۃٌ شَدِیْدَۃٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ

فتحها عليكم فلما امسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون قالوا على لحم قال اي لحم قالوا لحم الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل او نهريقها ونغسلها قال او ذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه قصر فتناول له به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر رضي الله تعالى عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو اخذ بيدي قال فلما رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال مالك قلت له فداك ابي وامي زعموا ان عامرا رضي الله تعالى عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسيد بن حضير الانصاري فقال كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله ورخالف قتيبة محمدا من الحديث في حرفين في رواية ابن عباد والتي سكينة علينا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کیطرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا ای عامر بن اکوع (میرے بھائی کو) کچھ اپنی شعر ہمیں نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے) نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اوس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گاکر پڑھنے لگے (نووی نے کہا سفر میں مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کے خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گیت سے ایسا مست ہوجاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) ؎ تو ہدایت نہ کرتا اے خدا ۔ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ۔ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا ۔ بخشدے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا ۔

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جسپر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کردوں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے ف کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا ۔ دی ہمارے پاؤں کو ومان پر جما ۔ اور تسلی اور تشفی دے خدا ۔ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا ۔ صبح ترکے کافروں نے غل کیا ف یعنی ہمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

یہ تیرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدی ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک حسین اور آٹھوین مصرع کا یہ مضمون ہی کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون نا نکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپ نے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا ف صحابہ کو یہ امر معلوم تہا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بہی آپ کا ایک معجزہ تہا ف سلمہ بن الاکوع نے کہا پہر ہم خیبر مین پہنچے اور ہمنے خیبر والون کو گہیرا اور ہم کو بہت شدت کی بہوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتہون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگارے جلائے آپنے پوچہا یہ انگارے کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین اونہون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپنے فرمایا کاہیکا گوشت اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا بہا دو اونکو اور توڑ کر پہینک دو ہانڈیون کو ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان ہم شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کی وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تہی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے اونہون نے ایسا کیا تہا ف ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پہینک دین اور ہانڈیون کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچہا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رای بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پہر جب صف باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چہوٹی تہی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر لگی گہٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ماتہہ پکڑے ہوئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو چپ چپ دیکہا آپ نے پوچہا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہوگیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو سلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ عابد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے (یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اسکے مشابہ کوئی

عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتالا شدیدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارتد علیہ سیفہ فقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکروا ذلک وشکوا فی بعض امرہ قال سلمۃ فقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر فقلت یا رسول اللہ اذن لی ان ارجز لک فاذن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ما تقول قال فقلت واللہ لولا اللہ ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت + وانزلن سکینۃ علینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + والمشرکون قد بغوا علینا + فلما قضیت رجزی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ھذا قلت قالہ اخی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمہ اللہ قال فقلت واللہ یا رسول اللہ ان ناسا یھابون الصلوۃ علیہ ویقولون رجل مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شھاب ثم سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل ذلک غیر انہ قال حین قلت ان ناسا یھابون الصلوۃ علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین واشار باصبعیہ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر اوسکی تلوار خود اوسپر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپکے اصحاب نے اوسکے باب مین گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنی ہتیار سے آپ مر گیا اسیطرح کچھ شکایت کی اوس کے باب مین سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے رجز پڑہنے کی (رجز وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا بھی معلوم ہے جو تم کہوگے پھر مین نے کہا ان شعرون کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے۔ آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر مین نے کہا اوتار اپنی رحمت ہمپر اور مجاوی ہمارے پاؤن کو اگر ہمارا سامنا ہو کافرون سے اور مشرکون نے ہجوم کیا ہمپر۔ جب مین اپنی رجز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے مین نے

عرض کیا میری بھلائی کا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اوسپر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اون
نماز پڑھنے سے ڈرتے ہین اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپنے فرمایا وہ تو باہد اور مجاہد ہو کر مرا ابن شہاب
نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اوس نے بھی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوس نے یہ کہا
کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہین وہ تو جاہد
مجاہد ہو کر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنی اونگلی سے **باب** غزوۃ الاحزاب
وھی الخندق غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد وارای التراب
بیاض بطنہ وھو یقول — واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن
سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال ورفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق
کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپکے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ تعالیٰ
کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہمپر اون لوگون
نے (یعنے مکہ والون نے) زمانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت مین ہے اس جماعت نے
زمانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے
اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے **ف** نووی نے کہا اسمین رجز کا استحباب
نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بھی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں مین شریک ہونا چاہیے
ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈھونے مین عار نہ کرین اور اس نامانی
کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر خبکو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتھ کہلانے مین یا غریب
کو اپنے پاس بٹھانے مین عار کرین سلام علیک کرنیسے وہ خفا ہون سنت کیموافق مصافحہ کرنے سے وہ
ناراض ہون پھر کیسے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من
ذلک **عن** ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یذکر مثلہ الا انہ
قال — ان الاولی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ان لوگون نے ہجوم کیا

ہمارے نحو اور سرخسی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے) عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نحفر الخندق ونقل التراب علی
اکتافنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للمھاجرۃ
والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق
کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش
اور بخشدے تو مہاجرین اور انصار کو ف نرسی وقت اُن مہاجرین اور انصار کی واسطے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا سفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پیدائش
اونہی کہے جو جانتے ہیں عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللھم
لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے
انصار اور مہاجرین کو عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول اللھم ان العیش عیش الاخرۃ قال شعبۃ او قال اللھم لا
عیش الا عیش الاخرۃ فاکرم الانصار والمھاجرۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار
اور مہاجرین پر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانوا یحفرون ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معھم وھم یقولون اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر
الانصار والمھاجرۃ وفی حدیث شیبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ خندق کھودتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ
تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت
میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کانوا یقولون یوم الخندق ونحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام
او قال علی الجھاد شک حماد ما بقینا ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم
ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہین جنہون نے بیعت کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غزوۂ ذی قرد وغیرہا

ذی قرد وغیرہ لڑائیون کا بیان **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت قبل

ان یؤذن بالاولی وکانت لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترعی بذی قرد قال

فلقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اخذت لقاح رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقلت من اخذھا قال غطفان قال فصرخت ثلاث صرخات یا

صباحاہ قال فاسمعت ما بین لابتی المدینۃ ثم اندفعت علی وجھی حتی ادرکتھم

وقد اخذوا یسقون من الماء فجعلت ارمیھم بنبل رکنت رامیا واقول انا

ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فارتجز حتی استنقذت اللقاح منھم واستلبت منھم

ثلاثین بردۃ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقلت یا نبی اللہ انی قد

حمیت القوم الماء وھم عطاش فابعث الیھم الساعۃ فقال یا ابن الاکوع ملکت فاسجح

قال ثم رجعنا ویردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقتہ حتی دخلنا

المدینۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور

آپ کی دودھیلی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تھین (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن

کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضون نے کہا ۶ھ

ہجری مین حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم کی دودھیلی اونٹنیان جاتی رہین مین نے پوچھا کس نے لین اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک

شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر مین تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوسوقت

کہتے ہین جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگون کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے

دونون جانب والون کو سنا دیا پھر مین سیدھا چلا یہان تک کہ مین نے اون لوٹیرون کو ذی قرد مین پایا

اونہون نے پانی پینا شروع کیا تھا مین نے تیر مارنا شروع کیے اور مین تیرانداز تھا اور کہتا

جاتا تھا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہین مین اکوع کا بیٹا ہون

جنگ مین ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کمینون کی تباہی کا دن ہو یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جو بچپنی
سے لڑائی کا دودہ پیتا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے ت مین برجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیان
اون سے چھڑالین بلکہ اور تین چادرین اون کی چھینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بہی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوٹیرون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
اونپر لشکر کو بہیجیے آپنے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزین لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پہر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتہہ مجہکو بٹہلایا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدمنا الحدیبیۃ مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اربع عشرۃ مائۃ وعلیہا خمسون شاۃ لا ترویہا قال فقعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبا الرکیۃ فاما دعا او امر بہا فمجت ثم نسقینا
واستقینا قال ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانا للبیعۃ فی اصل الشجرۃ قال
فبایعتہ اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط من الناس قال بایع یا سلمۃ
قال قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس قال وایضا قال ورانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عزلا یعنی لیس معی سلاح قال فاعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حجفۃ او درقۃ ثم بایع حتی اذا کان فی اخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمۃ
قال قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس وفی اوسط الناس قال وایضا قال
فبایعتہ الثالثۃ ثم قال لی یا سلمۃ این حجفتک او درقتک التی اعطیتک قال قلت
یا رسول اللہ لقینی عمی عامر عزلا فاعطیتہ ایاہا قال فضحک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقال انک کالذی قال الاول اللہم ابغنی حبیبا ہو احب الی
من نفسی ثم ان المشرکین راسلونا الصلح حتی مشی بعضنا فی بعض واصطلحنا
قال وکنت تبیعا لطلحۃ بن عبید اللہ اسقی فرسہ واحسسہ واخدمہ واکل
من طعامہ وترکت اہلی ومالی مہاجرا الی اللہ تعالیٰ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واہل مکۃ واختلط بعضنا ببعض اتیت شجرۃ

فكسرت شوكتها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينا هم كذلك إذ نادى منادٍ من أسفل الوادي يا لال المهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم وكف
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقى هذا الجبل الليلة كان طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعثه
رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست في

أصلها ثم ركبته فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك أتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري ودخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا
جعلت عليه أثرا من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا
متضائقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم
أربعة قال فصعد إليه منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفوني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحلم
أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى
إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا أخرم احذرهم لا يقطعون حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال
يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فعلا نهم عنه يعني جللتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون نهشتدون في ثنية قال فأعدو أتلحق رجلا منهم

فَاصَلْتُهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ ثَكِلَتْهُ
أُمُّهُ أَكُوَعُهُ بُكْرَةً قَالَ قُلْتُ لَكُمْ بَاعِدُهُ وَنَفْسِهِ أَكُوَعُكَ بُكْرَةً قَالَ وَارْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ
قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا
مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي خَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ
تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ
الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَنْقَذْتُهَا مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا
وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتْبَعَ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى
مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي
ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ
لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا
جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارَنَا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبَا قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا إِلَيَّ جَمِيعًا
ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى
الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا
وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلْأُسَابِقِ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلِي
فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي
أَثَرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ
قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ
لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَحْدُو

یا قوم — تاللہ لولا اللہ ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما
استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا + وانزلن سکینۃ علینا + فقال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم من ھذا قال انا عامر قال غفر لک ربک قال وما استغفر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لانسان یخصہ الا استشھد قال فنادی عمر بن الخطاب نبی اللہ
تعالی عنہ وھو علی جمل لہ یا نبی اللہ لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خیبر
قال خرج ملکھم مرحب یخطر بسیفہ یقول قد علمت خیبر انی مرحب + شاک السلاح
بطل مجرب + اذا الحروب اقبلت تلھب + قال وبرز لہ عمی عامر رضی اللہ تعالی عنہ
فقال — قد علمت خیبر انی عامر * شاک السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتین
فوقع سیف مرحب فی ترس عامر وذھب عامر یسفل لہ فرجع سیفہ علی نفسہ فقطع اکحلہ
وکانت فیھا نفسہ قال سلمۃ فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقولون
بطل عمل عامر قتل نفسہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یا رسول
اللہ بطل عمل عامر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ذلک قال قلت ناس من
اصحابک قال کذب من قال ذلک بل لہ اجرہ مرتین ثم ارسلنی الی علی رضی اللہ تعالی
عنہ وھو ارمد فقال لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ تعالی ورسولہ صلے اللہ علیہ
وسلم او یحبہ اللہ ورسولہ قال فاتیت علیا رضی اللہ تعالی عنہ فجئت بہ اقودہ وھو
ارمد حتی اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبسق فی عینیہ فبرا واعطاہ
الرایۃ وخرج مرحب فقال — قد علمت خیبر انی مرحب * شاک السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلھب * فقال علی رضی اللہ تعالی عنہ — انا الذی
سمتنی امی حیدرہ * کلیث غابات کریہ المنظرہ * اوفیھم بالصاع کیل
السندرہ * قال فضرب رأس مرحب فقتلہ ثم کان الفتح علی یدیہ رضی اللہ تعالی
عنہ ترجمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے تو ہم سو آدمی
تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور
وہاں بیچ میں بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنے ایسا کم پانی تھا کنوے میں) پھر سو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے منڈیر پر بیٹھے تو آپ نے دعا کی یا ہو کا کنوئیں مین وہ اُسی وقت اوبل آیا پھر سب
جانورون کو پانی پلایا اور خود بھی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ مین اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (آخر تک) مین نے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت
کی پھر آپ بیعت لینے رہے یہانتک کہ آدھی آدمی بیعت کر چکے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے
عرض کیا یارسول اللہ مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپنے پھر نہتا (بے ہتیار)
دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجھ سے بیعت نہین کرتا مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین تو آپ سے بیعت کر چکا
اول لوگون مین پھر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پھر سہی غرض مین نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر
آپنے فرمایا ای سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہان ہے جو مین نے تجھے دی تھی مین نے
عرض کیا یارسول اللہ میرے چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اُس اگلے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسا دوست دے جس کو میرے
اپنی جان سے زیادہ چاہون پھر مشرکون نے صلح کے پیام بھیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت مین تھا اون کے گھوڑے
کو پانی پلاتا اون کی بیڑی کھیتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتھہ کھانا کھاتا اور مین نے اپنا گھر بار چھوڑ
دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جھاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجھے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے
ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال مین تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسنے آواز دی دوڑو
ای لوگو عاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اُن چارون
آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک جانب مین رکھے پھر
مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اٹھایا

مین ایک مار دون گا اُس عضو پر جسمین اوس کی دونون آنکھین ہین پھر مین اُنکو پہنچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عسبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز
کہتے تھے وہ اوسکو کھینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جسپر جھول پڑی نہی اور ستر آدمیون کے ساتھہ مشرکون مین سے
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہوئی
دو پھر دوبارہ بھی اونہی کیطرف سے ہوئی دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے
عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہوا ایک بار نہین دو بار تب ہمکو بدلا لینا
برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کر دیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتھون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھون
کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تھا تمکو اوپر پھر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل
پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے
اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ مین پہنچے
تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بھی اوس کے
ساتھہ تھا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتھہ جب صبح ہوئی
تو عبد الرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار
ڈالا مین نے کہا اے رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ
کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پھر مین ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے
تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لوٹیرون کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا
ہوا اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پھر
مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاہی مین مارتا جو اوس کے کاندہے تک پہنچ جاتا رکاہی کو
چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے بہر قسم خدا تعالے
کی مین برابر اُنکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے
تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

رستے مین کھسی اور مین پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہان سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر اُنکا پیچھا کرتا رہا یہان تک کہ کوئی اونٹ جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لوٹیرون نے اُسکو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے اون سے چھین لیے) سلمہ نے کہا پھر مین اون کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہانتک کہ تیس چادرون سے زیادہ اور تیس بھالون سے زیادہ اون سے اور چھینین وہ اپنے تئین ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے مین اس پر ایک نشان رکھدیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اوسکو پہچان لین (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اوسکو لے لیوین) یہانتک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی مین آگے اور وہان اون کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب پہلی صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور مین ایک چھوٹی ٹیکری کے چوٹی پر بیٹھا فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص نے ہمکو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارتا ہی جاتا ہے یہانتک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب لیا فزاری نے کہا تم مین سے چار آدمی اوسکو جاکر مار لین یہ سُنکر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آگئے کہ میری بات سن سکین تو مین نے کہا تم مجھے جانتے ہو اونہون نے کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ ہون اکوع کا بیٹا (اکوع اون کے دادا تھے لیکن دادا کیطرف اپنی کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر اون کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اوس شخص کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سونہہ کہ مین تم مین سے جسکو چاہونگا مار ڈالونگا (تیر سے) اور تم مین سے کوئی مجھے نہین مار سکتا اون مین سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے مین وہان سے نہین چلا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختون مین گھس رہے تھے سب سے آگے اخرم اسدی تھے اون کے پیچھے ابو قتادہ اون کے پیچھے مقداد بن اسود کندی مین نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی یہ دیکھکر وہ لوٹیرے بھاگے مین نے کہا اے اخرم تم اون سے پیچھے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالین جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلین انہون نے کہا اے سلمہ اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالی کا اور قیامت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھکو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ مین اون لوگون کے ہاتھ سے شہید ہونگا اس سے کیا بہتر ہے) مین نے اُنکو چھوڑ دیا اُنکا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے اخرم نے اوس کے

گھوڑی کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برچھی سے احرم کو شہید کیا اور احرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے مین حضرت ابوقتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبدالرحمن کو برچھہ مار کر قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین اُنکا پیچھا کیے گیا مین اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تہا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار رہنا تک کہ وہ لوٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گہاٹی مین پہونچے جہان پانی تہا اور اُسکا نام ذی قرد تہا وہ اُترے پانی پینے کو پیاسے تہے پھر مجھے دیکھا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تہا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بہی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گہاٹی کی طرف مین بہی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پاکر ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اُسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اُسکی ماں اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتہہ تہا مین نے کہا ان لوٹیرون کے دو گھوڑے سقط ہوگئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو چھوڑ دیا ایک گہاٹی مین مین اون گھوڑون کو کہینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہان مجھکو عامر نے ایک چمڑے کی دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چمڑے کی پانی کے بہی ہوئی مین نے وضو کیا اور دودہ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہوگئی گھوڑے تہک گئے اونٹ تہک گئے لوگ رہ گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تہکے اور دن بہر مین نہ کچہ کہایا نہ پیا یہ سب جل جلالہ کی امداد تہی) پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تہے جہان سے مین نے لوٹیرون کو بہگایا تہا مین نے دیکہا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چھینی تہین سب برچھی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے چھینی تہی ایک اونٹ نحر کیا ہے اور وہ جناب سولہا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بہون رہی ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پہر مین اون لوٹیرون کا پیچھا کرتا ہون اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رکہتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر) مین سب کو مار ڈالتا ہون) یہ سنکر آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین انکار کی روشنی مین آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے مین نے کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے وہان

اون کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہو جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپ نے مجہے اپنے ساتہہ بہلا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اوسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہونگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیرے حرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیے
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون شانون کے بیچ مین مینے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوئے تو ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپ نے فرمایا خدا تعالے بخشے تجکو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور مجہ
اپنی اونٹ پر تہہ یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آگے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار لہراتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ +
شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائی مین آتے ہین تو لڑائی ہوتی ہے یہ کہکر بڑی چیچا عامر نکلے اُسکے مقابلہ کے لیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + یہ دونون کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اُنہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا آپنے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین (ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین) سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی کے پاس گیا اور اُنکو لایا کہنچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپنے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اُسیوقت اچہی ہوگئی پہر آپ نے اون کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ * شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ * اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ + اُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ + یعنے مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ف حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوسکا دل مین درپیدا ہو اور بعض علمانے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے جیسے

حادر سے ہے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہون تیری کیا حقیقت ہے **ف** مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے (یعنے شیر بہر نہایت ڈراونی صورت (کہ اوس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہون (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے مین اور مین اون کا کام ہی تمام کر دیتا ہون) پھر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اُسی وقت جہنم کو روانہ ہوا بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتحدی اون کے ہاتھون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھے جب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب ہوئے تو قلعہ والے باہر نکلے اور اُنھون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اُن کی سپر گرا دی اُنھون نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اوٹھا لیا اور اُسکو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک اون کے ہاتھ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونھون نے وہ دروازہ پھینک دیا ابو رافع نے کہا مین اور سات آدمی اور تھے آٹھون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکا سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خدا اونہی بڑے بڑے بہادرون کو خبکا عرب مین مشہور تھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تھے ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پھر روایت کیا اونھون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جمہور اکثر المحدیث اور اہل سیر مین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے رضی اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے اونھون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آرہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اُس درخت کی صرف جڑ
کھڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا اور انہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گیس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی یاسر نکلا اور
اُس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین زبیر ابنشاء اللہ اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اُس مردود کو واصل بجہنم کیا **نووی** نے کہا اسحدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعۃً اچہی ہوجانا تیسرے خیبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہے **عن** عکرمۃ بن عمار بہذا الحدیث بطولہ **عن** عکرمۃ بن عمار
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قول اللہ وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ آیت
وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے اترنے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل
التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذھم
سلما فاستحیاھم فانزل اللہ عز وجل وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم
عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپاوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپنے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپنے چہوڑ
اون کو تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا وھو الذی کف ایدیھم عنکم یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تمنے اُن کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہوجانے کے بعد ونیز **باب** غزوۃ الحدیبیۃ معہ الرجال
عورتون کا مردون کے ساتہہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** انس ان ام سلیم اتخذت

یوم حنین خنجرا فکان معھا فرآھا ابو طلحۃ فقال یا رسول اللہ ھذہ
ام سلیم معھا خنجر فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الخنجر قالت اتخذتہ ان دنی
منی احد من المشرکین بقرت بہ بطنہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک
قالت یا رسول اللہ اقتل من بعدنا من الطلقاء انھزموا بک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ام سلیم ان اللہ عز وجل قد کفی واحسن ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم
(انس کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول
اللہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے آپ نے پوچھا یہ خنجر کیا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ
اگر کوئی مشرک میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اسکا پیٹ پھاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پیچھے جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز ان کو مار ڈالیے
انہوں نے شکست کھائی آپ کے ساتھ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ نے فرمایا
اے ام سلیم کافروں کے شر کو خدا تعالے کفایت کر گیا اور اس نے تم پر احسان کیا (اب تیری خنجر
باندھنے کی ضرورت نہیں) **عن** انس بن مالک فی قصۃ ام سلیم عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مثل حدیث ثابت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ
اذا غزا فیسقین الماء ویداوین الجرحی ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے وہ پانی پلاتیں اور
زخمیوں کی دوا کرتیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست
ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ روا وہ اپنے محرموں کی کریں
یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے
انتہی **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال لما کان یوم احد انھزم ناس من
الناس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجوب
علیہ بحجفۃ قال وکان ابو طلحۃ رجلا رامیا شدید النزع وکسر یومئذ قوسین
او ثلاثا قال فکان الرجل یمر معہ الجعبۃ من النبل فیقول انثرھا لابی طلحۃ قال

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَأَانِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ الثَّغْرِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگون نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپکے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اُس دن دو یا تین کمانین ٹوٹ گئین تو جب کوئی شخص تیرون کا ترکش لیکر نکلتا آپ اُس سے فرماتے یہ تیر ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اُٹھاکر کافرون کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے ای نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اُٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافرون کا کوئی تیر آپکے لگ جاوی میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوی تو مجھ کو لگے) ف اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بیحد ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافرون کیطرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافرون کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فداہون تجھپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہان تک کہ اُسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اُن کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھہ کافرون کی ضرب سے نکلکر رخسار پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے اوسکو اپنی جگہہ کردیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اوس آنکھہ سے خوب دکھائی دیتا تھا ف انس نے کہا مین نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونون کپڑے اٹھائے ہوئے تھین (جسپر کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور مین اُن کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھہ رہا تھا ف احد کے دن تک حجاب کا حکم نہین اُترا تھا تو دیکھنے مین کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہون نے قصداً نہین دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑگئی (نووی) ف دونون مشکین لاتی تھین اپنی پیٹھ پر پھر ڈالدیتین اوسکو لوگون کے منہ

مین بھیجا تین اور بھیر کر لاتین بھر لوگون کے مونھ مین ڈالتین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی

باب اگر مہ سے **النساء الغازیات یرضخ لھن ولا یسھم والنھی عن قتل صبیان اھل الحرب** جو عورتین جہاد مین متبرک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملے گا اور بچون کو قتل کرنا منع ہے **عن** یزید بن ہرمز ان نجدۃ کتب الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یسالہ عن خمس خلال فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ لولا ان اکتم علما ما کتبت الیہ کتب الیہ نجدۃ اما بعد فاخبرنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وھل کان یضرب لھن بسھم وھل کان یقتل الصبیان ومتی ینقضی یتم الیتیم وعن الخمس لمن ھو فکتب الیہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کتبت تسالنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وقد کان یغزو بھن فیداوین الجرحی ویحذین من الغنیمۃ واما بسھم فلم یضرب لھن وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقتل الصبیان فلا تقتل الصبیان وکتبت تسالنی متی ینقضی یتم الیتیم فلعمری ان الرجل لتنبت لحیتہ وانہ لضعیف الاخذ لنفسہ ضعیف العطاء منھا فاذا اخذ لنفسہ من صالح ما یاخذ الناس فقد ذھب عنہ الیتم وکتبت تسالنی عن الخمس لمن ھو وانا نقول ھو لنا فابی علینا قومنا ذاک **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری خارجیون کے سردار نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکھا پانچ باتین پوچھین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی ممانعت ہوتی تو مین اُسکو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ وہ دین مین سے ایسا نکل جاوین گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تہا بعد حمد وصلوۃ کے تم نبلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتھہ رکھتے تہے اور کیا اونکو کوئی حصہ دیتے تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بھی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتھہ رکھتے تہے تو بیشک ساتھہ رکھتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاویگا اگر وہ لڑے یا زخمیون کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونون مذہب مردود ہین اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو (کافرون کے) انہین مارتے تھے تو بھی بچون کو مت مارو (سیطرح عورتون کو لیکن اگر بچے اور
عورتین لڑین تو انکا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیمون کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہین تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس مین دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہین جاتا اور رشد زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین مین ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کردین کیونکہ اس عمر مین آدمی ہوا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب
آویگی انتہے مع زیادہ **ف** اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوی القربے کا اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہین جنہون نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون اور سیدون کو نہ دیا آپ دبا لیا **عن** یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ
اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهٗ عَنْ خَلَالٍ فَمِثْلَ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ كَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِیِّ الَّذِیْ قَتَلَ فَدَاَ
اِسْحَاقُ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ وَثُمَيْرٌ اُمُوْمِنَ تَقْتُلُ الْكَافِرَ وَتَدَعُ الْمُؤْمِنَ ترجمہ یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اور اوسسے پوچھتا تھا کسی باتین پر بیان کیا حدیث کرا اور سیطرح اس
روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو نہین مارتے تھے تو بھی لڑکون کو مت مار مگر جسکو
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونہون نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلتہ عن امری بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہونچ نہیں سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بھی تجھکو ناجائز ہے ق اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تصور کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہوکر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل ہی بچون کا ناجائز ہے

عن یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الحروری الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ھل یقسم لھما وعن قتل الولدان وعن الیتیم متی ینقطع عنہ الیتم وعن ذوی القربی من ھم فقال لیزید اکتب الیہ فلولا ان یقع فی احموقۃ ما کتبت الیہ اکتب انک کتبت تسالنی عن المراۃ والعبد یحضران المغنم ھل یقسم لھما شیء وانہ لیس لھما شیء الا ان یحذیا وکتبت تسالنی عن قتل الولدان وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقتلھم وانت لا تقتلھم الا ان تعلم منھم ما علم صاحب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام من الغلام الذی قتلہ وکتبت تسالنی عن الیتیم متی ینقطع عنہ اسم الیتیم وانہ لا ینقطع عنہ اسم الیتیم حتی یبلغ ویونس منہ رشد وکتبت تسالنی عن ذوی القربی من ھم وانا زعمنا انا ھم فابی ذلک علینا قومنا ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکھا پوچھتا تھا اون سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہون تو اون کو حصہ ملیگا یا نہیں اور بچون کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ (جنکا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچوین حصہ میں سے انکو دیا جاوے گا) کون ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اسکو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اوسکو جواب نہ لکھتا رہنے مجھکو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلون کا جواب اوسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھکو لکھکر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہون تو انکو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اسکو بھی حصہ دین گے) اور تو نے لکھکر

پوچھا مجھ سے بچون کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون کو قتل نہین کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھکر پوچھا یتیم کو اُسکی پھوپھی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اسکو عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ ہین ہماری سمجھ مین یہ ہماری قوم نے نہ مانا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وساق الحدیث بفضلہ قال ابو اسحاق حدثنی عبد الرحمن بن بشر قال حدثنا سفیان بھذا الحدیث بطولہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال فشھدت ابن عباس حین قرأ کتابہ وحین کتب جوابہ وقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ واللہ لولا ان اردہ عن شئ یقع فیہ ما کتبت الیہ ولا نعمۃ عین قال فکتب الیہ انک سألت عن سھم ذی القربی الذی ذکر اللہ من ھم وانا کنا نری ان قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم نحن فابی ذلک علینا قومنا وسألت عن الیتیم متی ینقضی یتمہ وانہ اذا بلغ النکاح وآنس منہ رشد دفع الیہ مالہ فقد انقضی یتمہ وسألت ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل من صبیان المشرکین احدا فانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقتل منھم احدا فلا تقتل منھم احدا الا ان تکون تعلم منھم ما علم الخضر من الغلام حین قتلہ وسألت عن المرأۃ والعبد ھل کان لھما سھم معلوم اذا حضروا البأس وانتم لکم لیس لھم سھم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس کو لکھا مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تھا جب اُنھون نے نجدہ کی کتاب پڑہی اور جب اُسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست مین گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھیگا) تو مین اُسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اوسکی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القربی کا حصہ جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہین تو ہم خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والے ہم لوگ ہین لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اُسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے کسی بچے کو نہین مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب اونھون نے لڑکے کو مارا تھا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی مین شریک ہون تو اُنکو کوئی حصہ نہین ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ ھُرْمُزٍ قَالَ کَتَبَ نَجْدَۃُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرَ بَعْضَ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ کَاَتَمَّ مِنْ ذِکْرِ نَکْرٍ لِحَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُھُمْ فِیْ رِحَالِھِمْ فَاَصْنَعُ لَھُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونھون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیون مین رہی مین مردون کے ٹھیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کھانا پکاتے اور زخمیون کی دوا کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰی قَالَ فَلَقِیْتُ یَوْمَئِذٍ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ غَیْرُ رَجُلٍ اَوْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ کَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَۃَ فَقُلْتُ کَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَہٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَیْرِ اَوِ الْعُشَیْرِ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھہ دو رکعتین پڑھین پھر دعا مانگی پانی کے لیے اون دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین صرف ایک شخص تھا مین نے پوچھا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے مین اونھون نے کہا اونیس مین نے پوچھا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھہ شریک ہوئے اُنھون نے کہا سترہ مین مین نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا اونھون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر اور ایک مقام کا نام ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے اس مین لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عسیر تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ھ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہیں ہوئی) **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا تسع عشرۃ غزوۃ وحج بعد ما ھاجر حجۃ لم یحج غیرھا حجۃ الوداع **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قال جابر لم اشھد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم احد لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ قط **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرے باپ ماری گئے احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہین گیا **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قاتل فی ثمان منھن ولم یقل ابو بکر منھن و قال فی حدیثہ حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونیس جہاد کیے اون مین سے آٹھ مین لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے الکار شمار مفصلا بترتیب ذکر کیا ہے اور اون کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھبیس سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے نو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور بنی نضیر اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے) **عن** بریدۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست عشرۃ غزوۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

عن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے اون میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے **عن** حاتم بھذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیھما سبع غزوات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہہ سات کا عدد مذکور ہے **باب** غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا ونقبت قدماي وسقطت اظفاري فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابوبردۃ فحدث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ قال ابواسامۃ زادنی عثمان یعنی ابن ابی شیبۃ وھو یجر برجلہ **ترجمہ** ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھہ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اوس پر چڑھتے تھے آخر ہماری پاؤں زخمی ہوگئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہوگئے اور ناخون گر پڑے ہم نے اون زخمو پر چیتھڑے لپیٹے اسوجہ سے اُس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا وہاں ایک پہاڑ تھا جس میں سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تھے اور بعضوں نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تھا وہاں پر اور بعضوں نے کہا اون کے جھنڈوں میں رقاع یعنے چیتھڑے لگے تھے واللہ اعلم **ف** ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر بُرا جانا اسکا بیان کرنا کیوں کہ اونکو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہ ہو **ف** ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالےٰ بدلہ دیگا اسکا یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا **باب** کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو

بکافر الا لحاجۃ او کونہ حسن الرای فی المسلمین کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر
ضرورت سے جائز ہے عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل بدر فلما کان بحرۃ الوبرۃ ادرکہ رجل
قد کان یذکر منہ جرأۃ ونجدۃ ففرح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
رأوہ فلما ادرکہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت لاتبعک واصیب معک
قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تؤمن باللہ ورسولہ قال لا قال فارجع فلن
استعین بمشرک قالت ثم مضی حتی اذا کنا بالشجرۃ ادرکہ الرجل فقال لہ کما
قال اول مرۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اول مرۃ قال فارجع فلن
استعین بمشرک قالت ثم رجع فادرکہ بالبیداء فقال لہ کما قال اول مرۃ تؤمن
باللہ ورسولہ قال نعم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق رحمہ مسلم
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدر کیطرف
نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور
اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوسکو دیکہکر خوش ہوئے جب آپ سے
ملا تو اُس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتہہ چلون اور جو مِلے اُسمین حصہ پاؤن آپ نے فرمایا تجھے یقین
ہے اللہ اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب
شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تہا آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا
اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپ سے ملا بیدا مین
آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین
یقین رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل ف نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپ نے صفوان
بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوے تہے تو بعض علما نے مطلقا مشرک سے مدد لینے
کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانون کا تو اُس سے مدد لینا
جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا
مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

منظمہ مین جو بشرط شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قرشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے ماتحت
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہوسکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ و الرسول
و اولی الامر منکم اور علیکم بالسمع و الطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو واجب ہے اسیطرح وہ قرشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کرلی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہوسکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اُس کے ساتھ
ہوکر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک مرجود ہوگی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان سردست ایسے شخص کو جو قرشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہے مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہولین پھر آپنے آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیھم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسالت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگون کا کام چلتا رہیگا یہانتک کہ اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایکبات
کہی جسکے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا سب
آدمی قریش مین سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افھمھا فقلت لابی ما
قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپنے ایک بات فرمائی جس کو مین نہ سمجھا مین نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہون نے کہا سب قریش سے ہون گے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال ثم تکلم بشیء لم افھمہ فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعی ابی فسمعتہ یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ فقال کلمۃ صمتنیھا الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے مین نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگون نے مجھ کو سننے نہ دیا (یعنی انکی باتون نے مجھ کو سننے نہ دیا پھر کردیا اسکو سننے سے) مین نے اپنے باپ سے پوچھا آپنے کیا فرمایا انہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ سب قریش مین سے ہون گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا یہان دو اشکال ہین ایک تو یہ کہ دوسری حدیث مین آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس مین تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفون سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث مین بارہ کا حصر نہین ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہون گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہین ہے (نووی) **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش وسمعتہ یقول عصیبۃ من المسلمین یفتحون البیت الابیض بیت کسری او آل کسری وسمعتہ یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم

وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود میں گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بنی قیاست کو قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ مگر یون پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کو قریب جھوٹے پیدا ہون گے اون سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھے پھر فقیرون کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنے تمہارے پانی پلانے کے لیے وہان بندوبست کرون گا اور تمہارے آنیکا منتظر رہون گا) **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلٰى اِبْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** لَا اِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ خلیفہ بنانا اور نہ بنانا **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اِبْنِيْ حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ قَالُوْا اِسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَّمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضے تو امیدوار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کر جایئے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہو کر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کر جاؤن کسی کو تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤن تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے ف
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہون اون کے اتفاق سے بہی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر رکہکر جیسے حضرت عمر نے کیا خیر آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کر دیا تہا ابو بکر رضی اسد تعالی عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی
خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تہا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی
خلافت کے لیے نص کیا تہا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہین کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب
مین اُسکا خلاف نہ کرتے اور ابو بکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پہر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی
خلافت قبول نہ کرتے اور پہر حضرت عمر کی رائے جو چہ آدمیون مین سے کسی کے لیے تہی اسکو نافذ نہ
کرتے اور کسی نے ان موقعون پر خلاف نہین کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابو بکر نے حضرت صلے اللہ علیہ
سلم کی وصیت کا دعوی کیا پہر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین سے کسی کے
لیے خلافت کی وصیت کی تہی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی
اہل قبلہ کو جائز نہین ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما قال دخلت علی حفصۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت اعلمت
ان ابالک غیر مستخلف قال قلت ما کان لیفعل قالت انہ فاعل قال فحلفت انی
اکلمہ فی ذلک فسکتت حتی غدوت ولم اکلمہ قال فکنت کانما احمل بیمینی
جبلا حتی رجعت فدخلت علیہ فسالنی عن حال الناس وانا اخبرہ قال ثم قلت
لہم انی سمعت الناس یقولون مقالۃ فابیت ان اقولہا لک زعموا انک غیر مستخلف
انہ لو کان لک راعی ابل او راعی غنم ثم جاءک وترکہا رایت ان قد ضیع فرعایۃ
الناس اشد قال فوافقہ قولی فمضغ راسہ ساعۃ ثم رفعہ الی فقال ان اللہ عز وجل
یحفظ دینہ وان لا لن لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف و
ان استخلف فان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ قد استخلف قال فواللہ ما ہو الا ان
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فعلمت انہ
لم یکن لیعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس گیا اونہون نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہین کرین گے مین نے کہا ایسا
نہین کرنے کے اونہون نے کہا وہ ایسا ہی کرین گے مین نے قسم کہائی کہ مین اُن سے اسکا ذکر

کرون گا پھر مین چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی مین نے اون سے نہین کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کسی پہاڑ کو ناقہ مین لیے ہو (قسم کا بوجھ ہتا) آخر مین لوٹا اور ان کے پاس گیا اونہون نے لوگون کا حال پوچھا مین بیان کرتا رہا پھر مین نے کہا مین نے لوگون سے ایک بات سنی تو قسم کہائی کہ آپ سے ضرور اسکا ذکر کرون گا وہ کہتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹون کا یا بکریون کا پھر وہ آپ پاس چلا آوے اون اونٹون یا بکریون کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھین گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت مین آدمیون کا خیال بہت ضرور ہی میرے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کیے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور مین اگر خلیفہ نہ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اگر خلیفہ کرون تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب اونہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا ذکر کیا تو مین سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہین کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہین کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ابو بکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہی اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہونچا وی پہ اوس کے خلاف مین دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کردے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب النہی عن طلب الامارۃ والحرص علیہا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال

قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن لا تسأل الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسئلۃ اعنت علیہا ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھکو ملے تو خدا تجھی چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالیٰ تیری مدد کرے گا **عن** عبد الرحمن

بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث جریر ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احد الرجلین یا رسول اللہ امرنا علی بعض ما ولاک
اللہ عزوجل وقال الاخر مثل ذلک فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سالہ
ولا احدا احرص علیہ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے اون میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیو کسی
ملک کی اون ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
معی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاھما سال
العمل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ
بن قیس قال فقلت والذی بعثک بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسھما وما شعرت
انھما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل علی عملنا من اراده ولکن اذھب انت یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما قدم علیہ
قال انزل والقی لہ وسادۃ واذا رجل عندہ موثق قال ما ھذا قال ھذا کان یھودیا
فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء فتھود قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
ثلاث مرات فامر بہ فقتل ثم تذاکرا القیام من اللیل فقال احدھما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا
اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہین کہی اور مجھکو معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہون وہ نیچے ہونٹ کو ٹیڑی ہوئی تہی آپنے فرمایا ہم اوسکو کام کبھی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے **ف** یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی منزا یہ ہی کہ اون کو کوئی کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ ای ابوموسی یا عبداللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے بھیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک ہین ابوموسی کے) جب معاذ وہان پہونچے تو حضرت ابوموسی نے کہا اور تو دادر ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کم بخت یہودی ہوگیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابوموسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے **ف** نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کرادین گے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابویوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرادین گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہوا تو اوس سے توبہ نہ کرلوین گے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تو توبہ کرادین گے اب شافعی اور اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین دن کی مہلت دین گے اور یہی قول ہی مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینے کی مہلت منقول ہی اور عورت ہی اگر مرتد ہوتو اوسکا بہی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور ہسکو لونڈی بنانا درست

ع ابوموسی نے کہا بیٹہو ابہی ہوگا معاذ نے کہا نہین بیٹہونگا جب تک کہ وہ قتل نہ ہوگا اللہ اور رسول کے

نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قبیلہ کرین گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اوسکو لونڈی بنا دینگے
انتہ **باب** کراہیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے **عن**
ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی
منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیامۃ خزی وندامۃ
الا من اخذہا بحقہا وادی الذی علیہ فیہا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یارسول
اللہ آپ مجھ خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر
تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے
ہوتے ہین) اور قیامت کے دن خدمت و سوا ی رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے
حق ادا کرے اور درستی سے کام کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جسنے اپنے کو
حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو
انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اسکا ثواب بہت
بڑا ہے **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا
ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین
مال یتیم **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین تجھکو
ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حکم کرو
آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کرو یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیچ اوٹھہ
جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور مواخذہ مین گرفتار ہو) **باب** فضیلۃ الامیر
العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی **عن** عبداللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من
نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمہم
واہلیہم وما ولوا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ عزوجل کے پاس منبرون پر ہونگے پروردگار کے داہنی
طرف اور اوسکے دونون ہاتھ داہنے ہین (یعنے بائین ہاتھ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہی) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم
کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام
اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچھ اسیمین منحصر نہین کہ آدمی
کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بہی انصاف کرنا چاہیے
اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات
مین سے ہے اور اوسکا بیان اور پگذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہوچکا بعضون نے
یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور اونکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی
ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ اونکا سمجہنے ایسا
ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا
اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسطرف ہین اور اسی بنا پر قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچہی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عقیل
نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچہی جانب سے آوے اور عرب اچہے کام اور احسان کو
کو داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور برے کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور
خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتہہ اوس کے داہنے ہین اس سے مقصود
تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہی اللہ تعالی کے حق مین انتہے ماقال المنذری
مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہی کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور
ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور پروردگار
کے ذات آیسی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہی اور ہاتہہ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور
قدریہ کا مذہب ہی خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری
معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتہہ ہمارے ہاتہہ کا سا نہین
اور یہ صحیح ہے بلاشبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ
اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْئَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ

فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ قَالَ مَا نَقَمْنَا عَلَيْهِ شَيْئًا
اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى
النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِيْ فَعَلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ
اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اَللّٰهُمَّ
مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا
فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ ترجمہ عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس گیا کہ پوچھنے کو اونہوں نے پوچھا کہ تو کون سی لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے اونہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنے محمد بن ابی بکر کا جنکو حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن
سعد کو معزول کرکے) میں نے کہا اون کی تو کوئی بات ہمنے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مرجاتا تو وہ اوسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مردار وں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ اُنپر
سختی کرے تو بھی اُسپر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ اُنپر نرمی کرے تو بھی اُسپر نرمی کر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ
عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ
عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ
عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے اسپر جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اُس سے سوال ہوگا اوس کی رعیت کا کہ اُسنے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنی گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے اُنکا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا و مثل حدیث اللیث عن نافع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزھری قال وحسبت انہ قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اُسکا **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری مین وہ مر گئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دیوی پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا تعالے حرام کر دیگا اوسپر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین گذر چکی **عن** الحسن قال دخل عبید اللہ بن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو وجع بمثل حدیث ابی الاشھب وزاد قال الا کنت حدثتنی ھذا قبل الیوم قال ما

حدثتك اولم اكن لاحدثك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا
تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی اونہوں نے کہا میں نے نہیں بیان
کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا **عن** ابی الملیح ان عبید اللہ بن زیاد دخل
علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مرضہ فقال لہ معقل انی محدثک بحدیث
لولا انی فی الموت لم احدثک بہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من
امیر یلی امر المسلمین ثم لا یجھد لھم وینصح الا لم یدخل معھم الجنۃ ۲۴
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۰۱ میں گذر چکا **عن** ابی الاسود ان معقل بن یسار
مرض فاتاہ عبید اللہ بن زیاد یعودہ نحو حدیث الحسن عن معقل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن الحسن ان عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دخل علی عبید اللہ بن زیاد فقال ای بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمۃ فایاک ان تکون منھم فقال لہ اجلس فانما
انت من نخالۃ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال وھل کانت لھم نخالۃ انما کانت
النخالۃ بعدھم وفی غیرھم **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا
نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے **ف** یعنی تو فضلاء
صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنے درجہ کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے یہ ہے ابن زیاد
مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تھی جواب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی **ف**
عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر
لوگوں میں **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے **باب**
غلظ تحریم الغلول غنیمت میں چوری کرنے کا گناہ ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فذکر الغلول
فعظمہ وعظم امرہ ثم قال لا الفین احدکم یجیئ یوم القیامۃ علی رقبتہ بعیر

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اوسکو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرماویں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا لیکن
دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کاہیکو چوری کی نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا
تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تھا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تھا دنیا
میں) یا چند یا ان کاغذ کی جو اوڑ رہی ہوں (جس میں اوس کے اوپر کے حقوق لکھے ہوں) یا اور چیزیں جو لے
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تھا) **ف** یہ تینوں ترجمے رِقَاع تخفق کے ہیں **ف**

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجھے کچھ اختیار نہین ہے مین نے تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤنمین تم مین سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی مویشی وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجھے کچھ اختیار نہین ہے مین نے تو تجھے خبر کر دی تھی **ف** نووی نے کہا مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال مین سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرا وے تو اس مال کو بیچ دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس مین علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب جلا دے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاوین اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دین اور دلیل اونکی حدیث ہی عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھہ صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہی طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو مجمول ہی اس زمانے مین جب سزا ی مال درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت مین تعزیر یا بالمال جائز نہین ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بمثل حدیث اسمعیل عن ابی حیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلول فعظمہ و اقتص الحدیث قال حماد ثم سمعت یحیی یقول بعد ذلک یحدثہ فحدثنا بنحو ما حدثنا عنہ ایوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تحریم ہدایا العمال جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے **عن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ قال استعمل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الاسد یقال لہ ابن اللتبیۃ قال عمرو و ابن ابی عمر علی الصدقۃ فلما قدم قال ھذا لکم و ھذا اھدی لی قال

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدى لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي ابطيه وقال اللهم هل بلغت مرتين ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتیبہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھی تحفہ کے طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جسکو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں یعنے اگر اوسوقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس نے ہدیہ دباو سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اوسکو لادے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ میں میں کرتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہونچا دیا **عن** ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى عنه قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذا هدية اهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في بيت ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا ثم تكلم بنحو حديث سفيان ترجمہ وہی حوالہ پر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا **عن** ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية

فلما جاء حاسبه قال هذا لكم وهذا اهدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تاتيك هديتك ان كنت صادقا ثم
خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على
العمل مما ولاني الله فيأتيني فيقول هذا لكم وهذا اهدية اهديت لي افلا
جلس في بيت ابيه وامه حتى تاتيه هديته ان كان صادقا والله لا يأخذ احد
منكم منها شيئا بغير حقه الا لقي الله يحمله يوم القيمة فلاعرفن احدا منكم لقي
الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض
ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس ابن اُتبیہ کہتے تھے نبی سلیم
کے صدقہ تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال
ہے اور یہ ہدیہ ہے جو لوگون نے مجھ کو دیا آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا مان کے گھر میں بیٹھا ہوتا
تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور
ستایش کی بعد اوس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہون اون کاموں میں سے جو
اللہ تعالی نے مجھ کو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنی باپ
یا مان کے گھر کیون نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے
کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالے سے ملیگا اوسکو لادے ہوئے اور میں پہچانونگا تم میں سے جو
کوئی اللہ تعالی سے ملیگا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گلے اوٹھائے ہوئے وہ آواز
کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونون ہاتھون کو اٹھایا یہانتک کہ
آپ کی بغلون کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے پہونچا دیا ابوحمید کہتے ہین
میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا **عن** ہشام بهذا الاسناد وفي حديث
عبدة وابن نمير مثل ما جاء حاسبه كما قال ابو اسامة وفي حديث ابن نمير
تعلمن والله والذي نفسي بيده لا يأخذ احدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان
قال بصر عيني وسمع اذناي وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے **عن** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ اِلَیَّ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ قَالَ عُرْوَۃُ فَنَقَلْتُ لِاَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَسَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِیْہِ اِلٰی اُذُنِیْ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھ ہدیہ ملا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا میں نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہوں نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی **عن** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا لَکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُہٗ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَجِیْ بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی ترجمہ عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک سیاہ رو انصاری کھڑا ہوا گویا میں اسکو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لیکر آوے پھر جو اوسکو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت میں کوئی مواخذہ نہیں) **عن** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ الْکِنْدِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب

وجوب طاعة المرأة في غير معصية وتحريمها في المعصية بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت دہیدے
اسکام مین جو گناہ نہ ہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے **عن** حجاج بن محمد قال قال
ابن جریج نزل یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نزل فی عبد الله
بن حذافة بن قیس بن عدی السهمی رضی الله تعالی عنه بعثه النبی صلی الله علیه
وسلم فی سریة اخبرنیه یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله تعالی
عنه ترجمہ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اسے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی
اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہون تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب مین اوتری
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کرکے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے
یعلی بن مسلم نے اونہون نے سنا سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہین مسلمانون کے یہی قول ہے جمہور
سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا مین سے اور بعضون نے کہا علما مراد ہین بعضون نے کہا امرا
اور علما دونون اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہین اوس نے غلطی کی (نووی) **عن** ابی هریرة
رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اطاعنی فقد اطاع الله
ومن یعصنی فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالے
کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو مین نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی
اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابی الزناد بهذا الاسناد
وقال یذکر ومن یعص الامیر فقد عصانی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے
کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد
عصی الله ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ سَوَاءٍ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِیْرَ وَلَمْ یَقُلْ اَمِیْرِیْ وَكَذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں (دینے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اوسکو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور دست پیلا نا منع ہے نووی نے کہا یہ اطاعت اوسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نکرے) **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِیْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام نکٹا ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کرلیوے اور ابتدا اگر اوسے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عن** اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعُ الْاَطْرَافِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو نکٹا ہاتھ پاؤں کٹا **عن** اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ

قال ابن ادریس عبدا مجدعا الاطراف ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** یحیی بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت جدتی رضی اللہ عنہا تحدث انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وھو یقول ولو استعمل علیکم عبد یقودکم بکتاب اللہ اسمعوا لہ واطیعوا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی تہین اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑہ رہے تہے حجۃ الوداع مین آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق تو اسکی اطاعت کرو اور اسکا حکم مانو **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وقال عبدا مجدعا ولم یذکر حبشیا مجدعا وزاد انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمثل او بعرفات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی مجدع کے کالفظ نہین ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے منا مین سنا یا عرفات مین **عن** یحیی بن حصین عن جدتہ ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال سمعتہا تقول حججت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقولا کثیرا ثم سمعتہ یقول ان امر علیکم عبد مجدع حسبتہا قالت اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا ترجمہ ام حصین یحیی بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ وداع تو آپنے بہت سی باتین فرمائین پہر مین نے سنا آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ہاتہہ پاؤن کٹا کالا غلام بہی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمکو چلانا چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم اسلام قرشی نہ ہو تب بہی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہ ہون واجب ہے اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اسکے ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی) بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَمِثْلُهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعم بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَقَدْ نَارًا وَقَالَ اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ صَلَّعم فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اُسپر حاکم کیا ایک شخص کو اُس نے آگ رچلائی اور لوگون سے کہا اس مین گھس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گھس جاوین اور بعضون نے کہا کہ ہم آگ سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر آگ ہی مین گھسین یہ ہم سے نہ ہوگا) پھر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنہون نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اُسمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف** یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھاوین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھین اگر نہ مانے تو اُسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے کس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اُسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهٗ وَيُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَتُطِيْعُوْا قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانَ كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهٗ وَطُفِئَتِ النَّارُ

فلما رجعوا ذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوھا ما خرجوا منھا
انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (راوی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اُسکی بات سننے کا پھر اون
لوگون نے اُسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پھر
اوس نے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپنے ایسا حکم
دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گھس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے اور
اُنہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
پھر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہوگیا اور انگار بجھا دیے گئے جب وہ لوٹ
کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گھس
جاتے تو پھر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسیبات مین لازم ہے جو واجبی ہو (یعنے شریعت
کی رو سے منع نہ ہو) نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور ہر حال مین
خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے **عن** الاعمش بھذا الاسناد
بنحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال
بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط
والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالحق
اینما کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم نے بیعت
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور رحمت مین اور خوشی
اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کرینگے اُس
شخص کو سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہینگے جہان ہونگے اللہ کی راہ مین
ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرینگے **ف** اسی باتین اسلام کی ہین
اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حضرات کا چہیتے والا دنیادارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

ہو وہ پورا مسلمان نہین ہے بلکہ اوس مین کفار کی خصلتین موجود ہین اوسکو چاہیے توبہ کرے اور رستباز
اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ
مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا
اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ
الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ **ترجمہ** جنادہ
بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو
ہمسے خدا تم کو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ سے بیعت
کی اور آپنے جو عہد لیے اون مین یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہین بات سننے اور اطاعت کرنے پر
خوشی اور ناخوشی مین اور سختی اور آسانی مین اور ہماری حق تلفیان ہونے مین اور ہم جھگڑا نہ کرینگے
اس شخص کی خلافت مین جو اوس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھین جو اللہ تعالی کے پاس حجت ہے
فائدہ نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہین اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے
خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اُسوقت چپ نہ ہو بلکہ اُس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم
سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی
حدیثین ہین اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہین ہوتا مگر ہماری اصحاب
کی بعض کتابون مین ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف
ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہوے کا یہ ہے کہ معزول کرنے مین فساد اور خونریزی کا ڈر ہے ۔
قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہین ہے اور جب امام
کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور
کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہیگی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اُس صورت مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اور اُس کے عزل کی پر اُسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہوسکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا جبر تغلب کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کے لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اوس کے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصراً **باب** الامام جُنّۃ امام مسلمانون کی سپر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جُنّۃ یُقاتَل من ورائہ ویُتّقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل کان لہ بذلک اجر وان یامر بغیرہ کان علیہ منہ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سپر ہے اوس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اوس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف سے (ظالمون اور لوٹیرون کے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ الاول فالاول جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکھنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فتکثر قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول واعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے

روایت ہو بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ ہوتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو اللہ تعالے اون سے سمجھ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا پیغمبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہو سکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہو سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَکَ مِنَّا ذٰلِکَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتین ہونگی جنکو تم بُرا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَالِسًا فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْہِ فَاَتَیْتُہُمْ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ یَّضْرِبُ خِبَاءَہٗ وَمِنَّا مَنْ یَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ ہُوَ فِیْ جَشَرِہٖ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَاجْتَمَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ وَیُنْذِرَہُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ہٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُہَا فِیْ اَوَّلِہَا

وسیصیب اخرها بلاء شدید وامور تنکرونها وتجیء فتنة فیرقق بعضها بعضا وتجیء الفتنة
فیقول المؤمن هذه هذه مهلکتی ثم تنکشف وتجیء الفتنة فیقول المؤمن هذه هذه
فمن احب ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتاته منیته وهو یؤمن بالله والیوم
الاخر ولیات الی الناس الذی یحب ان یوتی الیه ومن بایع امامًا فاعطاه صفقة یده
وثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع فان جاء اخر ینازعه فاضربوا عنق الاخر فدنوت
منه فقلت انشدک الله انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فاهوی
الی اذنیه وقلبه بیدیه وقال سمعته اذناای ووعاه قلبی فقلت له هذا ابن عمک معاویة
رضی الله تعالی عنه یامرنا ان نأکل اموالنا بیننا بالباطل ونقتل انفسنا والله عز وجل
یقول یا ایها الذین امنوا لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم
ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما قال فسکت ساعة ثم قال اطیعه فی طاعة
الله واعصه فی معصیة الله عز وجل ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ کہتے ہین میں مسجد مین
گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تھے اور لوگ اون کے پاس جمع تھے مین بھی
گیا اور بیٹھا اونھون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین تو ایک جگہہ
اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تھا اتنے مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوے
آپ نے فرمایا مجھسے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور
اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوین گے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ
رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن کہے گا اسمین تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
مین جاوے اوس کو چاہیئے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھکر
اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کرلے اوسکی تابعداری کی تو اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دیو سو میں عبداللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا میں نے تمکو قسم دیتا ہوں اللہ کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے اپنے کانوں اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کرکے اور مت مارو اپنی جانوں کو بیشک اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبدالرحمن کا مطلب یہ تھا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جھگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹھیری کس لیے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کرچکے تھے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہیں تو گویا لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اُن کی جانیں مفت گنواتے ہیں **ت** یہ سنکر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اوس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمیں معاویہ کا کہنا نہ مان **عن** الاعمش بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا **عن** عبدالرحمن بن عبدرب الكعبة الصليدي قال رأيت جماعة عند الكعبة فذكر نحو حديث الاعمش **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا + **عن** انس بن مالك عن اسيد بن حضير رضي الله تعالى عنه ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الا تستعملني كما استعملت فلانا فقال انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہوکر کہا مجکو حاکم کردیجیے جیسے آپنے فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو حوض کوثر پر **عن** اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا **عن** شعبة بهذا الاسناد ولم يقل خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اسمیں علیحدہ ہوکر کہا تھا

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہون جو اپنا حق ہمسے طلب کرین اور ہمارا حق نہ دین تو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو تم پر اون کے عملون کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا عن يمان بهذا الإسناد مثله وقال فجذبه الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگر عمل اون کے ساتھ ہین اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہونگے

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانون کی جماعت کے ساتھ رہنا

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم قلت هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهتدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

یدرکنی الدجال قلت بلی قال ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتون کو پوچھا کرتے اور مین بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہین برائی مین نہ پڑجاؤن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی مین تھے پھر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بھلائی دی (یعنے اسلام) اب اسکے بعد بھی کچھ برائی ہے آپنے فرمایا ہان مین نے عرض کیا اوس برائی کے بعد پھر بھلائی ہے آپنے فرمایا ہان لیکن اسمین دھبہ ہے مین نے کہا وہ دھبہ کیا آپنے فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہین چلینگے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلینگے اون مین اچھی باتین بھی ہونگی اور بری بھی مین نے عرض کیا پھر اسکے بعد برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہونگے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگون کو بلاوینگے جو اون کی بات مانے گا اوسکو جہنم مین ڈالدینگے مین نے کہا یا رسول اللہ اون لوگون کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپنے فرمایا اون کا رنگ ہمارا سا ہوگا اور ہماری ہی زبان بولینگے مین نے عرض کیا یا رسول اگر اس زمانہ کو مین پاؤن تو کیا کرون آپنے فرمایا مسلمانون کی جماعت کے ساتھ رہ اور انکے امام کے ساتھ مین نے کہا اگر جماعت اور امام نہون آپنے فرمایا تو سب فرقون کو چھوڑدے اور گاش ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے وقت تک ف یعنی جنگل مین چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چباکر رہے پر ان بے دینون کو نہ ملے اور ساتھ رہے اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جسمین دھبہ ہے بعضون نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور مین نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اوس مین اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی اوس کے بعد مزی برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ نیچریت اور بے دینی اور کہلم کہلا کفر ہے پھیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے وہ وہ لوگ ہین جو سید احمد خان ابو النیچرہ کے پیرو اور اون کی راہ پر چلنے والے ہین - اسوقت مین جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین مسلمینون سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ قلت یا رسول اللہ انا کنا بشر فجاء نا اللہ بخیر فنحن فیہ فھل من وراء ھذا الخیر شر قال نعم قلت ھل وراء ذلک الشر خیر قال نعم قلت فھل وراء ذلک الخیر شر قال نعم قلت کیف قال یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی

جُثْمَانِ الْاِنْسِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی مین تھے پھر اللہ تعالی نے بھلائی دی اب اسکے بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پھر اوس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پھر اوس کے بعد برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہین چلینگے اور میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیون کے سے ہون گے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اُسوقت مین کیا کرون آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر چوٹ مارے اور تیرا مال لے لے پر اوسکی بات سنی جا اور اسکا حکم مانا رہ **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِیْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دیوے پھر وہ مرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھی جھنڈے کے نیچے لڑے جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہو اور غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہو) پھر وہ مارا جاوے تو اسکا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور برون کو اون مین کے قتل کرے اور مومن کا بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہین رکھتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکھتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے) **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسْبِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبۃ ویقاتل للعصبۃ فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی لذی عھد عھدھا فلیس منی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دی پھر مری تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میرے امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلا مارتا ہو نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے **عن** سفیان بن جویریہ بھذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ بنحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرویہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات فمیتتہ جاھلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے سلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرہ من امیرہ شیئا فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس یخرج من السلطان فیموت علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی **عن** جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو عصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتلۃ جاھلیۃ ترجمہ جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور ... بلاتا ہو تعصب اور قومی طرف داری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل جاہلیت

کا سا ہوگا **عن** نافع قال جاء عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی عبد اللہ بن
مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین کان من امر الحرۃ ما کان زمن یزید بن معاویۃ فقال
اطرحوا لابی عبد الرحمن وسادۃ فقال انی لم اتک لاجلس انی اتیتک لاحدثک حدیثا سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ لا
حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ **ترجمہ** نافع سے روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے
زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا
قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ
بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) اسکے لیے تو تکیہ بچھاؤ اونہون نے کہا مین
اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث تجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے
ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مرجاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو
تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر
کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر
کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لین اور اُس سے بیعت
کر لین **عن** ابن عمر انہ اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب حکم من
فرق امر المسلمین وھو مجتمع** جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرجۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ ستکون ھنات ت
عنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان
ترجمہ عرجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہین فتنے
اور فساد ہون جو کوئی چاہے اس امت کا اتفاق کو بگاڑنا تو اسکو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ باز نہ آوے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اسکا خون ہدر ہوگا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثہ جمیعا فاقتلوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو **باب** اذا بویع الخلیفتین حب خلیفہ سے بیعت ہو **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الاخر منہما **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی اسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلی خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے) **باب** وجوب الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا چاہیے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف برئ ومن انکر سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تمہارے امیر مقرر ہوں تم اون کے اچھے کام بھی دیکھوگے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو انکو مارو اور امارت سے موقوف کردو) **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَہٗ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھوگے اور بری بھی پھر جو کوئی بُرے کام کو بُرا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اُسکی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنے دل میں برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

عن اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ ذٰلِکَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَنَذْکُرُ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ لَمْ یَذْکُرْہُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب خِیَارِ الْاَئِمَّۃِ وَشِرَارِھِمْ

اچھے اور بُرے حاکموں کا بیان

عن عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ بِالسَّیْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ وُلَاتِکُمْ شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاکْرَھُوْا عَمَلَہٗ وَلَا تَنْزِعُوْا یَدًا مِنْ طَاعَۃٍ ترجمہ عوف بن مالک کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور بُرے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم اُنپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے بُرے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بُری بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اُسکو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنے بغاوت نہ کرو)

عن عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَلَا مَنْ وَلِیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِنْ طَاعَۃٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا

مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ رُّلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِبُسْرِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَهٗ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهٗ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرْظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے سلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو سلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اِسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت
ہے جو بیگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور بیعت نہیں کی
کہ مرجاویں گے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مرجانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یسال کم کانوا یوم الحدیبیۃ قال کنا اربع عشرۃ مائۃ نبایعناہ و
عمر اخذ بیدہ تحت الشجرۃ وھی سمرۃ نبایعناہ غیر جد بن قیس الانصاری اختبا
تحت بطن بعیرہ **ترجمہ** ابوالزبیر نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے
اونہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپکا ہاتھ پکڑے
ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت
نہیں کی وہ اپنی اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا یسال
ھل بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فقال لا ولکن صلی بھا ولم یبایع عند
تلک الا الشجرۃ التی بالحدیبیۃ قال ابن جریج واخبرنی ابوالزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بئر الحدیبیۃ **ترجمہ**
ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی ذوالحلیفہ میں اونہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی مگر حدیبیہ
کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھے ابوالزبیر نے بیان کیا اونہوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنوے پر اوسکا پانی بڑھ گیا اور یہ
قصہ اوپر گذر چکا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا و
اربع مائۃ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اھل الارض وقال
جابر لو کنت ابصر لاریتکم موضع الشجرۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آجکے دن تم سب زمین والون سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو مین تم کو اوس درخت کا مقام دکھلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہین رہا تہا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کٹوا ڈالا تہا جب سُنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہین **عن** سالم بن ابی الجعد قال سألت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ عن اصحاب الشجرۃ فقال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا الفا وخمس مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچہا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تہے اونہون نے کہا اگر ہم لاکہہ آدمی ہوتے تب بہی وہان کا کنوا ہمکو کافی ہوجاتا (کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑہ گیا تہا) ہم پندرہ سو آدمی تہے **عن** جابر رضی اللہ تعالے عنہ قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الفا واربع مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا مین نے جابر سے پوچہا تم کتنے آدمی تہے اوسدن اونہون نے کہا چودہ سو آدمی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالے عنہ قال کان اصحاب الشجرۃ الفا وثلاث مائۃ وکانت اسلم ثمن المہاجرین **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تہے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹہوان حصہ تہے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معقل بن یسار قال لقد رأیتنی یوم الشجرۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یبایع الناس وأنا رافع غصنا من اغصانہا عن رأسہ ونحن اربع عشرۃ مائۃ قال لم نبایعہ علی الموت ولکن بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے مینے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تہے لوگون سے اور مین ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اٹہائے ہوئے تہا ہم چودہ سو آدمی تہے اور ہمنے آپ سے مرنے پر بیعت نہین کی بلکہ نہ بہاگنے پر **عن** یونس بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب قال کان ابی ممن بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الشجرۃ قال فانطلقنا فی عام حاجین فخفی علینا مکانہا فان کانت تبینت لکم فانتم اعلم **ترجمہ** سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون مین سے تہے جنہون نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہہ معلوم ہے نہین ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **عن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّھُمْ کَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَۃِ قَالَ فَنَسُوْھَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے **عن** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الشَّجَرَۃَ ثُمَّ اَتَیْتُھَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْھَا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانیمین یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جاکر اوس کی پرستش نہ کرنے لگین تو اسکا چھپ جانا اللہ تعالٰی کی رحمت ہے **عن** یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَۃَ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا مین نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرجانے پر **عن** سَلَمَۃَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَاہُ اٰتٍ فَقَالَ ھٰذَا ابْنُ حَنْظَلَۃَ یُبَایِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰی مَاذَا قَالَ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی ھٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگون سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر اونہون نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **فائدہ** نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام مین دس گنے کافرون کے مقابلے سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالٰی نے آسانی کردی اب دوگنی کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **باب** تحریم رجوع المہاجر الی استیطان وطنہ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کرجاوے پھر اوسکو دوبارہ وطن بنانا حرام ہے **عن** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ فَقَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اِرْتَدَدْتَّ عَلٰی عَقِبَیْکَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہوگیا۔ پھر جنگل مین رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہین بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل مین رہنے کی **ف** قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہون اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہون بلکہ اور کہین جنگل مین رہتے ہون دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہے مختصرًا) **باب** **المُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ** مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عن** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ ترجمہ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عن** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِاَخِي اَبِي مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ ترجمہ مجاشع سے روایت ہے مین اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا کہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا پر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے
اس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو معبد سے ملا ان سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا **عن** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا مَعْبَدٍ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کیطرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے **عن** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **ترجمہ**
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ میں اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت توڑنا پڑے) تیری پاس اونٹنی ہیں وہ بولا ہاں ہیں آپ نے فرمایا تو انکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندر دن کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرنے کا **عن** الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک فتیلا وزاد فی الحدیث قال فھل تحلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑ رکھے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں اوس نے کہا ہاں **باب** کیفیۃ بیعۃ النساء عورتیں کیونکر بیعت کریں **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المومنات اذا ھاجرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالیٰ یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فمن اقر بھذا من المومنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولھن قال لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقن فقد بایعتکن کلاما واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ قط غیر انہ یبایعھن بالکلام قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واللہ ما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالیٰ وما مست کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف امرأۃ قط وکان یقول لھن اذا اخذ علیھن قد بایعتکن کلاما

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنیکو آویں اسبات پر کہ شریک نہ کریں گے اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی زنا نہ کرینگی اخیر تک یہ جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ اقرار کرلیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا قسم اللہ تعالیٰ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی

نہین لی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کرلیتین مین تم سے بیعت کرچکا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھہ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھہ پکڑکر اور یہہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت بات کرنا درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اُسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامۃ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہے اور یہ ضرورتین بھی اُسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے انتہے **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا اخبرتہ ان النسآء قالت ما مست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ امرأۃ قط الا ان یاخذ علیہا فاذا اخذ علیہا فاعطتہ قال اذہبی فقد بایعتک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عروہ سے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھہ کسی عورت کے ہاتھہ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قول دیدیتے تو آپ فرماتے جاہین نے تجھ سے بیعت کرلی **باب** البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہوسکے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہوسکیگا (یہ آپکی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہوسکے اوس کے نہ کرنے مین گنہگار نہ ہون) **باب** بیان سن البلوغ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عن** ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فی القتال وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضنی یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وہو یومئذ خلیفۃ فحدثتہ ہذا الحدیث فقال ان ہذا لحد بین الصغیر والکبیر فکتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن کان ابن خمس عشرۃ سنۃ ومن کان دون ذلک فاجعلوہ فی العیال **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھہ منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

والدون مین داخل نہ کیا) پھر مین بیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آکر کہ وہ اُن دنون خلیفہ تھے
اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اُسکا حصہ
لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری
اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھی چھوٹا سمجھا **باب** النَّهْيِ اَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِاَيْدِيهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھہ لگ جاوے گا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لے
جانے سے سفر مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتھہ نہ پڑ جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ
فَاِنِّي لَا اٰمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجھہ کو ڈر
ہے دشمن کے ہاتھہ مین پڑ جانیکا ایوب نے کہا دشمن اُسکے ہاتھہ مین پڑ گیا اور وہ لڑے جھگڑے تم سے ✣
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھہ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اُسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جبکہ اللہ تعالی کا نام لکھا ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاتَّقَفِيِّ فَاِنِّي اَخَافُ
وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا شرط کے لیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بالخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وکان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ممن سابق بھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی اون گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو طیار نہیں کیے گئے تھے اون کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر اون لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی **عن** ابن عمر بھذا الحدیث مالک عن نافع زاد فی حدیث ایوب من روایۃ حماد ابن علیۃ قال عبداللہ فجئت سابقا فطفق فی الفرس المسجد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھ کو لیکر مسجد پر چڑھ گیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ اون کو طیار کرنا یعنے تضمیر کرنا دوڑ کی درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردیں پھر اسکو گرم جھول پہناکر ایک بند کوٹھری میں باندھ دیں تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہوجاوے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے باشخص ثالث درمیان میں ہوجاوے اور وہ کچھ نہ دیوے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے انتہے **باب** فضیلۃ الخیل وان الخیل معقود بنواصیھا گھوڑوں کی فضیلت **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک عن نافع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ نَاصِیَۃَ فَرَسِہٖ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (اسم دنیا اور اسم آخرت) عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَ ذَاکَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) عَنْ حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ جَعْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اَوْ لَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِحَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست

گھوڑی میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب ما یکرہ من صفات الخیل گھوڑی کی کون سی صفتیں بری ہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وکان فی حدیث عبد الرزاق و الشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض او فی یدہ الیسری او یدہ الیمنی و رجلہ الیسری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جسکا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہمرنگ یا تین ہمرنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایۃ وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جہاد فی سبیلی و ایمان بی و تصدیق برسلی فھو علی ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالیٰ الا جاء یوم القیامۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ ریح مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اُسکو پھیر دون گا اوس کے گھر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کرکے قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آویگا جیسا دنیا مین ہوا تہا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھہ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین (سواریون وغیرہ کی) اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتھہ نہ چلنا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن پھر جہاد کرون پھر مارا جاؤن یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پھر زندہ ہون پھر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اُس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا نہایت شوق تہا اور آپ یہ چاہتے تہے کہ ہر ایک لشکر کے ساتھہ خود بھی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور رہے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان ہر وقت مشکل تہا **عن** عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور کی کلام کا یقین کرکے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پھیر دیگا اوس کے گھر کو جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھہ **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے
دن وہ آوے گا اوس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی **عن** ہمام
ابن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلم
یکلمہ مسلم فی سبیل اللہ ثم تکون یوم القیامۃ کھیئتھا اذ طعنت تفجر دما اللون
لون دم والعرف عرف المسک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس
محمد بیدہ لولا ان اشق علی المؤمنین ما قعدت خلف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ
ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ فیتبعونی ولا تطیب انفسھم ان یقعدوا
بعدی **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلعم
سے سنکر پھر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان
کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ
تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے
اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین
لیکن اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے
ساتھہ رہین اور نہ اون کے دلون کو بھلا لگیگا میرے ساتھہ نہ چلنا **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان
اشق علی المؤمنین ما قعدت خلال سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا احملھم
والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیا ثم اقتل ثم احیا ثم اقتل
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو
تو مین ہر لشکر کے ساتھہ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین
میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے
اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف خلف سریۃ تحوحدیثہم **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
امت پر تو مین چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑون جیسے اور پر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ الی قولہ ماتخلفت
خلال سریۃ تغزو فی سبیل اللہ تعالی **ترجمہ** وہی حوالہ پر گذرا **باب** فضل
الشھادۃ فی سبیل اللہ اللہ کی راہ مین شہید ہونے کی فضیلت **عن** انس رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس تموت لھا عند اللہ خیر یسرھا
انھا ترجع الی الدنیا ولا ان لھا الدنیا وما فیھا الا الشھید یتمنی ان یرجع فیقتل فی
الدنیا لما یری من فضل الشھادۃ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہین ہوتا کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس مین ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا مین آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو **ف**
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسحدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہین شہید
کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت مین اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت مین جاوین گے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالی اور فرشتے گواہ ہین جنت کے اوس کے واسطے بعضون نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے ہے مشاہدہ کرلیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضون نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہین یا اس لیے کہ اوسکا حال گواہ ہے اوس کے حسن خاتمہ کا یا اسلیے
کہ اوسکا زخم اوسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتون پر قیامت کے دن انتہے ملخصا **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا وان لہ ما علی الارض من شیء غیر
الشھید فانہ یتمنی ان یرجع فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاوے گا اوسکو
پھر دنیا مین آنے کی آرزو نہ ہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزین دی جاوین پر شہید آرزو کریگا

پہر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یعدل الجہاد فی سبیل اللہ
قال لا تستطیعونہ قال فاعادوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ
قال فی الثالثۃ مثل المجاہد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بایات اللہ
لا یفتر من صیام ولا صلوۃ حتی یرجع المجاہد فی سبیل اللہ تعالیٰ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہین رکھتے پہر اونہون نے پوچھا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اوسکی طاقت نہین رکھتے آخر تیسری بار مین آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز مین کھڑا رہے
اللہ تعالیٰ کی آیتون کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہین کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہین ہو سکتی **عن**
سہیل بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل
ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال اخر ما ابالی ان
لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال اخر الجہاد فی سبیل
اللہ افضل مما قلتم فزجرہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لا ترفعوا اصواتکم عند
منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت
فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد
الحرام کمن امن باللہ الایۃ الی اخرہا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہین مسلمان
ہونے پر کسی عمل کی جب مین پانی پلاؤن گا حاجیون کو دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد مین تو مسجد حرام کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزون سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن ت

پکار اکر دلیکن تین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھون گا اوسبات کو جس مین تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کردیا ہرگز نہین اللہ تعالی کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اوسوقت ذکر اسطرح تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہوجاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ تَوْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ الْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ تعالی کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَۃُ یَغْدُوْھَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالی کی راہ مین دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ رِّجَالًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُھُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ وَقَالَ فِیْہِ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین بہتر ہے اُن سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

باب بیان ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنۃ من الدرجات مترجمہ جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لہا ابو سعید فقال اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہوئی یہ سنکر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملینگے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ تکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیہ السلام قال لی ذلک ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ

مین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کرنیوالا
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تو نے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپ نے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف
نہ ہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہونیسے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا غیرت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہین کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اوسی وقت جتایا آپ نے
بیان کردیا **عن** ابی قتادۃ ..... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادۃ ..... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدھما علی صاحبہ ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر فقال ارایت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یغفر اللہ للشھید کل ذنب الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شئ الا الدین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا میٹ دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فی بیان ان ارواح
الشھداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عن** مسروق قال

سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ
جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ
اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْٓا اَیَّ شَیْءٍ
نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ
لَنْ یُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یُّسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ
مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم نے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اس آیت کو (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ) یعنے مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گیے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے
پروردگار پاس روزی دیے جاتے ہیں عبداللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو
عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں
آرہتی ہیں ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انہوں نے کہا اب
ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا
پھر پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہمارے رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل شانہ برابر پوچھی
جاتا ہے) تو انہوں نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں
(یعنے دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار جل جلالہ نے
دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ
نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب اہلسنت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اترے
گیے تھے اور وہیں مومن عیش کرین گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے
بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح
کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اوسکی حقیقت معلوم نہیں ہے اور
فلاسفہ کہتے ہیں روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن ہین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صفت انسان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہو جاتے ہین تو آدمی مر جاتا ہے انتہے مختصرا **باب** فضل الجہاد فی الرباط جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الناس افضل فقال رجل یجاھد فی سبیل اللہ بمالہ ونفسہ قال ثم من قال مؤمن فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اوس نے کہا پھر کون آپنے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون کو بچا دے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنون سے حفاظت ہو سکے اور نہین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسپر محمول ہے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مؤمن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل معتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس بھذا الاسناد قال رجل فی شعب لم یقل ثم رجل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من خیر معاش الناس لھم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اور کبھی پیٹھ پر جب کہ

شور یا کہیر ہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا
پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے
مین سے یا پہاڑ کی کسی نالی مین انہین نالون مین سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اس کے **ف**
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
عابد درکنار کو اور حقیقت مین جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہین ہے
الا وہ جس کے لوگون مین رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اُس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو **عن** ابی
حازم بھذا الاسناد مثلہ وقال عن بجعۃ بن عبد اللہ بن بدر وقال فی شعبۃ من
ھذہ الشعاب خلاف روایۃ یحیی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی حازم عن بجعۃ وقال فی شعب
من الشعاب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** بیان الرجلین یقتل احدھما الاخر
یدخلان الجنۃ کلاھما قاتل اور مقتول دونون رب جنت مین جاوین گے **عن** ابی ھریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدھما الاخر
کلاھما یدخل الجنۃ قالوا کیف یا رسول اللہ قال یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیستشھد ثم یتوب اللہ علی القاتل
فیسلم فیقاتل فی سبیل اللہ فیستشھد **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصون کو دیکھکر ایک نے دوسرے کو قتل
کیا پھر دونون جنت مین گئے لوگون نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا
خدا تعالی کی راہ مین پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالی کی
راہ مین اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونون جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
اللہ تعالی کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالی کے لیے
جائز نہین ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو
مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتون کا ہنسنا ہے انتہی **منہ رحم**
کہتا ہوں کہ اور صفات کیطرح ضحک بھی ہنسنا یہی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجیئ وغیرہ اور اسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہو مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف صالحین کا رحمہم اللہ تعالی **عن** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ اللّٰہُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ کِلَاھُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالُوْا کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُقْتَلُ ھٰذَا فَیَلِجُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْاٰخَرِ فَیَھْدِیْہِ اِلَی الْاِسْلَامِ ثُمَّ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُسْتَشْھَدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اللہ تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

باب من قتل کافرا ثم سدد

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اسکا مارنیوالا (مسلمان) دونو جہنم مین ایک جائی نہ ہونگے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ اِجْتِمَاعًا یَضُرُّ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ قِیْلَ مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سُدِّدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہون گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیک پر قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ احتمال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جائیگا نہین یہ ایکجا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویون سے حدیث مین غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہو کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث نضیک اسکا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے

کہ ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا انتہے مع زیادہ **باب** فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب **عن** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئیں **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا + **باب** فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ غازی کی مدد کرنے کی فضیلت **عن** اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبْدَعَ بِيَ فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں ہے بتلا دوں اوس شخص کو جو سواری دیوے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اوسکو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ اَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ بیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا ای فلانی وہ سب سامان اسکو دیدیو اور کوئی چیز مت رکھیو خدا کی جو چیز تو رکھے گی اوس مین برکت نہ ہوگی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کردیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ مین اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھربار کی خبر رکھی اوس نے بھی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد کا اوس نے کمایا) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردون مین ایک مرد نکلے ہر گھر مین سے اور ثواب دونون کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھربار کی خبرگیری کا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا عِثْلَهٗ **عَنْ** یَحْیٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ یَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو گھربار کی خبرگیری رکھے اوسکو مجاہد کا آدھا ثواب ملیگا **باب** حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَ فِیْهِنَّ مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان اور اُنمین خیانت کرنے کے گناہ کا بیان **عَنْ** بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ

لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤں کی حرمت
اور جو شخص گھر میں رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے
دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل میں سے جو تو چاہے وہ لے لے **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ مَا الْتَفَتَ الْیَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاویگا تو اوسکی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے
یہ فرماکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو (یعنے وہ
مجاہد کوئی نیکی چھوڑ نیوالا نہیں سب ہی لے لیگا) **باب** سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِیْنَ
معذور پر جہاد فرض نہیں ہے **عن** الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَا
یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ زَیْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا اِلَیْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدٍ
فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَالَ
ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ **ترجمہ**
براء نے کہا یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے
مسلمان اور لڑنے والے مسلمان (یعنے لڑنیوالوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اسپر یہ آیت لکھی تب عبداللہ بن ام مکتوم نے
شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے میں اندھا ہوں اسلیے جہاد میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہیگا)
اسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اوترا (یعنے وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے
برابر ہیں) **عن** الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ كَلِمَةُ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر
اوترا **باب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ
یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُوَیْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہونگا
اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سُنکر اوس نے چند کھجوریں جو اوس کے ہاتھ میں تھیں
کھانے کے لیے پھینک دیں اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے
دن ایک شخص نے کہا **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ
قَبِیْلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ
فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ لِلّٰهِ یَسِیْرًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا **ترجمہ**
براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے)
آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ
اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا
آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِیْنَ رَجُلًا عَیْنًا یَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ
فَجَاءَ رَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ
مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَاءِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَتَکَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ
رِجَالٌ یَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهُوْرِ الْحَرِّ فِیْ عُلْوِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ کَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا
فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ
وَجَاءَ الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اِلٰی شَیْءٍ
حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِکُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ

یارسول اللہ جنۃ عرضھا السموات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاءۃ ان اکون من اھلھا
قال فانک من اھلھا قال فاخرج تمیرات من قرنہ فجعل یاکل منھن ثم قال لئن
انا حییت حتی اکل تمراتی ھذہ انھا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم
قاتلھم حتی قتل ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیر ایک شخص کا نام ہے کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے وہ لوٹ کر آیا
اوسوقت گھر میں میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھ یاد نہیں
آپ کی کس بی بی کا انس رضے اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی
آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں
صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہانتک کہ مشرکین
سے پہلے بدر میں پہونچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑھے جبتک
میں اوس کے آگے نہ ہوں یہ مشرکا قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں
جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول
اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے
فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں میں سے میں بھی
ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور
انکو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جبوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی
کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ
بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول
ہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضے اللہ تعالی عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی رضی
اللہ تعالی عنہ وھو بحضرۃ العدو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب

الجنة تحت ظلال السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا أبا موسى أنت سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال نعم قال فرجع إلى أصحابه فقال أقرأ عليكم
السلام ثم كسر جفن سيفه فألقاه ثم مشى بسيفه إلى العدو فضرب به حتى قتل

ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کو دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے
ہیں یہ سنکر ایک شخص اُٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابوموسیٰ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ اپنے یاروں کیطرف گیا اور کہا
میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کیساتھ
تک کہ شہید ہوا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ناس إلى النبي صلى الله عليه
وسلم فقالوا ان ابعث معنا رجالا يعلموننا القرآن والسنة فبعث إليهم سبعين رجلا
من الأنصار يقال لهم القراء فيهم خالي حرام يقرؤن القرآن ويتدارسون بالليل
يتعلمون وكانوا بالنهار يجيئون بالماء فيضعونه في المسجد ويحتطبون فيبيعونه ويشترون
به الطعام لأهل الصفة والفقراء فبعثهم النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فعرضوا
لهم فقتلوهم قبل أن يبلغوا المكان فقالوا اللهم بلغ عنا نبينا أنا قد لقيناك فرضينا
عنك ورضيت عنا قال وأتى رجل عمدا ما خال أنس رضي الله تعالى عنه من خلفه
فطعنه برمح حتى أنفذه فقال حرام فزت ورب الكعبة فقال رسول الله صلى الله
وسلم يا صحابي إن إخوانكم قد قتلوا وإنهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا أنا قد لقيناك
فرضينا عنك ورضيت عنا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو
قرآن اور حدیث سکھلاویں آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جنکو قرار (قاری
کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے اون میں میرے ماموں حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید
پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لاکر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں
اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک تھا

تنہا پیا ہوا اوس مین سترآدمی رہا کرتے تہے جو محض بے معاش اور متوکل تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو اُن کے ساتھہ کر دیا اُنہون نے راستہ مین اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکو قتل کیا (یعنے اُن لوگون کو جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ کر دیا تہا جب اپنے ٹہرکانے پر پہونچنے سے پہلے اُنہون نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجھہ سے مل گئے اور راضی ہین تجھہ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص (کافرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تہے انس بن مالک کے) اور پرچہا مارا اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھہ سے مل گئے اور تجھہ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپنے صحابہ کو خبر دی) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ عَمِّیْ سُمِّیْتُ بِہٖ لَمْ یَشْہَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَیْہِ قَالَ اَوَّلُ مَشْہَدٍ شَہِدَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْہُ وَاِنْ اَرَانِیَ اللّٰہُ مَشْہَدًا فِیْمَا بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا اَصْنَعُ قَالَ فَہَابَ اَنْ یَّقُوْلَ غَیْرَہَا قَالَ فَشَہِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو اَیْنَ فَقَالَ وَاہًا لِرِیْحِ الْجَنَّۃِ اَجِدُہٗ دُوْنَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَہُمْ حَتّٰی قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِیْ جَسَدِہٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَیْنِ ضَرْبَۃٍ وَّطَعْنَۃٍ وَّرَمْیَۃٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُہٗ عَمَّتِیْ الرُّبَیِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِیْ اِلَّا بِبَنَانِہٖ وَنَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْہُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا قَالَ فَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہَا نَزَلَتْ فِیْہِ وَفِیْ اَصْحَابِہٖ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بہی نام انس تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار گذرا اور اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالٰی دوسری کوئی لڑائی مین مجہے آپکے ساتھہ کرے گا تو اللہ تعالٰی دیکہے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈرے اس کے سوا اور کچہ کہنے سے (یعنے اور کچہ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید نہ ہو سکے

اور جھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ اون کے سامنے آئے اور اُنھوں نے کہا اے انس ابو عمرو (کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) کہاں جاتے ہو اونہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف سے مجھے آرہی ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تھے تلوار اور برچھی اور تیر کے اون کی بہن بیٹے میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر اون کی پوریں انگلیوں کی دیکھکر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے وہ مرد جنھوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے اون کے اور اُن کے ساتھیوں کے باب میں اور یہ

باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے

عن اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا رتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے

عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے

عن

اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَۃً
تذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا
سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ غَضَبًا وَّ یُقَاتِلُ
حَمِیَّۃً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْہِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیْہِ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ
کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ مین لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصے
سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری مین پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور سر جو سے اٹھایا کہ وہ کھڑا ہوا اور آپ
بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر
اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ مین ہے **بَابُ** مَنْ قَاتَلَ لِلرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ اِسْتَحَقَّ
النَّارَ جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ
النَّاسُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ نَائِلُ اَھْلِ الشَّامِ اَیُّھَا الشَّیْخُ حَدِّثْنِیْ حَدِیْثًا
سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَیْہِ رَجُلٌ اُسْتُشْھِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اُسْتُشْھِدْتُّ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ
یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
وَعَلَّمَہٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ
وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَاْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَّقَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ
وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ
فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْھَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْھَا لَکَ قَالَ
کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ ھُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ
اُلْقِیَ فِی النَّارِ **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو نائل نے کہا جو شام والون مین سے تھا نائل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اسکا باپ صحابی تھا اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید
ہوا جب اوسکو اللہ تعالی کے پاس لاوینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلاویگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی
پوچھے گا تو نے اسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا میں لڑا تیری راہ میں یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے
فرماوے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اسلیے کہ لوگ کہا کہیں تو بہادر ہے بہا کہا گیا پھر حکم ہوگا اوسکو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے
جہنم میں ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا اوسکو اللہ
تعالے کے پاس لاوین گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اس کے
لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالی فرماوے گا تو جھوٹ بولتا
ہے تو نے اسلیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں قرآن اسلیے پڑھا تھا کہ لوگ تجھے کہیں تجھکو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم
ہوگا اوسکو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالدین گے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا
تھا اور ہر قسم کے مال دیے تھے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتیں دکھلاویگا
وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچھے گا تو نے اوس کے لیے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے
کی جس میں تو خرچنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے اسلیے خرچا
کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہدیا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچکر جہنم میں ڈالدین گے ف توجہاد اور علم اور صدقہ اور
تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہوجاوین گی اسلیے بجاوے ریا اور نمایش کے کیا بری بلا ہے
سب محنت اور مشقت اکارت کردیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے چھوٹا
ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض
اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ انکو فاسق یا فاجر
سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتی وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ انکو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے
ہیں خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے
کیا جاوے تو بھی بے ثواب نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود
ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو

مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت
چھپا کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو بھی داہنی ہاتھہ کی خبر نہ ہو **عن** سلیمان
ابن یسار قال تفرج الناس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ نائل الشامی
واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
بیان قدر ثواب من غزا فغلم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کما وے اوسکا ثواب
اوس کے برابر ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کما وے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون
الغنیمۃ الا عجلوا ثلثی اجرہم من الاخرۃ ویبقی لہم الثلث وان لم یصیبوا غنیمۃ
تم لہم اجرہم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو لشکر ٹڑی اللہ کی راہ مین اور لوٹ کا مال کما وے اوسکو دو حصے ثواب کے دنیا مین مل گئے اب آخرت
مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کما وے تو پورا ثواب آخرت مین ملیگا **عن** عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ
او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او
سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو
آخرت کے ثوابین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھہ آوے اور نقصان
اوٹھاوے (یعنے جنمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرین تو اون کا ثواب
بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل
ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اوسکے خلاف
کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **باب** قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ ہر عمل کا ثواب نیت
سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى
مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اُسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے ف اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس نام تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علما نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابون مین اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی
کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحیے بن سعید انصاری کے البتہ یحیی سے یہ حدیث بہت اور دو
سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحیی سے نقل کیا اور اسلیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر
نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیون کہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحیے اور محمد اور علقمہ جمہور علما نے
کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسیصورت مین معتبر ہونگے جب ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہونگے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کے دور ہونے مین نیت شرط نہین ہے انتہے
مختصرا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باب اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف جدثنا عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اسکو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کے اور نیت جہاد کے اوسکی پرائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک نری ای ذلک کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **فہم** اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھے رہتے ہین ایسا ہی اسنے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے **باب** ثواب من حبسہ من الغزو مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کرسکے بیماری یا عذر سے اسکا ثواب **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ
مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھہ ہین (یعنے انکو وہی
ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھہ نہ آسکے **عن** انس
بھذا الاسناد غیر ان فی حدیثہ وکیع الا شرکوکم فی الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **باب** فضل الغزو فی البحر و ریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس
ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام
حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی
عنہ فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی
رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما
یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج
ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ شک اسحاق ایہما قال قالت فقلت یا رسول اللہ
ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع رأسہ فنام ثم استیقظ وہو یضحک قالت
فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما
قال فی الاولی قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من
الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتہا
حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تہین یعنے رضاعی خالہ یا
آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کی نکاح مین تہین
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کہانا کہلایا پھر بیٹہین آپ کے
سر کی جوئین دیکہنے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچہا
کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی
راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے تہے جیسے بادشاہ تخت پر چڑہتے ہین یا بادشاہ
کیطرح تخت پر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجہکو بہی اون مین سے

کرکے آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سے پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستی ہیں آپ نے فرمایا
چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا
میں نے کہا یارسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے اللہ تعالی مجکو بھی اُن لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں
میں سے ہوچکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کردیا) اور جانور سے گر کر مرگئیں جب دریا سے نکلیں

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے نکلتا ہے کہ جورُو کا مارنا جائز ہے اسیطرح محرم کا سر جھونا اس
کے ساتھ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے مذکور ہیں **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا میں جہاد کرینگے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہینگی اور اُن کے ساتھ شہید ہونگی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں ہوا
معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اسحدیث
سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہوسکتے ہیں انتہے مختصرا **عن** اُمِّ حَرَامٍ قَالَتْ
هِيَ خَالَةُ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ
أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتِ
مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ
اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَازَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَهَا
فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس میں
یہ ہے کہ اون سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد اوس کے اور لوگوں نے جہاد کیا
سمندر میں عبادہ اُن کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوسپر چڑھیں لیکن
اوس نے گرادیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ مَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا

اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ اَلْاَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ

حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا

اور انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک دفعہ مجھ پر ہنستے ہوئے جاگے تو آپ ہنستے تھے میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے

اس بحر اخضر پر پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

خَالَةَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ

ابْنِ اَبِيْ حَلِيْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ الرِّبَاطِ وَالتَّهْجِيْلِ

لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی راہ میں چوکی پہرہ دینے کی فضیلت **عَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ

وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ **ترجمہ**

سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن

رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بھر روزہ رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاویگا تو اسکا یہ

کام برابر جاری رہیگا (یعنے اسکا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جاویگا یہ خاص

ہے اس عمل سے) اور اسکا رزق جاری ہو جاویگا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے

فتنہ سے **عَنْ** سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ

عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** بَيَانِ الشُّهَدَاءِ شہیدوں کا

بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلٰى طَرِيْقٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک شخص جا رہا تھا اوس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی تو ہٹا دی اللہ تعالیٰ نے اسکا بدلہ دیا اور

اور اسکو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (دبا یعنے جو مرض عام ہو جاوے اس زمانہ میں

طاعون کی دست سی ہوتا ہے) سے مرے پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا) سے جو پانی مین ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اسکی راہ مین مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثون مین مذکور ہین جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو عورت زچگی کے عارضے مین مرے جو مرد اپنے مال بچانے مین مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچون بی بی کے بچانے مین مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت مین انکو ثواب شہید ملیگا لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالی کی راہ مین جو شہید ہو اسکو غسل نہین دیتے اور اسکا بیان کتاب الایمان مین گذرا **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّھِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُھَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ اَبُوْ مِقْسَمٍ اَشْھَدُ عَلٰی اَبِیْکَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہون نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالی کی راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت مین بہت کم شہید ہون گے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہین آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ مین مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالی کی راہ مین مر جاوے (مثلا حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) مین مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عن** سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ سُھَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْھَدُ عَلٰی اَبِیْکَ اَنَّہٗ ذَکَرَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَھُوَ شَھِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَذَا دَفِیْرِ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمَ مَاتَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ لکل مسلم **ترجمہ** حفصہ
بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھ سے پوچھا یحیے بن ابی عمرہ کس عارضے
مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت
ہے ہر مسلمان کے لیے **ف** میرے تینون بہائیون نے یعنے مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی
بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد
مین طاعون سے انتقال کیا مطعون نہی مرے مبطون بہی اللہ تعالی انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے
اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بہائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑہین وہ سب ہم چارون بہائیون کو
اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین **عن** عاصم فی ھذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ**
وہی جواد پر گذرا **باب** فضل الرمی **تیر مارنے کا ثواب** **عن** عقبۃ بن عامر
رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر
یقول واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تہے اللہ تعالی
فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور
سے مراد تیر اندازی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکہنے کی
فضیلت احدیث سے نکلتی ہے اور سپہ گری کا لباس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتیار کی مشق کو اور گہوڑے کی
سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم ارضون یکفیکم
اللہ فلا یعجز احدکم ان یلہو بأسھمہ **ترجمہ** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے چند زمین کی ملک تمہارے
ہاتہہ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے ہر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کہیل نہ چہوڑے (یعنے
تیر نشانہ پر لگانا سیکہے) **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جواد پر گذرا **عن** عبد الرحمن بن شماسۃ ان فقیما اللخمی
قال لعقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ تختلف بین ھذین الغرضین وانت کبیر

يَقُوْلُ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ
قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ النَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان
دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تمہیں مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک
بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ
سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے
نہیں ہے یا گنہگار ہے **باب** قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي
ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا **عن** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ
خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ
ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری
امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے
(یعنے قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے **عن** الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى
يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں
گذرا) **ف** اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ
گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں
نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب
پر یقین رکھتے ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں
اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف
نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید
اور اہلحدیث اور موحدیہ سب اونکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزارہا

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے
مصداق ہین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
بمثل حدیث مروان سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ
من المسلمین حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت اسکافرون اور مخالفون
سے مسلمانون کی قیامت ہونے تک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی
الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا
قیامت تک **عن** عمیر بن ھانی قال سمعت معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہ
علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفۃ من امتی
قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاھرون
علی الناس **ترجمہ** عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر
پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری
امت کا اللہ تعالی کی حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک
کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہین گے لوگون پر **عن** معاویۃ بن ابی سفیان
رضی اللہ تعالی عنہ ذکر حدیثا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اسمعہ روی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی منبرہ حدیثا غیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین ولا تزال عصابۃ من المسلمین
یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے بھلائی اللہ تعالی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ
دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اوپر جو اون سے

رین قیامت تک **عن** عبد الرحمن بن شماسۃ المہری قال کنت عند مسلمۃ بن مخلد وعندہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عبد اللہ لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق ھم شر من اھل الجاھلیۃ لا یدعون اللہ بشیء الا ردہ علیھم فبینا ھم علی ذلک اقبل عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ مسلمۃ یا عقبۃ اسمع ما یقول عبد اللہ فقال عقبۃ ھو اعلم واما انا فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاھرین لعدوھم لا یضرھم من خالفھم حتی تاتیھم الساعۃ وھم علی ذلک فقال عبد اللہ احال ثم یعیث اللہ ریحا ریح المسک مسھا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ ثم یبقی شرار الناس علیھم تقوم الساعۃ **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے مین مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تہا اون کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والون سے اللہ تعالیٰ سے جہات کی دعا کرین گے اللہ تعالیٰ انکو دیدے گا لوگ اوسی حال مین تہے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے اون سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے ہین عقبہ نے کہا وہ مجہ سے زیادہ جانتے ہین پر مین نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب ہوگی جو کوئی اونکا خلاف کرے گا اونکو کچہ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسیحال مین ہونگے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پہر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بہیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگیگی وہ نہ چہوڑیگی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بہی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار لیجاویگی بعد اسکے سب برے کافر لوگ رہجاوینگے اونہی پر قیامت قائم ہوگی **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہینگے یہانتک کہ قیامت قائم ہو **باب** مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنہی عن

التعریب فی الطریق جانورون کے بہلانے کا خیال کرنا سفر مین اور رات کو راستہ مین اوترنے سے ممانعت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیھا السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانھا مأوی الھوام باللیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین یعنے جبکہ موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو اونٹون کو انکا حصہ لینے دو زمین سے جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اونپر تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہوجاوین اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور ہی آتے ہین اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گذرتے ہین کچھ کھانا وغیرہ جن لینے کے لیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاؤ اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل ہڈی ہوجاوین گے اور اُن مین صرف ہڈیان رہجاوین گی مغز نہ رہے گا **باب** السفر قطعۃ من العذاب سفر ایک عذاب ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نھمتہ من وجھہ فلیعجل الی اھلہ قال نعم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کھانے اور پینے سے یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہوجاتی ہے تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کرلے تو جلد اپنے گھر کو چلا آوے **باب** کراھۃ الطروق لیلا مسافر اپنے گھر مین رات کو نہ پہنچے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ لَیْلًا وَکَانَ یَاْتِیْھِمْ غُدْوَۃً اَوْ عَشِیَّۃً

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر مین رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونیکا موقع ملے) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ لَا یَدْخُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین جب مدینہ مین آئے تو ہم اپنے گھرون کو جانے لگے آپنے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاوین گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنے بال لیوے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر مین جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والون کو خبر ہو جاوے کہ فلان شخص آج آنیوالے ہین اور ناگہان جانا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ اَحَدُکُمْ لَیْلًا فَلَا یَاْتِیَنَّ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رات کو آوے تو اپنے گھر مین گہسا نہ چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہانتک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر مین تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہون **عَنْ** سَیَّارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَۃَ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر مین ہو تو ایک ہی بیکارات کو اپنے گھر مین نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہین) **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ لَیْلًا یَتَخَوَّنُھُمْ اَوْ یَلْتَمِسُ عَثَرَاتِھِمْ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر مین آنے سے گھر والون کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس مین ایک تو گمان بد ہی جو شریعت مین منع ہی دوسری عورت کی دل شکنی کا باعث ہی اور اوس مین صدہا قباحتین ہین تیسرے خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہی **عن** سفیان لا ادری ھذا فی الحدیث ام لا یعنی ان یتخونھم او یلتمس عثراتھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکراھۃ الطروق ولم یذکر یتخونھم ویلتمس عثراتھم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین خیانت پکڑنیکا ذکر نہین ہے

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہے

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدھائے ہوئے کتون سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن علی واذکر اسم اللہ فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخرق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چھوڑتا ہون اپنے سکھلائے ہوئے کتون کو وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہین اور مین اللہ کا نام لیتا ہون اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اوس سے منفعت یعنی کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا ✤

ف آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے تو کہا جو شکار کرے مین نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوس کے ساتھ شریک نہ ہو جو دوسرے کے ساتھ نہین چھوڑا گیا تھا مین نے کہا مین معراض پھینکتا ہون اوس سے شکار مارتا ہون آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کیطرف سے) تو کھالے اوس جا نور کو اور جو پٹ لگے (عرض

مین اتوست کہا اوسکو ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑین یا دنبچہ یا کھر کرنے لگین تو بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہوًا یا عمدًا چھوڑدی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سی اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑدے عمدًا ہو یا سہوًا تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سی اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہوًا چھوڑدے تو جانور حلال ہے اور جو قصدًا چھوڑی تو حرام ہے اور اسحدیث سی یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑی شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سی ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھہ تو اگر وہ کتا بن چھوڑی شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہین اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضون نے کہا معراض وہ تیر ہی جو بغیر پہل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضون نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دونون کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال مین درست ہی اور یہ خلاف ہی احدیث کو اسیطرح ان لوگون نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گرلی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقًا درست نہین ہے جبتک اس جانور کو زندہ پاکر ذبح نہ کرین انتہے مختصرًا **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا قوم نصید بھذہ الکلاب فقال اذا ارسلت کلابک المعلمۃ وذکرت اسم اللہ علیھا فکل مما امسکن علیک وان قتلن الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسہ وان خالطھا کلاب من غیرھا فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین ان کتون سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتون کو

چھوڑے اور اسہ تعالی کا نام لیکر چھوڑے تو کہا اون جانورون مین سے جنکو وہ پکڑلین اگرچہ وہ مار ڈالین مگر جس صورت مین کتا بہی اُس جانور مین سے کہالے تو اوسکو مت کہا کیونکہ مجہو ڈر ہے کہین کتے نے اوسکو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اُس کتے کے ساتہہ اور غیر کتے شریک ہوجاوین تب بہی مت کہا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا سنن ابوداود مین یہ حدیث ہو کہ آپ نے فرمایا کہالے اوس جانور مین سے اگرچہ کتا بہی اُسے مین سے کہالے اور اس مین اختلاف ہو علمار کا شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہو اور یہی حکم ہے پرندی شکاری کا بہی لیکن سوا شافعی کے اور علمار نے اوسکا کہانا جائز کہا ہے انتہے مختصراً **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَقُتِلَ فَاِنَّہٗ وَقِیْذٌ فَلَا تَاْکُلْ وَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ فَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّہٗ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا اٰخَرَ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّہُمَا اَخَذَہٗ قَالَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہو مین نے پوچہا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کہالے اور جب پٹ لگے اور مرجاوے تو وہ وقیذ ہو (یعنے موقوذہ ہے جو پتہر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید مین حرام ہے) مت کہا اوسکو اور مین نے پوچہا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چہوڑے اسہ تعالی کا نام لیکر تو کہالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کہالے تو مت کہا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے مین نے کہا اگر مین اپنے کتے کے ساتہہ دوسرے کتے کو پاؤن اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپنے فرمایا مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو نے بسم اسہ کہی تہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَمِثْلِ ذٰلِکَ **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ

مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنْ ذَكَوْتَهُ اَخَذْتَهُ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اوسکو اور جو چوٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمیں سے کھا نہیں تو اسکو کھالے سلیم کہ اوسکی ذکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عَنْ** زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا ذَا دَخِيْلًا وَرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَهُ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کے کتے پر **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اوسے زندہ پاوے تو ذبح کر اوسکو اور جو وہ مار ڈالے اور کھا جاوے

نہین اوس مین سے تو بھی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتھہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا
اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اوسکو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پھر اگر تیرا شکار پانی پر کہیں
ایک دن تک غائب رہے بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی بھالا کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر
تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالی عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک
فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء
قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پھر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اوسکو مگر جس صورت
مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** ابی ثعلبۃ
الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب فناکل فی انیتہم وارض صید اصید بقوسی وبکلبی
بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت
انکم بارض قوم اہل کتاب فکلوا فی انیتہم فان وجدتم غیرا نیتہم فلا تاکلوا
فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما
اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم
کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب
(یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کھانا کھاتے ہین اور ہمارا ملک شکار
کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکھلائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا
ہون اس کتے سے جو سکھلایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا
مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کھاتا ہون تو اگر تم کو اور برتن مل سکین تو مت کھاؤ اون کے
برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان مین **ف** ابو داود نے کہا ابو داود کی
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہین تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملین تو اون مین کہاؤ پیو اگر نہ ملین تو دھو ڈالو
اُن کو پیر کہاؤ پیو اون مین اور یہ حدیث مخالف ہی فقہا کے قول کے جو کہتے ہین مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہی دھو ڈالنے کے بعد اوس مین کوئی کراہت نہین اگر دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہین جاتی
اسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مین وہ برتن مراد ہین جن مین سور کا گوشت پکاکرتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہین جن مین نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصرًا **عَنْ** خَيْوَةَ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ بْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يُبَيِّنْ كَمْ بَيْنَ صَيْدِ
الْقَوْسِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جاوے بعد اوس کے ملے
تو کہا اوسکو جب تک مدبودار نہ ہو **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَرْمِي صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ كُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو **عَنْ** ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فِي الصَّيْدِ **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ
الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تُنْتِنْهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ
فَدَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ایک روایت مین کتے کے شکار مین بھی ہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کہا مگر جب سڑ جاوے تو چھوڑ دے اوسکو **باب** تَحْرِيمِ اَكْلِ كُلِّ
ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ درندہ والے درندے اور ہر پنجہ
والے پرندے کی حرمت کا بیان **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ
فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ **ترجمہ** حضرت ثعلبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر درانت والے درندے

کے کہانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ لَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ عَالِمٍ اِلَّا بِالْحِجَازِ حَتّٰی حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ وَکَانَ مِنْ فُقَھَاءِ اَھْلِ الشَّامِ **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کہانے سے ابن شہاب نے کہا ہمنے یہ حدیث حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہانتک کہ مجھسے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں میں سے تھے **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَمْرٍو وَکُلُّھُمْ ذَکَرَ الْاَکْلَ اِلَّا صَالِحًا وَیُوْسُفَ فَاِنَّ حَدِیْثَھُمَا نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَکْلُہٗ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کہانا حرام ہے **عَنْ** مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ عَنِ الْحَکَمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسیطرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اباحۃ میتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا **عن** جابرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راٰمر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ قال فقلت کیف کنتم تصنعون بھا قال نمصھا کما یمص الصبی ثم نشرب علیھا من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبلہ بالماء فناکلہ قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کھیئۃ الکثیب الضخم فاتیناہ فاذا ھی دابۃ تدعی العنبر قال قال ابو عبیدۃ میتۃ ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیہ شھرا ونحن ثلاث مائۃ حتی سمنا قال ولقد رأینا نغترف من وقب عینہ بالقلال الدھن ونقتطع منہ الفدر کالثور او کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدۃ ثلاثۃ عشر رجلا فاقعدھم فی وقب عینہ واخذ ضلعا من اضلاعہ فاقامھا ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتھا وتزودنا من لحمہ وشائق فلما قدمنا المدینۃ اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال ھو رزق اخرجہ اللہ لکم فھل معکم من لحمہ شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم لوگ قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے جیسے بچہ کیا کرتا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اوسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر

وہان ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہی جس کو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پھر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوے ہین اور اللہ کی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کہا (اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ رہے
اور ہم تین سو آدمی تھے (اوسکا گوشت کھایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جابر نے کہا تم دیکھو ہم
اوس کی آنکھ کے حلقہ مین سے چربی کے گھڑے کے گھڑے بھرتے تھے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکھ کے
حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندھی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
گوشت مین سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہی وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکھتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپنے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تھا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہی اُسکا
گوشت تو ہمکو بھی کھلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بھیجا آپ نے اوسکو کھایا ف
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پھر انکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال
ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا نا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے اُسکو متبرک
سمجھا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہی اور یہ سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہی خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے ٹڈی کو حرام کہا ہے اور ٹڈی
کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کے نزدیک ٹڈی بھی درست ہی اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچھلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علمار کے نزدیک حلال ہی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل مین جو جابر
کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہی استدلال کے لائق نہین ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصرا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہم
ثلاث مائۃ وکان یؤمرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر القریش فاقمنا بالساحل نصف
شہر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابۃ یقال
لہا العنبر فاکلنا منہا نصف شہر وادہنا من ودکہا حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدۃ
ضلعا من اضلاعہ فنصبہ ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحملہ علیہ فمر
تحتہ قال وجلس فی جلم عینہ نفر قال واخرجنا من وقبۃ عینہ کذا وکذا قلۃ ودک قال و
کان مدنا جراب من تمر فکان ابو عبیدۃ یعطی کل رجل منا قبضۃ قبضۃ ثم اعطانا تمرۃ
تمرۃ فلما فنی وجدنا فقدہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو
ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور ہمان سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کھانے لگے اور اُس
لشکر کا نام بھی ہوگیا پتون کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہین اوس مین سے ہم آدھے
مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہوگئے پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی
لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر مین دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ
پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھہ کے حلقہ مین کئی آدمی بیٹھہ گئے جابر نے کہا ہم نے
اوسکی آنکھہ کے حلقہ مین سے اتنی گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھہ (اُس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک
بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم مین سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے
لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا (یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی
اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی جیش الخبط
ان رجلا اکل تلاث جزائر ثم ثلثا ثم ثلثا ثم نہاہ ابو عبیدۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی پتون کے لشکر مین ایک شخص نے ایکدن مین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین
اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا (اونٹون کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہین اونٹ تمام ہوجاوین اور

جہاد مین خلل واقع ہوم **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تہا۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ ثلاث مائۃ وامر علیہم ابا عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ فنفینا زادہم فجمع ابو عبیدۃ کل زادہم فی مزود فکان یقوتنا حتی کان یصیبنا کلنا یوم تمرۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیون کا اور اُن کا سردار ابو عبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہوگیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان مین اکہٹا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کہجور دیا کرتے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ انا فیہم الی سیف البحر وساق وا جمیعا بقیۃ الحدیث کنحو حدیث عمرو بن دینار وابی الزبیر غیر انہ فی حدیث وھب بن کیسان فاکل منہا الجیش ثمانی عشرۃ لیلۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا مین بہی اوس مین تہا سمندر کے کنارے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ لوگون نے اٹہارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کہایا **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا الی ارض جہینۃ واستعمل علیہم رجلا وساق الحدیث بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ** بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے **ف** جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہین ہے اور مالک کے تین قول مین سب مین مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصرا) **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتون کے ساتہہ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہون کے گوشت سے **عن** الزہری بہذا الاسناد وفی حدیث یونس وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

ابی ثعلبۃ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ **ترجمہ** ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الحمار الاھلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی **عن** الشیبانی قال سألت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن لحوم الحمر الاھلیۃ فقال اصابتنا مجاعۃ یوم خیبر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجۃ من المدینۃ فنحرناھا فان قدورنا لتغلی اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شیئا فقلت حرمتھا تحریم ماذا قال نحسۃ ثنا بقیا فقلنا حرمھا البتۃ او رجسھا من اعمال ابھا کم تخمس **ترجمہ** شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیے تھے پھر ہم نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا اتنے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیاں اوندھا دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا یہ بات ہمنے آپس میں کہی بعضوں نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہیں نکلا تھا (یعنے تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا) **عن** سلیمان الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اصابتنا مجاعۃ لیالی خیبر قال فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاھلیۃ فانتحرناھا فلما غلت بھا القدور

نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفِئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَھٰی عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نَھٰی عَنْھَا اَلْبَتَّۃَ **ترجمہ** سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں اُبلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا اوندھا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اسلیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آنحضرت نے اسکو حرام کر دیا **عَنِ** الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاھَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ **ترجمہ** براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے گدھوں کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفِئُوا الْقُدُوْرَ **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیوں کو **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نُھِیْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِیَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ بِنَیْئِھَا وَنَضِیْجِھَا ثُمَّ لَمْ یَاْمُرْنَا بِاَکْلِھَا **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینکدینے کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا ہمکو اوس کے کھانیکا **عَنْ** عَاصِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی ہے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَا اَدْرِیْ اِنَّمَا نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ کَانَ حَمُوْلَۃَ النَّاسِ کَرِھَ اَنْ تَذْھَبَ حُمُوْلَتُھُمْ اَوْ حَرَّمَہٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع کیا گدھون کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام مین آتے ہین تو برا جانا آپ نے اور نہی فرمایا حرام کیا خیبر کے دن نبی کے گدھون کا گوشت **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر ثم ان اللہ نفلھا علیھم فلما امسی الناس لیلۃ التی فتحت علیھم اوقدوا نیرانا کثیرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی الحمر قال علی ای لحم قالوا علی لحم حمر انسیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوھا واکسروھا فقال رجل یا رسول اللہ او نھریقھا ونغسلھا قال او ذاک **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کے طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کردیا خیبر کو جسدن فتح ہوا اوس کے شام کو لوگون نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہین اور کیا چیز پکاتے ہین لوگون نے عرض کیا گوشت پکاتے ہین آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگون نے کہا بستی کے گدھون کا آپ نے فرمایا گوشت بہادو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص بولا کہ گوشت بہادین اور ہانڈیان دھوڈالین آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** یزید بن ابی عبید بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اصبنا حمرا خارجا من القریۃ فطبخنا منھا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عنھا فانھا رجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیھا وانھا لتفور بما فیھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤن سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے اون کو پکڑا پھر اُن کا گوشت پکایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار رہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اُسکا رسول دونون تم کو منع کرتے ہین گدھون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اُسکا کہانا پھر سب ہانڈیان اولٹی گئین اور گوشت اونمین اوبل رہا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم خیبر جاع الناس فقال یا رسول اللہ اصبنا الحمر فاکلت الحمر ثم جاع الناس فقال یا رسول اللہ اُفنیت الحمر وامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا طلحۃ فنادی ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عن لحوم الحمر فانھا رجس او نجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدھے کھا لیے گئے پھر دوسرا آیا اور بولا گدھے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدھون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین ۔ انس رضے اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہانڈیان اوٹی گئین **باب** اباحۃ اکل لحم الخیل گھوڑون کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کا گوشت کھانے کی **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر الوحش ونھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمار الاھلی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کھایا اور منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے **عن** ابن جریج بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ **ترجمہ** اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر اسکا گوشت کھایا **عن** ھشام بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الضب گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنے سوسمار کا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الضب فقال لست اٰکلہ ولا احرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گوہ کا گوشت آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کھاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک مین نہین ہوتا تھا تو آپ کو اوس سے کراہت ہوئی حدیث دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہا یا آپکے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سپر اجماع ہے مسلمانون کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے
کہ اونہون نے مکروہ کہا ترجمہ وی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کہانے کو آپ نے فرمایا
نہین اوسکو کہانا ہون نہ حرام کہتا ہون عن ابن عمر قال سئل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا اکلہ ولا احرمہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے عن عبید اللہ بمثلہ فی ھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمعنی حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی لم یاکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامۃ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیھم سعد فاتوا بالجحر ضب فنادت امراۃ من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب تھے اون مین سعد بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیون مین سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے صحابہ سے
فرمایا تم کہاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہانا نہین ہے رینے مجھے اوس کے کہانیکا اتفاق نہین ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے عن توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارایت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر ھذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھم سعد
بمثل حدیث معاذ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ
اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اودھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانیوالے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میری ملک میں
نہ تھا اسوجہ سے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا میں نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ
رہے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ
عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدَّمَتْ بِهٖ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَقَلَّ مَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ
وَيُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ
الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ فَقُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ
ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجدی سے پھیرا گوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سامنے کہا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کھانا کہا جاوے اور آپ نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کھانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کیطرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہدیا جو آپکے سامنے لائی تھیں وہ گھنہی لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میری ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پھر میں نے اوسکو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے تو نہیں منع کیا مجکو **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخبرہ ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی خالتہ فقدم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم ضب جاءت بہ ام حفید بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا من نجد فی کانت تحت رجل من بنی جعفر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل شیئا حتی یعلم ما ھو ثم ذکر بمثل حدیث یونس وزاد فی اخر الحدیث وحدثہ ابن الاصم عن میمونۃ وکان فی حجرھا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اوسی طرح **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بضبین مشویین بمثل حدیثھم ولم یذکر یزید بن الاصم عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی بیت میمونۃ وعندہ خالد الولید بلحم ضب فذکر بعض حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اھدت خالتی ام حفید

رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل
من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ حفیدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ دسترخوان پر نہ کھایا جاتا **عن** یزید بن الاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال دعانا عروس بالمدینۃ فقرب الینا ثلاثۃ عشر ضبا فاکل وترک فقیل
لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرتہ فاکت القوم حوله حتی قال
بعضهم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکله ولا انهی عنه ولا احرمه فقال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلا او محرما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما هو عند میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعنده
الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامراۃ اخری اذ قرب الیهم
خوان علیه لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت له میمونۃ نحوا
اللہ تعالیٰ عنہا انه لحم ضب فکف یده وقال هذا الحم لم اکله قط وقال لهم
کلوا فاکل منه الفضل وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمراۃ وقالت میمونۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا اکل من شیء لم یاکل منه رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے
بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے
یہ حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کیں بعضوں نے یہانتک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے یحل لہم الطیبات
ویحرم علیہم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اتنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت بھی تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کھانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت ہے یہ سنکر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مین نے کبھی نہین کھایا اور اُن لوگون سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اُس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میمونہ نے کہا مین تو وہی چیز کھاؤن گی جس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاوین گے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فابی ان یاکل منہ وقال لا ادری لعلہ من القرون التی مسخت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپنے انکار کیا اوس کے کھانے سے اور فرمایا مجھے معلوم نہین ہے یہ اون قومون مین سے ہے جو مسخ ہو گئین (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے) **عن** ابی الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال سالت جابرا عن الضب فقال لا تطعموہ وقذرہ وقال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرمہ ان اللہ عز وجل ینفع بہ غیر واحد فانما طعام عامۃ الرعاء منہ ولو کان عندی طعمتہ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچھا اونہون نے کہا مت کھاؤ اوسکو اور ناپاک سمجھا اوسکو اور کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اللہ تعالی فائدہ دیتا ہے اُس سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بھی کھاتا **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انا بارض مضبۃ فما تامرنا او فما تفتینا قال ذکر لی ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت فلم یامر ولم ینہ قال ابو سعید فلما کان بعد ذلک قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان اللہ لینفع بہ غیر واحد وانہ لطعام عامۃ ھذہ الرعاء ولو کان عندی لطعمتہ انما عافہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت ہین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپنے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پر آپنے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید رضی

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا ہے اکثر جرواہون کی اور جو میرے پاس گروہ ہوتا تو مین کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اعرابیا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فی عابط مضبۃ وانہ عامۃ طعام اھلی قال فلم یجبہ فقلنا عاودہ فعاودہ فلم یجبہ ثلاثا ثم نادادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الثالثۃ فقال یا اعرابی ان اللہ عزوجل لعن او غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسخھم دوابا یدبون فی الارض فلا ادری لعل ھذا منھا فلست اکلھا ولا انھی عنھا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کھانا ہے میرے گھر والون کا آپ نے اسکو جواب نہ دیا ہمنے کہا پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو اُنکو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے مین نہین جانتا گوہ انہین جانورون مین سے ہے یا کیا اس لیے مین اسکو نہین کھاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون **باب** اباحۃ الجراد ٹڈی کھانا درست ہے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات نأکل الجراد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کھاتے رہے **عن** ابی یعفور بھذا الاسناد قال ابو بکر فی روایتہ سبع غزوات وقال اسحاق ست وقال ابن ابی عمر ست او سبع **ترجمہ** ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسحاق نے چھ لڑائیان روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات **عن** ابی یعفور بھذا الاسناد وقال سبع غزوات **ترجمہ** وہی خبر اوپر گذری **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال مین حلال ہے خواہ ذبح کیجاوے یا نہ کیجاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کاٹنا یا اوسکو مارنا یا زندہ انکارنا دونون حلال ہی انتہے **باب** اباحۃ الاکل خرگوش حلال ہی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال مررنا فاستنجنا ارنبا بمر الظہران فسعوا علیہا فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا فبعث بورکہا وفخذیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم جارہے تھے بمقام مرالظہران (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اوسپر دوڑے لیکن تہک گئے میں دوڑا تو میں نے پکڑلیا اور ابوطلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹھہ اور دونون ران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیئے میں لیکر آیا آپنے لیلیا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیثہ یحییٰ بورکہا او فخذیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلے سے اوسکی کراہت منقول ہی اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہے **باب** اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد والعدو وکراہۃ الخذف لصید کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرورہو وہ درست ہی لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریان پھینکنا نادرست ہی **عن** ابن بریدۃ قال رای عبداللہ بن المغفل رجلا من اصحابہ یخذف فقال لہ لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او قال ینہی عن الخذف فانہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکا بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین ثم رآہ بعد ذلک یخذف فقال لہ اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او ینہی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمۃ کذا او کذا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہی عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گہٹلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکھکر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ مین رکھکر) عبداللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہی نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پھر عبداللہ نے اشکر دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح ان لوگوں کی جو جان بوجھکر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عن** کھمس بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال ابن جعفر فی حدیثہ وقال انہ لا یتکأ العدو ولا یقتل الصید ولکنہ یکسر السن ویفقأ العین وقال ابن مھدی انھا لا تنکأ العدو ولم یذکر فقأ العین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان قریبا لعبداللہ ابن مغفل خذف فنھاہ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخذف وقال انھا لا تصید صیدا ولا تنکأ عدوا ولکنھا تکسر السن وتفقأ العین قال فعاد فقال احدثک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ ثم تخذف لا اکلمک ابدا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

عن ایوب بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الامر بإحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھرے کو تیز کرنا چاہیے **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثنتان حفظتھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا

الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ ترجمہ
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے عَنْ خَالِدِ
الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ
اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھ کر مارنے سے ف اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ عَنْ
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ترجمہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اوس پر تیر چلا رہے تھے جب اون لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوس پر جو ایسا کام کرے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا او رهم یرمونه وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئة من نبلهم فلما رأوا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل هذا لعن الله من فعل هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گذرے اونہوں نے ایک پرندہ لگایا تھا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تھے اور جسکا پرندہ تھا اوس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اوس تیر کو لے لیوے جب اون لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقتل شیء من الدواب صبرا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھکر مارنے سے +

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیوں کے بیان میں +

باب وقتها قربانی کا وقت کیا ہے **عن** جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال شهدت الاضحی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلم یعد ان صلی رأی من صلوته سلم فاذا هو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاته فقال من کان ذبح اضحیته قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانها اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم الله۔ ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں پھیرا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے ✣

ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اوس کے بعد میں تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز نہ پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اوسکی نماز کے بعد درست ہے گر اوس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہیں اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اوسکی بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرہویں کی تمام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہی مختصراً **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے **عَنْ** الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيْثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحے کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالے کے نام پر کاٹے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى خَالِي أَبُوْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ **ترجمہ** براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہے) پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کھانے کے لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوئی اور وہ پاگیا مسلمانوں کی سنت کو **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ خَالَهٗ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش نہ رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقدوم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمیں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ گھر والوں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میری نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں سے اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر جو کچھ ابو بردہ نے اوسکو نیت خیر سے کیا تھا اسوجہ سے اُس میں بھی ثواب ہوا اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نکرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اوسطرح جیسے اوپر گذرا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنِيْ فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ قَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مَنَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهِ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑہی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جب تک ہم نماز نہ پڑہ لین میرے ماموں نے کہا یا رسول اسہ مین تو اپنے بیٹے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس مین تو نے جلدی کی اپنے گہر والون کے لیے اوس نے کہا یا رسول اسہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریون سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی مین گوشت کی کثرت افضل نہین
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریون سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونون قربانیون مین بہتر ہے **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما ننبدأ بہ فی یومنا ھذا نصلی ثم نرجع فننحر من
فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی
شیء وکان ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالٰی عنہ قد ذبح فقال عندی جذعۃ خیر
من مسنۃ فقال اذبحھا ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہین وہ یہ ہے کہ نماز پڑہتے ہین (عید کی
پہر گہر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہین تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گہر والون کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تہا پہر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہین **عن** البراء بن عازب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب
قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ فذکر نحو حدیثھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق ابین ھی خیر
من شاتی لحم قال فضحی بھا ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب
رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دو دہ والی (یعنے کم سن ابہی دودہ پیتی
تہی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیری بعد کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَۃَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَۃٌ قَالَ شُعْبَۃُ وَاَظُنُّہٗ قَالَ وَھِیَ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْھَا مَکَانَھَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ

ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کردہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اوس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَکُ الشَّکُّ فِیْ قَوْلِہٖ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ مُّسِنَّۃٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا یَوْمٌ یُشْتَھٰی فِیْہِ اللَّحْمُ وَذَکَرَ جِیْرَانَہٗ کَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَّقَہٗ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُھَا قَالَ فَرَخَّصَ لَہٗ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ اَبْلَغَتْ رُخْصَتُہٗ مَنْ سِوَاہُ اَمْ لَا ثُمَّ قَالَ وَاَلْفَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْکَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰی غَنَیْمَۃٍ فَتَوَزَّعُوْھَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْھَا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا میں اُسکو ذبح کروں آپ نے اُسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اور دوں کو بھی ہوئی یا نہیں پھر آپ جبکہ دو مینڈھوں پر مخاطب ہوئے اُنکو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے پھر لوگ نکلے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ

الصلوٰۃ ان یعید ذبحا ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی قال فوجد ریح لحم فنھاھم ان یذبحوا قال من کان ضحی فلیعد ثم ذکر بمثل حدیثھما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **باب** سن الاضحیۃ قربانی کی عمر کا بیان **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسری میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کے قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بہتیرے پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہی مختصرا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بالمدینۃ فتقدم رجال فنحروا وظنوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان نحر قبلہ ان یعید بنحر اخر ولا ینحروا حتی ینحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اور یہ سمجھ کر کہ آپ نے بھی قربانی کرلی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دیں اپنے یاروں کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ رہا بکری کا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسکی قربانی کر **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَّالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسپر لفظ بسم اللہ اکبر کہنا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا اون کی گردن پکڑتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانے

اور سنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندھے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی مین سفید ہی پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبلا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہی کہ ذبح کے وقت خود ہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصراً **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ قَالَ رَاَیْتُہٗ یَذْبَحُھُمَا بِیَدِہٖ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا قَالَ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ فَقَالَ لَھَا یَا عَائِشَۃُ ھَلُمِّیَ الْمُدْیَۃَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ وارلانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹھتا ہو سیاہی مین اور دیکھتا ہو سیاہی مین (سینے پاؤن اور پیٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈھا قربانی کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کرلے اوسکو پتھر سے مین نے تیز کردی پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اوسکو لٹایا پھر اوسکو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کیطرف سے اور محمد کی آل کیطرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹاوے تاکہ ذبح کرنے والے کو اسکی صورت چھری داہنے ہاتھ مین پکڑے اور بائین ہاتھ سے اوسکا سر تھامے اور اسحدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک آدمی اور اسکی گھر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہی

ایک قربانی سب گھر والون کی طرف سے کافی ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے بالخصوص اور علمانے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی انتہے

باب جواز الذبح بکل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام وذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہا دے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیست معنا مدی قال اعجل او ارنی ما انهر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر وساحدثک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة قال واصبنا نهب ابل وغنم فند منها بعیر فرماه رجل بسهم فحبسه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش فما غلبکم منها شیء فاصنعوا به هکذا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہا دے اور اسپر نام لیا جاوے اسکو کھا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر اون میں سے ایک اونٹ بھگا کیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے مارا وہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھ یہی کرو **ف** یعنی تیر برچھی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اسکو کھا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخون اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل ٹھیکری وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے (نووی مختصرا) **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفة فمر بهاغنم فاصاب غنما وابلا فعجل القوم فاغلوا بها القدور فامر بها فکفئت ثم عدل عشرا من الغنم

بِجُزْءٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے جحفہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہمکو بکری اور اور اونٹ ملے لوگوں نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنے اون کے گوشت کو کاٹکر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندھائی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیوں کو اوندھوا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہونچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے **عن** عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْكَى بِالْلِيطَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بدک نکلا ہم نے اسکو تیر سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عن** سَعِيدِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجَّلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور حکم منسوخ ہونے کا بیان **عن** أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابوعبید سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اونہوں نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً) **عَنْ** اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی ابْنِ اَزْھَرَ اَنَّہٗ شَھِدَ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَھَاکُمْ اَنْ تَاْکُلُوْا لُحُوْمَ نُسُکِکُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ فَلَا تَاْکُلُوْا **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد) تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو **عَنِ** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَاْکُلُ اَحَدُکُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِیَتِہٖ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُؤْکَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِیِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا یَاْکُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَمْرَۃَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تَقُوْلُ دَفَّ اَھْلُ اَبْیَاتٍ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ حَضْرَۃَ الْاَضْحٰی زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدَّخِرُوْا

ثلاثا ثم تصدقوا بما بقي فلما كان بعد ذلك قالوا يا رسول الله إن الناس يتخذون الأسقية
من ضحايا هم ويجملون فيها الودك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك قالوا
نهيت أن تؤكل لحوم الضحايا بعد ثلاث فقال إنما نهيتكم من أجل الدافة التي دفت
فكلوا وادخروا وتصدقوا ترجمہ عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ حدیث عمرہ سے بیان کیا انہوں
نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو
آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کردو تاکہ یہ محتاج ہوکے نہ رہیں
اور اونکو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں
بناتے تھے (اون کی کھالوں کی) اور اون میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے
یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ نہ کھانا چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا اون محتاجوں کیوجہ
سے جو اُسوقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے
معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے
صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر
یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں
کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اوس میں سے مستحب ہے واجب نہیں
ہے اور بعضے سلف سے کھانا واجب منقول ہے انتہے مختصراً **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ نہی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا وتزودوا وادخروا
ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت
تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اوس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ
ہوگئی) **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنا لا نأکل من لحوم
بدننا فوق ثلاث منی فارخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاقدم

يقطاء قال جابر حتى جئنا المدينة قال نعم ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منا میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) میں نے عطاء سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو انہوں نے کہا ہاں عن جابر بن عبد اللہ قال کنا لا نسیغ لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتزود منها ونأكل منها يعني فوق ثلاث ترجمہ جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانیکا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نتزودها الى المدينة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اهل المدينة لا تاكلوا لحم الاضاحي فوق ثلاث وقال ابن مثنى ثلاثة ايام فشكوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهم عيالا وحشما وخدما فقال كلوا واطعموا واحبسوا وادخروا قال ابن مثنى زاد عبد الاعلى ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے) گوشت رکھ چھوڑنے کی آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو اور یار کہہ چھوڑ دیا عن سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ضحى منكم فلا يصبحن في بيته بعد ثالثة شيئا فلما كان في العام المقبل قالوا يا رسول الله نفعل كما فعلنا عام اول قال لا ان ذاك عام كان الناس فيه بجهد فاردت ان تعينوا فيهم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اوس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اوس میں سے) پہلے سب خرچ کر ڈالے جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ طریحتہ
منہا حتی قدم المدینۃ **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قربانی کا ئی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکہہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک
کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے **عن** معاویۃ بن صالح بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح لحم ھذا الجزور قال فاصلحتہ
قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی تہے (غلام
آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکہہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے رہے
یہان تک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** یحیی بن حمزۃ بہذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا
توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر
علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر
پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن
لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء
فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو انکی
اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکہو جب تک چاہو اور مین
نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور ہر برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بنا و لیکن نہ پیو نشہ
لانے والی چیزون کو **ف** نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ حدیثون کا بیان ہے اور
نسخ کبہی اسیطرح معلوم ہوتا ہے کبہی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہر اتھے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم فذکر بمعنی حدیث اُبی سفیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الفرع والعتیرۃ فرع اور عتیرہ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان یُنتج لہم فیذبحونہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے **ف** اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول ماہ مین کرتے تھے اُسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہوجاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو موقوف کردیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے **باب** ثم من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وھو یرید التضحیۃ ان لا یاخذ من شعرہ واظفارہ شیئا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذبیحہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتراوے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا قیل لسفیان فان بعضہم لا یرفعہ قال لکنی ارفعہ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا مہینہ آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اسحدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اسکو حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسحدیث پر ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

ہلال سے دو روایتیں ہیں اسے مختصراً **عن** اُمِّ سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رفعہ قال اذا دخل العشر وعندہ اضحیۃ یرید ان یضحی فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دسواں آجاوے اور قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عن** اُمِّ سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم ھلال ذی الحجۃ وارادا حدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون یوں ہی رہنے دے **عن** عمر او عمرو بن مسلم بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتی یضحی **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذیحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عن** عمرو بن مسلم بن عمار اللیثی قال کنا فی الحمام قبیل الاضحی فاطلی فیہ ناس فقال بعض اھل الحمام ان سعید بن المسیب یکرہ ھذا او ینھی عنہ فاتیت سعید بن المسیب فذکرت ذلک لہ فقال یا ابن اخی ھذا حدیث قد نسی وترک حدثتنی ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث معاذ عن محمد بن عمرو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید اضحے سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میری یہ تحدیث کا مضمون ہے جسکو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عن** اُمِّ سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ وذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیثھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ ولعن فاعلہ جو اللہ تعالیٰ

اون چیزون کے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہے انتہے **عن** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سُفْیَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَۃِ فرع اور عتیرہ کا بیان **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانَ یُنْتَجُ لَھُمْ فَیَذْبَحُوْنَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے **ف** اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول ماہ مین کرتے تھے اسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہوجاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ دونون جاہلیت کی رسمین تھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کردیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے **باب** ثُمَّ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِ عَشْرُ ذِی الْحِجَّۃِ وَھُوَ مُرِیْدُ التَّضْحِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِہٖ اَوْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذبیحہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتراوے **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا قِیْلَ لِسُفْیَانَ فَاِنَّ بَعْضَھُمْ لَا یَرْفَعُہٗ قَالَ لٰکِنِّیْ اَرْفَعُہٗ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا چاند آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اسحدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اسکو حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسحدیث پر ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد و اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہین ہے اور

مالک سے دو روایتیں ہیں اسے مختصراً **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا رَفَعَهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهٗ اُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يُقَلِّمَنَّ ظُفُرًا **ترجمہ** حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی حجہ کا دسواں آجاوے اور قربانی کرنا ہو جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون تراشے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ **ترجمہ** ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون یوں ہی رہنے دے **عَنْ** عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی حجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى فَاطَّلَى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا وَنُهِيَ عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو **ترجمہ** عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید اضحے سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میری یہ حدیث کا مضمون ہے جسکو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ جو اللہ تعالیٰ کے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے **عن** ابی الطفیل عامر بن واثلۃ
قال کنت عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ رجل فقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسرّ الیک قال
فغضب وقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسرّ الیّ شیئا یکتمہ الناس غیر انہ قد حدثنی بکلمات اربع
قال فقال ما ھن یا امیر المومنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح
لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ من غیّر منار الارض **ترجمہ** ابو الطفیل
عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے
اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو **ف** کیوں کہ آپ
پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو
سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو ہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے
اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام
آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپ نے مجھسے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اسے
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ
اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر
جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث
کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے
کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے
پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں
سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے ان کی
حرمت کا فتوی دیا ہے کیونکہ وہ مما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ اون

جانورون کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی
وجہ نہین مترجم کہتا ہے کہ رافضی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اللہ کی تعظیم ہو
بلکہ ذبح اللہ تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور
حرام ہوگا گو اوسپر اللہ تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمین دونون فریقین کیطرف سے جدا جدا رسالے
مرتب ہوئے ہین اور احتیاط یہ ہی کہ ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو
اوسپر کاٹتے وقت اللہ تعالی کا نام لیا جاوے **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہٗ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَہُ
النَّاسَ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ
مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہی ہمنے حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہون نے
کہا آپنے کوئی بات مجھی پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپسے سنا آپ فرماتے
تھے لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے
اوسپر جو چکہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی
اللہ تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو کیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ قَالَ مَا
خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ
سَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ
سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطفیل
سے روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی بات سے اونہون نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون سے نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین میری
جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہون نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالے
نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالی نے اوسپر
جو زمین کی نشانی چرا دے اور لعنت کی اللہ تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اللہ تعالیٰ نے اوس پر جو جائے دیوے بدعتی کو (یعنے بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اوسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنے دین مین نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے)

کتاب الاشربۃ

کتاب شرابون کے بیان مین

باب تحریم الخمر خمر کی حرمت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصبت شارفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغنم یوم بدر وقد اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شارفا اخری فانختهما یوما ما عند باب رجل من الانصار وانا ارید ان احمل علیهما اذخرا لابیعه ومعی صائغ من بنی قینقاع فاستعین به علی ولیمة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنها وحمزة بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنه یشرب فی ذلک البیت معه قینة تغنیه فقالت الا یا حمز للشرف النواء فثار الیهما حمزة بالسیف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اکبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علی فنظرت الی منظر افظعنی فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعنده زید بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زید وانطلقت معه فدخل علی حمزة فتغیظ علیه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبید لابائی فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقهقر حتی خرج عنهم

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مین نے اون دونون کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ اونپر اذخر (ایک گھاس ہے جو شہد اور) لادکر لاؤن اوبیچون اور میرے ساتھہ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) مین سے اور مجھہ پر ولیمہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھہ جو مین نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہین کیا

تہا پس میرا قصد یہ تہا کہ اذخر لاکر بیچکر کچہ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کروں) اور اُسی گہر مین (جس کے دروازے پر مین اونٹنیان بٹہا گیا تہا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہدا رضی اللہ تعالی عنہ) شراب پی رہے تہے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا) اون کے پاس ایک لونڈی بہی جو گا رہی تہی آخر اُس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النوار ف وھُنَّ مُعقلاتٌ بالفناءِ + مَتع الشکین فی اللبانِ تمنا وَضِرِّحصنٌ حمزۃُ بالثمادِ + ویحجل من اطائہا لتربِ + تدیدن حلبنج او شوارِ یہ اشعار ہین اُنکا ترجمہ نظم ہین یہ ہے نظم چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بندہی ہین صحن ہین جو سب ایک جا چلا اُن کی گردن پہ جلدی چہرا ملا اُن کو تو خون ہین اور لتا بنا اون کے ٹکڑون سے عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا ف یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اونپر دوڑے اور اُنکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکہین پہاڑ ڈالین پہر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بہی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے اور لے گئے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکہین پہاڑ ڈالنا اُنکا گوشت کہا لینا اُن مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح تہا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب رہ گئی باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوئے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیے پہر اوسکی عقل جاتی رہی یا سر کہ سمجہکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی کام گناہ کا کر بیٹہے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کردیا ہو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کردیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور یہ اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کردے تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تہے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تہے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پر گناہ نہین ہوا کیونکہ وہ نشہ کے حالت مین تہے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہے مختصرا ف حضرت علی نے

کہا میں نے جو یہ حال دیکھا اپنے اونٹوں کا مجھ پر لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے
پاس زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے میں بھی آپ کے ساتھ چلا یہاں تک
کہ حمزہ پاس پہونچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کہ میرے باپ دادوں کے
غلام ہو **ف** یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علی اور زید کو دیکھکر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلام تھے اور حضرت علی حمزہ کے چھوٹے اور بچے کیطرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور یہ خطاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھا اور اگر آپ کیطرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات اون سے نکل گئی اور ایسی حالت
میں نکلیف نہیں ہوتی علاوہ اوس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت
کے بزرگ تھے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور
عبدالمطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے **ف** یہ سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اولٹے پاؤں پھر یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشہ میں ہیں اور ایسی حالت
میں وہاں ٹھیرنا مناسب نہ تھا) **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر
گذری **عن** حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فنأتی باذخر اردت ان ابیعہ من
من الصواغین فاستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب
والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار وجمعت حین
جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتھما وبقرت خواصرھما واخذ من
اکبادھما فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر منھما فلت من فعل ھذا قالوا فعلہ
حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو فی ھذا البیت فی شرب من الانصار
عندہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائھا الا یا حمز للشرف النواء فقام حمزۃ بالسیف
فاجب اسنمتھما وبقر خواصرھما واخذ من اکبادھما فقال علی فانطلقت حتی ادخل
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم رأی حمزۃ الذی لقیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک قلت یا رسول
اللہ واللہ ما رأیت کالیوم قط عدا حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ناقتی فاجتب اسنمتھا
وبقر خواصرھما وھا ھو ذا فی بیت معہ شرب قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برداۂ فارتداہ ثم انطلق یمشی فاتبعتہ انا وزید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی
جاء الباب الذی فیہ حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاستاذن فاذنوا لہ فاذا ھو شرب
فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوم حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیما فعل فاذا حمزۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمرۃ عیناہ فنظر حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم صعد النظر الی رکبتیہ ثم صعد النظر فنظر الی سرتہ ثم صعد
النظر فنظر الی وجھہ فقال حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھل انتم الا عبید لابی فعرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ثمل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
عقبیہ القھقری وخرج وخرجنا معہ **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی بخشدی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحب نے اوسی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو
میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ملکر اذخر لادیں اور سناروں
کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکھٹا
کر رہا تھا بالان رکھا میں رسیاں اور وہ دونوں بیٹھی تھیں ایک انصاری کی کوٹھری کے پاس وجس
وقت میں یہ سامان جو اکھٹا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹے ہوئے
ہیں اور اُن کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں مجھسے یہ دیکھکر رہا نہ گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں یعنی
میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق میں جو تقصیر
ہوئی اوس خیال سے تھا میں نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر
میں ہیں انصار کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں اون کے سامنے ایک گانے والی نے
گایا اور اون کے ساتھیوں نے گانے میں یہ کہا اے حمزہ اوٹھو ان موٹی اونٹنیوں کو لے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اوٹھے اور اونکی کوہان کاٹ لیے اور کوکھین پھاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی نے کہا یہ کہکر مین چلا اور رسول اسہ صلعم اسہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپنے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے عرض کیا یارسول اسہ تمکی آجکا سا دن مین نے کبھی نہین دیکہا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لیے کوکھین پھاڑ ڈالین اور وہ اس گہر مین ہین چند شرابیون کے ساتہہ یہ سنکر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اوسکو اوڑہا پھر چلے پیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچھے تھے یہانتک کہ آپ اُس دروازے پر آئے جہان حمزہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکہا تو وہ شراب پیے ہوئے ہین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اسلام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکہین سرخ تہین (نشے سے) اونہون نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو دیکہا پھر آپکے گھٹنون کو دیکہا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکہا پھر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکہا پھر کہا تم ہو کیا میری باپ دادون کے غلام ہو تب رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اوٹھے پاؤن پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابو طلحہ کے گہر مین اور اُنکا شراب نہین تہا مگر گدر کہجور یا خشک کہجور کا ایک ہی ایکا سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکہہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہو شراب حرام ہو گیا ہے پھر تمام مدینہ کے راستون مین یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجھسے کہا اوٹھہ اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے) مین نے بہادیا تب بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہے (یعنے وہ پی چکے تھے حرمت

سے پہلے) اوسپر یہ آیت اوتری لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اخیر تک **ف** یعنی جو لوگ ایماندار ہین اور نیک کام کرچکے ہین اُنپر کچھ گناہ نہین اُسکا جو کہا چکے جب آیندہ سے پرہیز کرین اور ایمان دار رہین اور نیک کام کرین نووی نے کہا امام مسلم نے اسمقام پر چن حدیثون کو ذکر کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمین نشہ ہو حرام ہین اور اون سب کو خمر کہتے ہین خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہین اور خمر مین ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہین کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بھگویا کچا پتہ رب لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزون کا درست ہے جبتک اوسمین نشہ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے رچب پکا کر دو تہائی غائب کردین اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تھوڑا پکالین اور بن پکائے انگور کا حرام ہے پر اوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ خلاف علماء کا اُس شراب مین ہے جس مین نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہے مختصراً **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَیْرَ فَضِیْخِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِیْخَ اِنِّیْ لَقَآئِمٌ اَسْقِیْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِنَا اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ یَا اَنَسُ اِرْقُ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَاَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگون نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اوسے توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین یہانتک کہ جھاگ مارے اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور مین کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تھا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خبر پہنچی ہمنے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہاوے ان مٹکون کو پھر کبھی اُنہون نے شراب نہین پیا نہ اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ عَلَی الْحَیِّ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ اَسْقِیْهِمْ مِنْ فَضِیْخٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اِكْفَاهَا يَا اَنَسُ فَكَفَاهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ
بُسْرٌ وَتَمْرٌ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ
قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلے کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا
تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگئی انہوں نے کہا بہا دو شراب کو اے انس میں نے
بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کا ہیکا تھا انہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا
ابوبکر بن انس نے کہا ان دونوں خمر اذکا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس
نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عَنِ** الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا عَلٰی الْحَیِّ اَسْقِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهٗ
قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ
اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ
بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِیَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ يَقُوْلُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا
طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فِیْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاكْفَاهَا نَاهَا يَوْمَئِذٍ اَنَّهَا الْخَلِيْطُ
الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْخَلِيْطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور
ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر
آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگئی یہ سنتے ہی سب نے شراب کو بہا دیا اور وہ شراب
گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر انکا یہی تھا
خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ
لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مِنْ مَزَادَةٍ فِيْهَا خَلِيْطٌ

بسر وتمر یکجا حدیث سعید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یخلط التمر والزھو ثم یشرب
وان ذلک کان خمورھم یوم حرمت الخمر ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اوسکو پینے سے اور اس شراب
انہ لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال
کنت اسقی ابا عبیدۃ بن الجراح وابا طلحۃ وابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرابا
من فضیخ وتمر فاتاھم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحۃ یا انس قم الی
ھذہ الجرۃ فاکسرھا فقمت الی مھراس لنا فضربتھا بأسفلہ حتی تکسرت ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب
پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھو
اور یہ گھڑا پھوڑ ڈالو میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا **عن** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لقد انزل اللہ الآیۃ التی حرم اللہ فیھا الخمر وما
بالمدینۃ شراب یشرب الا من تمر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جسمیں شراب کو حرام کیا اور اسوقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا
ہو سوا کھجور کے **باب** تحریم تخلیل الخمر شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے **عن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنالیویں آپ نے فرمایا نہیں **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں
اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک
ہے (انتہے مختصرا) **باب** تحریم التداوی بالخمر وبیان انھا لیست
بدواء شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے **عن** طارق بن سوید الجعفی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنھاہ او کرہ ان یصنعھا
فقال انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء ترجمہ طارق بن سوید جعفی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپنے منع کیا یا ناپسند کیا اوس نے بنانے کو وہ بولا مین دوا کے لیے بناتا ہون آپنے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کیحالت مین لیکن اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوسکو اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب سے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ **باب** بیان اَنَّ جَمِیْعَ مَا یُنْبَذُ مِمَّا یُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ یُسَمّٰی خَمْرًا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ اَلْکَرْمَۃِ وَالنَّخْلَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ کُرَیْبٍ اَلْکَرْمِ وَالنَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے **باب** کَرَاھَۃِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ مَخْلُوْطَیْنِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّخْلَطَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ
الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے
کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَ
التَّمْرِ نَبِيْذًا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ
الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے
سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَ
الْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
نَّخْلِطَ الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا
اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ لِيُسْرًا فَرْدًا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے
یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ
نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ نَبِيْذًا فَلْيَكُنْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگو گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگو دا نگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگو و ہر ایک کو **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الرُّطَبُ وَالزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِيَنْتَبِذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشٍ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ **أَنَا** خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے کھجور جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے انکو کھجور اور انگور کو خلیط سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے منع کر گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقی کا ملا کر بھگونا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ

والنقیر وبیان نسخہ مرتبان اور تونبے مسبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت
اور اسکی منسوخی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الدباء والمزفت ان یُنبذ فیہ **ترجمہ** حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) مین نبیذ بنانے سے **فائدہ**
احادیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند
مدت تک جن برتنون مین شراب بنتا تھا آپ نے اون مین نبیذ بنانا ہی منع کردیا اس خیال سے
کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہوجاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی **عن** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت
ان یُنبذ فیہ قال واخبرہ ابو سلمۃ انہ سمع ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت ثم یقول ابو ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ واجتنبوا الحنا تم **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے
اور مرتبان مین پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنون سے **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن المزفت
والحنتم والنقیر قال قیل لابی ھریرۃ ما الحنتم قال الجرار الخضر **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی
کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کھجور کی لکڑی کا کریدکر بناتے ہین) کسی نے ابو ہریرہ سے
پوچھا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گھڑے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس انھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر والحنتم
المزادۃ المجبوبۃ ولکن اشربوا فی سقائکم واوکیہ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز
ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن سے) اور حنتم سر کٹی مشک سے **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا ختم سے اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مشکے کے ہو جاتی ہے **ق** لیکن پی اپنی چمڑے سے اوڑھ انٹ لگا اوس مین ڈاکہ کنکر وغیرہ نہ جاوے) **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت ھذا حدیث حریز فی حدیث عیثر وشعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن مین نبیذ بنانے سے **عن** ابراھیم قال قلت للاسود ھل سألت ام المؤمنین عما کرہ ان ینتبذ فیہ قال نعم قلت یا ام المؤمنین اخبرینی عن ما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ فیہ قالت نھانا اھل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لہ اما ذکرت الحنتم والجر قال انما احدثک ما سمعت احدثکم ما سمع **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کن برتنون مین نبیذ بنانا مکروہ ہے اونہون نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المومنین مجھے بتلاؤ کن برتنون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہون نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور جر کا ذکر نہین کیا اونہون نے کہا مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کرون جو نہین سنا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فسألتھا عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فنھاھم ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اسحاق بن سوید بھذا الاسناد الا انہ جعل مکان المزفت المقیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر وعلیکم بشنۃ حمام وجعل مکان المقیر المزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنھی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وان تخلط البسر بالتمر **ترجمہ** ابن عباس رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابن عباس ..... قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحزاز ان یتنبذ فیہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھیلیا میں نبیذ بنانے سے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قتادۃ بھذا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ منکرم غلبہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین مین بنیے سے **عن** سعید بن جبیر قال استشھد علی ابن عمر وابن عباس انھما یشھدان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین گواہی دیتا ہون ابن عمر اور ابن عباس پر انہون نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال سالت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فقلت لا اسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مینے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ٹہلیا کی نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا کی نبیذ کو مین ابن عباس کے پاس آیا اور اُن سے کہا تم نے نہین سنا ابن عمر جو کہتے ہین اونہون نے کہا کیا کہتے ہین مین نے کہا وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے اونہون نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹہلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنی وہ ٹہلیا کے مثل ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاتبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ فسالت ماذا قال قالوا نھی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد مین خطبہ سنایا لوگون کو مین اوہ ہر چلا (خطبہ سننے کو) آپ سے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے مین نے لوگون سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا اونہون نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمثل حدیث مالک ولم یذکر فی بعض مغازیہ الا مالک واسامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ثابت قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر قال فقال قد زعم ذاک قلت انہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

زعموا ذالک ترجمہ ثابت سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹہلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اوس سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر قال نعم ثم قال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ ترجمہ طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹہلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا جاء فقال انہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹہلیا اور تونبے مین نبیذ بنانے سے اونہوں نے کہا ہاں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الجر والدباء ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹہلیا اور تونبے سے عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء رجل فقال انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال نعم ترجمہ طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹہلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے اونہوں نے کہا ہاں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر مرۃ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور لاکہی سے محارب نے کہا مین نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال داؤد قال والنقیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین نقیر کا بہی ذکر ہے عن ابن عمر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ
قَالَ انْتَبِذُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزوں میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِحَدِیْثٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَتْمَۃِ فَقُلْتُ مَا
الْخَتْمَۃُ قَالَ الْجَرَّۃُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ختمہ سے مین نے کہا ختمہ کیا ہے کہا ٹھلیا **عَنْ** زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدِّثْنِیْ بِمَا نَھَی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَۃِ بِلُغَتِکَ
وَفَسِّرْہُ لِیْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَکُمْ لُغَۃً سِوٰی لُغَتِنَا فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَنْتَمِ وَھِیَ الْجَرَّۃُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَھِیَ الْقَرْعَۃُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَھُوَ الْمُقَیَّرُ وَعَنِ النَّقِیْرِ وَھِیَ
النَّخْلَۃُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے مین نے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھسے اون شرابون کی جن سے جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان مین اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان مین کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہون نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے دردبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کر دیجاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکون مین **عَنْ** شُعْبَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ عِنْدَ ھٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَنَھَاھُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ
وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ رَظَنَنَّا اَنَّہٗ شَیْءٌ یَقَالُ لَمَّا سَمِعَہٗ یَوْمَئِذٍ مِّنِّیْ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَقَدْ کَانَ اَکْبَرَہٗ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابون کو آپنے منع کیا اُنکو تونبے اور حنتم سے مین نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے اونہون نے کہا اوسدن تو مین نے لاکہی کا لفظ عبداللہ بن عمر سے نہین سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تہے لاکہی کو وہی **عَنْ** جابرؓ و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ النَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکہی اور تونبے سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ یَجِدْ شَیْئًا یُنْتَبَذُ لَہٗ فِیْہِ یُنْبَذُ لَہٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَۃٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تہے ٹہلیا اور تونبے اور لاکہی سے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہلیا سے اور لاکہی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کڑے مین پتہر کے **عَنْ** جابرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنْتَبَذُ لَہٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَۃٍ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتہر کے کڑے مین **عَنْ** جابرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ یَجِدْ سِقَاءً نُبِذَ لَہٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَۃٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِی الزُّبَیْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک مین جب مشک نہ ملتی تو پتہر کے کڑے مین بناتے بعضون نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تہے وہ کڑا برام کا تہا یعنے پتہر کا +

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا **ترجمہ** بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب سب برتنون مین بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس مین نشہ ہو **عَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ

وَاِنَّ الظُّرُوفَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا برتنوں کے سوا کسی برتن میں پینے سے مگر برتن کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ نَا رَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپنے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو **باب** بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کے شراب کو) آپنے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے و انگریزی مین اسکو بیر کہتے ہین اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و معاذا الی الیمن فقال لھما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا او اراہ قال وتطاوعا فلما ان ولی رجع ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ان لھم شرابا من العسل یطبخ حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر عن الصلوۃ فھو حرام **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور اُن دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور اُنپر آسانی کرنا اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کہو آپنے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعھما بالیمن البتع وھو من العسل ینبذ حتی یشتد والمزر وھو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتیمہ فقال انھ عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ **ترجمہ** ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگون کو (اسلام کیطرف) اور خوش رکھو اون کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے ہے مین ایک تبع شہد کا بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جو یا جوکا ہوتا ہے اوسکو بہگوتے ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابسے وہ باتین دی تہین جنمین لفظ تھوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپنے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو بانے

رکھو نماز سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شرابٍ یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اومسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکرٍ حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اوس نے پوچھا اُس شراب کو جو پیتے ہے اوس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تھا اوسکو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسمیں نشہ ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اُسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا پسینہ جہنمیوں کا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منھا جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکرٍ خمر وکل مسکرٍ حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الاٰخرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیے گا پھر مرجاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اُسکو آخرت میں خمر نہیں ملیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکرٍ خمر وکل مسکرٍ حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے **عن** موسیٰ بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکرٍ خمر وکل خمرٍ حرام **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے **ف** یہ فصل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے اس

مین کوئی خصوصیت نہین کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ حدیث شراب اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہین نکلتی اوسکا جواب یہ ہو کہ دوسری حدیث مین صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس مین سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا حرمہا فی الاخرۃ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من شرب الخمر فی الدنیا فلم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ فلم یسقہا قیل لمالک رفعہ قال نعم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا مین شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا اور اُسکو نہ پیے گا - امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اسحدیث کو مرفوع کیا ہے انہون نے کہا ہان **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربہا فی الاخرۃ الا ان یتوب **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین خمر پیے وہ آخرت مین نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ النبیذ الذی لم یشتد ولم یصر مسکرا جس نبیذ مین تیزی نہ آئی ہو نہ اوس مین نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغد واللیلۃ الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاہ الخادم او امر بہ فہریق **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات مین نبیذ بھگو دیتے آپ اوسکو پیتے صبحکر پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوس کے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس مین تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اسر

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** یحیی البھرانی قال ذکروا النبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتبذ
لہ فی سقاء قال شعبۃ من لیلۃ الاثنین فیشربہ یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل شئ سقاہ الخادم او صبہ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہی لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پیر اپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو بلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی او یھراق **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اوسکو پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اوسکے پینے کا
(جب سکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب سکر ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینبذ لہ الزبیب فی السقاء فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثۃ شربہ
وسقاہ فان فضل شئ اھراقہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئی
جاتے مشک مین آپ اوسکو پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اوسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اوسکو بہا دیتے **عن**
یحیی النخعی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائھا والتجارۃ
فیھا فقال اسلمتم انتم قالوا نعم قال فانہ لا یصلح بیعھا ولا شراؤھا ولا التجارۃ
فیھا قال فسألوہ عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابہ فی حنات وتقیر ودباء فامرھم فھراقوا ثم امر
بسقاء فجعل فیہ زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منہ یومہ ذلک ولیلتہ
المستقبلۃ ومن الغد حتی امسی وسقی نکبا اصحابہ امر بما بقی منہ فاھریق **ترجمہ**
یحیی نخعی سے روایت ہی کچھ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو اونہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اوسکی بیع
درست ہے نہ خریدنا تجارت اوسکی پھر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پھر لوٹے تو لوگون نے آپ کے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑون مین اور چوبین تر
مین اور تونبے مین آپ نے حکمد یا وہ بہایا گیا پھر آپ نے حکمد یا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
بھر یون ہی رہا پھر صبح کو آپ نے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکمد یا وہ بہایا گیا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فسالتہا عن النبیذ فدعت جاریۃ حبشیۃ فقالت
سل ہذہ انہا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الحبشیۃ کنت انبذ
لہ فی سقاء من اللیل واوکیہ واعلقہ فاذا اصبح شربہ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچھا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی اوس نے کہا
مین آپ کے لیے مشک مین رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈانٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیا ونبذہ عشاء فیشربہ
غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بھگوتے اور ڈانٹ لگا دیتے اوس مین سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو
بھگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امراتہ یومئذ
خادمہم وہی العروس قال سہل تدرون ما سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تھی اوس دن اور وہی دولہن تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا رات کو اوس نے چند کھجورین بھگو دین تھین ایک کٹورے مین جب آپ کھانا کھا چکے
تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوسدن کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** یحیی البھرانی قال ذکروا النبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُنبذ
لہ فی سقاء فقال شعبۃ من لیلۃ الاثنین فیشربہ یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل شئ سقاہ الخادم او صبہ **ترجمہ** یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پیر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو بلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُنقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی او یُھراق **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اُسکو پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اُسکے پینے کا
(جب سکرنہ ہو) یا گرا دینے کا (جب سکر ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینبذ لہ الزبیب فی السقاء فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثۃ شربہ
وسقاہ فان فضل شئ اھراقہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے
جاتے مشک مین آپ اُسکو پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اُسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اُسکو بہا دیتے **عن**
یحیی النخعی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائھا والتجارۃ
فیھا فقال اَمسلمون انتم قالوا نعم قال فانہ لا یصلح بیعھا ولا شراؤھا ولا التجارۃ
فیھا قال فسألوہ عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابہ فی حاجتہ وتقدید وباذقہ فامرھم فھریقوا ثم امس
بسقاء فجعل فیہ زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منہ یومہ ذلک ولیلۃ
المستقبلۃ ومن الغد حتی امسی وسقی فلما اصبح امر بما بقی منہ فاھریق **ترجمہ**
یحیی نخعی سے روایت ہے کہ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو اُنہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خریدنا نہ تجارت اوسکی پھر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پھر لوٹے تو لوگون نے آپ کے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑون مین اور چوبین تزب مین اور تونبے مین آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات بھر یون ہی رہا پھر صبح کو آپ نے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فسالتہا عن النبیذ فدعت عائشۃ جاریۃ حبشیۃ فقالت سل ہذہ انہا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الحبشیۃ کنت انبذ لہ فی سقاء من اللیل واوکیہ واعلقہ فاذا اصبح شرب منہ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچھا اونہون نے ایک حبشن لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی اوس نے کہا مین آپ کے لیے مشک مین رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈانٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکی اعلاہ وللہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشاء ونبذہ عشاء فیشربہ غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک مین نبیذ بھگوتے اور ڈانٹ لگا دیتے اوس مین سورا تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو بھگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا ابو اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امراتہ یومئذ خادمہم وہی العروس قال سہل تدرون ما سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت ہی کام کرتی تھی اوس دن اور وہی دولہن تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا رات کو اوس نے چند کھجورین بھگو دین تھین ایک کڑے مین جب آپ کھانا کھا چکے تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اون کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے

رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے **عن** سَهْلٍ يَقُولُ اَتَى اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تُحْفَتُهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ
کھانے سے فارغ ہوئے تو اُس عورت نے ملا اُن کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا وہ **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ
اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى جَآءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُّنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ
لَا فَقَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ
سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ
قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
فَوَهَبَهٗ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا اونہون نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعون مین اوتری رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نکلے
اور اُس کے پاس تشریف لے گئے جب وہان پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اُس سے
بات کی وہ بولی مین اسہ تعالٰی کی پناہ مانگتی ہون تم سے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئین
بچا لیا مجھ سے (اب مین تجھ سے کچھ نہین کرنے کا) لوگون نے اوس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہین وہ
بولی نہین مین نہین جانتی لوگون نے کہا اسہ تعالٰی کے رسول ہین اسہ کی رحمت اور سلام ہو اونپر وہ تشریف
لائے تجھ سے نسبت کرنیکو وہ بولی مین بدبخت تھی (جب تو مین نے پناہ مانگی آپ سے) (احدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اسہ صلی اسہ

علیہ وسلم اور سیدنا ابی اور بنی ساعدہ کے چہتے مین بیٹھے آپ اور آپکے اصحاب پر آپنے فرمایا اے سہل ہمکو پلا سہل نے کہا مین نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگون نے بھی اوس مین پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے مین) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھوا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف نے اجماع کیا کہ جہان پر آپنے نماز پڑہی ہے روضہ مین وہان نماز پڑہنا برکت کے لیے اسیطرح اوس غار مین جانا جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم مین ہے جو آپنے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تھے لوگون کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تاکہ صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر شریف مین لگا دی تہین اور سلمان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہین صحیح حدیثون مین اور یہ واضح ہے اس مین کسی شک نہین اتہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ھذا الشراب کلہ العسل والنبیذ والماء واللبن

ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودہ پلایا **باب** جواز شرب اللبن دودہ پینے کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ مررنا براع وقد عطش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحلبت لہ کثبۃ من لبن فاتیتہ بھا فشرب حتی رضیت

ترجمہ براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے مین نے تہوڑا دودہ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہان تک کہ مین سمجھا بس آپکو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُن جانورون کا مالک کافر حربی ہوگا اور اسکا مال لے لینا درست ہے پاوہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک مین یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ قال اتبعہ سراقۃ بن مالک بن جعشم

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ
قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَقَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکین کی طرف سے) آپ نے اوس کے لیے
بد دعا کی اور اسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو نقصان
نہیں پہونچاؤنگا آپ نے دعا کی (اور اسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرواہا ملا۔
ابوبکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دوہا وہ لیکر آیا آپ نے پیا یہانتک کہ میں سمجھا اس
آپ کو کافی ہوگیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ
لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِاِنَاءَيْنِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں لائے
گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ
لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی
اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی (احدیث کا بیان کتاب الایمان
میں گذرا) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِنَاءَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** استحباب تخییر الاناء
وغیرہ برتن کو ڈھانپنے اور ادر باندھنے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَّا
خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اِنَّمَا اَمَرَ بِالسُّقْيَةِ اَنْ تُوْكَاَ كَيْلَا وَبِالْاَبْوَابِ
اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے
اسکو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی اوسپر رکھدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپ نے

حکم کیا رات کو مشک مین ڈانٹ لگادینے کا اور دروازوں کو بند کردینے کا **عن** اَبِی حُمَیدِ السَّاعِدِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحٍ لَبَنٍ نَمِیلِہٖ قال ولم یذکر ذکرہ یا قول اَبِی حُمَیدٍ بِاللَّیلِ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاستَسقٰی فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللہِ اَلَا نَسقِیکَ نَبِیذًا فَقَالَ بَلٰی فَخَرَجَ الرَّجُلُ یَسعٰی فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِیہِ نَبِیذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا خَمَّرتَہٗ وَلَو تَعرُضُ عَلَیہِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین آپ کو نبیذ پلاؤن آپ نے فرمایا ہان دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپنے فرمایا تو نے اسکو ڈھانکا نہین ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپنے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جَاءَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُو حُمَیدٍ بِقَدَحٍ مِن لَبَنٍ مِنَ النَّقِیعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا خَمَّرتَہٗ وَلَو تَعرُضُ عَلَیہِ عُودًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپنے فرمایا تو نے اسکو ڈھانکا نہین کہ ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قال غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوکُوا السِّقَاءَ وَاَغلِقُوا الْبَابَ وَاَطفِؤُا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفتَحُ بَابًا وَلَا یَکشِفُ اِنَاءً فَاِن لَّم یَجِد اَحَدُکُم اِلَّا اَن یَّعرُضَ عَلٰی اِنَاءِہٖ عُودًا وَّیَذکُرَ اسمَ اللہِ فَلیَفعَل فَاِنَّ الْفُوَیسِقَۃَ تُضرِمُ عَلٰی اَہلِ الْبَیتِ بَیتَہُم وَلَم یَذکُر قُتَیبَۃُ فِی حَدِیثِہٖ وَاَغلِقُوا الْبَابَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈانٹ لگادو مشک کو اور بند کردو دروازون کو اور بجھادو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہین کھولتا اور دروازہ نہین کھولتا اور برتن نہین کھولتا پھر اگر تم مین سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھدے اور اللہ کا نام لیوے اس لیے کہ چوہیا لوگون کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت مین دروازہ بند کرنیکا ذکر نہین ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثلِ ہٰذَا الْحَدِیثِ غَیرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاکفِئُوا الْاِنَاءَ اَو خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَلَم یَذکُرْ تَعرِیضَ

اعوذ علی اثر اناء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے عن
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اغلقوا الباب فذکر بمثل
حدیث اللیث غیر انہ قال وخمروا الانیۃ وقال تضرم علی اھل البیت بیتھم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
حدیث ھشیم وقال والفویسقۃ تضرم البیت علی اھلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
جنح اللیل او امسیتم فکفوا صبیانکم فان الشیطان ینتشر حینئذ فاذا ذھب
ساعۃ من اللیل فخلوھم واغلقوا الابواب واذکروا اسم اللہ فان الشیطان لا یفتح بابا
مغلقا واوکوا قربکم واذکروا اسم اللہ وخمروا انیتکم واذکروا اسم اللہ ولو
ان تعرضوا علیھا شیئا واطفئوا مصابیحکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اسوقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈانٹ لگا دو
اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو اوپر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو عن جابر بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول نحوا مما اخبر عطاء الا انہ لا یقول اذکروا اسم اللہ عز وجل ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن جریج بھذا الحدیث عن عطاء وعمرو بن دینار غیر انہ
لم یذکر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا مواشیکم وصبیانکم اذا غابت الشمس حتی تذھب
فحمۃ العشاء فان الشیاطین تبعث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہانتک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث زھیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر بانا لیس علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لیے کہ سال مین ایک رات ایسی ہوتی ہے جس مین وبا اوترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اوس مین سما جاتی ہے **ف** اور جو کوئی اُس برتن کے کھانے مین سے کھاتا ہے یا اُس پانی مین سے پیتا ہے اوسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگون مین وبا پھیل جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی سے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہین ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہین اور پھر بعضون کو وبا ہوتی ہے بعضونکو نہین ہوتی - ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہین اور اسکی واسطے بہت سے خاک اوڑا رہے ہین پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہین ہوئی جسپر پورا پورا اطمینان ہو سکے بعض کہتے ہین کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلون اور ریت مین پھکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہین یہ ہوا کا فساد ہے اور اُس سے گریز کرنا چاہیے بجز اس کے کہ چونہ کی ڈھیر یا کوئلون کے گھر مین رکھین سرکہ دیوارون پر چھڑکین نجاست کو دور کرین سڑاوٹ کو داب دین مُردار گندہ کر کے دھونی دین کافور سونگھین بعض کہتے ہین کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہین زکاریون کے فساد سے بعض کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے جسم مین یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون مین ملجاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب

عن لیث بن سعد بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فان فی السنۃ یوما ینزل فیہ وباء ووذاد فی آخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ سال مین ایک دن وبا اُترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک مین عجم کے لوگ کانون اول مین اس سے بچتے ہین (کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ مین آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

فائدہ بیان وبا

مہینا ہے جو دلو مین آتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھرون مین جب سوتے لگو **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احترق بیت علی اھلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤھا عنکم **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک مین کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سوتے لگو اسکو بجھا دو **باب** آداب الطعام والشراب کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانما تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدھا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانک رہا ہے اور اُس نے اپنا ہاتھ کھانے مین ڈالنا چاہا آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اُسکا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اوس کھانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اُس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے مین نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میری ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سنکر کہے اور جو شروع مین بسم اللہ

کھانا بھول جاوے اور کھانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اول و آخرہ کہنے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہین ہے اب ٹھیک مذہب جسپر جمہور علما ہین سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کھانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور عتقاد رکھنا اسپر انتہے مختصراً **عَنْ** حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَعَامٍ فَذَکَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَقَالَ کَاَنَّمَا یَطَأُ فِیْ الْجَارِیَۃِ کَاَنَّھَا اَنْظَرُ وَتَمَّمَ مَجِیْءَ الْاَعْرَابِیِّ فَجَاءَ بِہٖ فَقَبَّلَ مَجِیْءَ الْجَارِیَۃِ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے اسکا نام لیا اور کہا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِیْءَ الْجَارِیَۃِ عَلٰی مَجِیْءِ الْاَعْرَابِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پھر گھر مین گھستے وقت اور کھانے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون سے کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر مین گھستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا ملگیا اور جب کھانے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ طَعَامِہٖ وَاِنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ **ترجمہ** وہی خواہ پر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِالشِّمَالِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کھاتا ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو داہنے ہاتھ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

عن الزہری باسناد سفیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکلن احدکم بشمالہ ولا یشرب بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا قال وکان نافع یزید فیہا ولا یاخذ بہا ولا یعطی بہا وفی روایۃ ابی الطاہر لا یاکلن احدکم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں ہرگز نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اوس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا **ف** اوسکا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوسپر بددعا کرنا درست ہے **عن** عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف

کھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اور سے کھا
عن عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُلْ بِیَمِیْنِکَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالے کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے
فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ **ترجمہ** حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کا منہ کر اولٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ
منہ میں چلا جاوے) **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ نَھَی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاھِھَا **ترجمہ**
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں
کو اولٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ
اَنَّہٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُھَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُھَا ثُمَّ یُشْرَبُ مِنْہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
فِی الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَۃُ
فَقُلْنَا فَالْاَکْلُ فَقَالَ ذَاکَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہمنے کہا اور کھڑے
ہو کر کھانا کیسا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ قَتَادَۃَ **ترجمہ** وہی جو اور
گذرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے **ف** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت
میں ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

(اردو) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما ترجمہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستقی وھو عند البیت ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا خدا سے کعبہ کے پاس عن ج شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما فاتیتہ بدلو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کراھۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتنفس فی الاناء ترجمہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس لینے سے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں (پینے پینے میں) برتن کے باہر یعنے تین گھونٹ میں پیتے **عن** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا
وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلَاثًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے (یا بیماری کو تندرستی
ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اِسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ
نَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کی داہنے طرف سے
تقسیم کرنا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا آپکے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں
کم ہو **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يَحْثَثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرِ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهٖ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں تشریف لائے اوسوقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوسوقت میں

بیس برسکا تہا اور میری مائین رغبت دلاتین مجہکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر مین آئے ہم نے
آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر مین ایک کنوان تہا اُسکا پانی اوس دودہ مین ملایا
جناب رسول خدا صلے اسہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا اب ابوبکر کو دیجیے آپکے
بائین طرف بیٹہے تہے آپنے ایک پیالی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا
چاہیے پہر داہنے سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰی فَحَلَبْنَا لَہٗ شَاۃً ثُمَّ شُبْتُہٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِ
ھٰذِہٖ فَاَعْطَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَبُوْبَکْرٍ عَنْ یَّسَارِہٖ وَعُمَرُ وِجَاھَہٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ یَّمِیْنِہٖ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِہٖ قَالَ عُمَرُ ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِقُرْبِہٖ اِیَّاہُ فَاَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِیَّ وَتَرَکَ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَھِیَ
سُنَّۃٌ فَھِیَ سُنَّۃٌ فَھِیَ سُنَّۃٌ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گہر مین آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس مین پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور
رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائین طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور
داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہین دیا اور فرمایا داہنی طرف والی
مقدم ہین پہر داہنے طرف والے انس رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہی سنت ہی سنت ہے
عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْہُ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَشْیَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ
اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ ھٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰہِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْکَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِہٖ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم پانی پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین
طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگون کو دینے کی وہ بولا
نہین قسم خدا کی مین اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہین دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتہہ مین دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباس ہے اور بڑون مین خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اسلیے کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گمنوار سے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور وہ اپنی طرف سے پلاتا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی مختصرا) **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یقولا فتلہ ولکن فی روایۃ یعقوب ناعطاہ ایاہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اداب الطعام کھانے کے آداب کا بیان **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھہ نہ پونچھے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم من الطعام فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلعق اصابعہ الثلاث من الطعام ولم یذکر ابن حاتم الثلاث وقال ابن ابی شیبۃ فی روایتہ عن عبد الرحمن بن کعب عن ابیہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاث اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کھاتے اور ہاتھہ پونچھنے سے پہلے انکو چاٹتے **عن** کعب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقہا **ترجمہ** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہ البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیون اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہین جانتے برکت کس مین ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جانی بخس نہ ہو) تو اسکو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اوسکو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیان چاٹ نہ لے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کون سے کھانے مین برکت ہے **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیثھا لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے ستا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم مین سے ایک کے پاس اوس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہان تک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم مین سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اوس مین لگ جاوے پھر اوسکو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیان چاٹ لے کیونکہ وہ نہین جانتا اوسکے کون سے کھانے مین برکت ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللقمۃ نحو حدیثہما **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں
چاٹتے اور فرماتے تم مین سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کرکے کھالے اور شیطان کے لیے
نہ چھوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچھ لینے کا آپنے فرمایا تم کو معلوم نہین کون سے کھانے مین
برکت ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم مین سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کہ کونسی انگلی مین
برکت ہے **عن** حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیلعق احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا
زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم مین کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کھانے مین برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے **باب** ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی مسعود الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرف فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
فتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ **ترجمہ**

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار مین ایک مرد تہا جسکا نام ابو شعیب تہا اُسکا ایک غلام تہا جو گوشت بیچا کرتا تہا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپ کے چہرہ پر بہوک معلوم ہوئی اوس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کہانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین مین پانچ آدمیون کے پیچہے اوس نے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچوین تہے پانچ کے اون کے ساتہہ ایک اور آدمی ہوگیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتہہ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوس نے کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتہہ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کردے جب اوس کے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عن** اَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَایَتِہٖ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارًا لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَھٰذِہٖ لِعَائِشَۃَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تہا اوس نے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور اکیلا بلانے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بہی دعوت ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو مین بہی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی یہی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی یہی دعوت ہے وہ بولا تیسری بار میں ہمارا ان پر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **باب** جواز اتباع غیر من ارادہ من یتبع بسرورہ ایاہ الیٰ آخرہ اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسری کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ھو بابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ قالا الجوع یا رسول اللہ قال وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلا من الانصار فاذا ھو لیس فی بیتہ فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحبا واھلا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فلان قالت ذھب یستعذب لنا من الماء اذ جاء الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ثم قال الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی قال فانطلق فجاءھم بعذق فیہ بسر وتمر ورطب فقال کلوا من ھذہ وامخذ المدیۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا من الشاۃ ومن ذلک العذق وشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم ھذا النعیم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اوقت انہوں نے

کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے مین بھی اسیوجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپکے ساتھہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر مین نہین تھا اوس کی عورت نے آپکو دیکھا وہ کہنے لگی آیئے آپ جو آئے اپنے لوگون مین آپنے فرمایا فلان شخص (اوس کے خاوند کو) فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گھر مین بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونون ساتھیون کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس مین پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین گدر اور سوکھی اور تازی کھجورین تھین اور کہنے لگا اس مین سے کھاؤ پھر اوس نے چھری لی آپنے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا جب سیر ہوگئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے تمسے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھرون سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بھرا اور وفات کے وقت زرہ گروی تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوکے کی حالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ بَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَعْدَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَعَہٗ اِذْ اَتَاھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَکُمَا ھٰھُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُیُوْتِنَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِیْفَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْکَفَأْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ لَھَا ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ اِلَیَّ جِرَابًا فِیْہِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَلَنَا بُھَیْمَۃٌ دَاجِنٌ فَقَالَ فَذَبَحْتُھَا

اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا درست ہے

وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ
وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ
صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ
وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آتِيَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ
حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا
فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ
أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا
لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اور اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ پلا ہوا اور پلا ہوا میں نے اسکو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کے سامنے (یعنے کہانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمی کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا طیار کیا ہے تو آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر تشریف لائیے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک میں نہ آلوں پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے آپ آگے تھے اور لوگ آپکے پیچھے تھے میں اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ رسوا کہیں گے میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتر

کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب بارک اُسمین ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُسمین بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی مین سے ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو تا مت جا برضے اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو مین قسم کہاتا ہون کہ سب نے کہا یا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اُسکی روٹیان بن رہی تھین ف نووی نے کہا اسحدیث مین آپکے دو معجزے ہین ایک یہ تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین انس رض سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیان جو کی سثریا سی دینو کو کافی ہو گئی تھین اُسکا قصہ آگے آتا ہے **عن** انس بن مالک رض قال قال ابو طلحۃ لام سلیم قد سمعت صوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفا اعرف فیہ الجوع فھل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعیر ثم اخذت خمارا لھا فلفت الخبز ببعضہ ثم دسّتہ تحت ثوبی و ردتنی ببعضہ ثم ارسلتنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذھبت بہ فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فی المسجد ومعہ الناس فقمت علیھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلک ابو طلحۃ فقلت نعم فقال للطعام فقلت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن معہ قوموا فقام فانطلق وانطلقت بین ایدیھم حتی جئت ابا طلحۃ فاخبرتہ فقال ابو طلحۃ یا ام سلیم قد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس ولیس عندنا ما نطعمھم فقالت اللہ ورسولہ اعلم قال فانطلق ابو طلحۃ حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ حتی دخلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلمی ما عندک یا ام سلیم فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففت وعصرت علیہ ام سلیم عکۃ لھا فادمتہ ثم قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ . . . . . حتی اکل القوم کلھم و شبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پائی مین سمجھتا ہون آپ بھوکے ہین
تو تیرے پاس کچھ ہے کہا نے کہ وہ بولی ہان ہے پھر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑھنی
لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے مین
سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے مین روٹی چھپا دی) پھر مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
مین اسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھہ لوگ تھے مین کھڑا رہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو ابوطلحہ نے بھیجا ہے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا کھانا ہے مین نے کہا ہان آپ
نے اپنی سب ساتھیون سے فرمایا اوٹھو اور آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہانتک کہ ابوطلحہ کے پاس آیا انکو
خبر کی ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس اون کے
کھلانے کو کچھ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے پھر ابوطلحہ چلے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑھکر ملے) بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور ابوطلحہ بھی ساتھہ تھے آپ نے
فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین
پھر ام سلیم نے گھی اوسپر ڈالدیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالے کو منظور تھا آپ نے فرمایا (دعا کی)
بعد اوسکے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ انھون نے کہا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ انھون نے
بھی کہا یا سیر ہوکر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہان تک کہ سب نے کہا یا سیر ہوکر اور سب ستر یا اسی
آدمی تھے **ف** آپ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوس کے گرد
حلقہ نہ کر سکتے ہون گے الحدیث ہر ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا
گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادعوہ وقد جعل طعاما قال
فاقبلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فنظر الی فاستحییت فقلت اجب
ابا طلحۃ فقال للناس قوموا فقال ابو طلحۃ یا رسول اللہ انما صنعت لک شیئا قال
فمبھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا فیھا بالبرکۃ ثم قال ائذن لعشرۃ من
اصحابی عشرۃ فقال کلوا واخرج لھم ثلثا من بین اصابعہ فاکلوا حتی شبعوا
فخرجوا فقال ادخل عشرۃ فاکلوا حتی خرجوا فما زال یدخل عشرۃ ویخرج عشرۃ

ف ابو طلحہ کی بیبی ام سلیم کی ماں تھین ۱۲

حتی لم یبق منھم احد الا رحل لہ اکل حتی شبع ثم رفیھا فاذا ھم ثمانون رجلا اکلوا
منھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کہا نا اونہون نے طیار کیا تھا مین آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتھہ بیٹھے تھے
آپنے میری طرف دیکھا مجھہ شرم آئی مین نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپنے لوگون سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے تو آپ کو لیے تھوڑا کھانا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کھانے کو چھوا اور دعا کی اوس مین برکت ہونے کی پھر آپنے فرمایا میرے ساتھیون مین سے دس آدمیون
کو بلالے آپنے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیون کے بیچ مین سے کچھہ نکالا اونہون نے کہا یا اور سیر ہو گئے وہ
گئے پھر آپنے فرمایا اور دس کو بلالے اونہون نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسیطرح آپنے دس دس کو اندر بلاتے
اور دس دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون مین سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپنے اوس کھانیکو
ایک جگہہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب اونہون نے کھانا شروع کیا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث
ابن نمیر غیر انہ قال فی اخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ قال
فعاد کما کان فقال دونکم ھذا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپنے
اسکو اکھٹا کیا اور دعا کی اوس مین برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا پھر آپنے فرمایا لیلو
اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امر ابو طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ
ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی
علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی
فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت
وترکوا سؤرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے اپنا ہاتھہ اوس کھانے پر رکھا
اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیون کو آنے دے اونہون نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپنے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو اونہون نے کھایا یہان تک کہ اسی آدمیون کو اسیطرح بلایا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والون نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ اِبْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْهِ فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا فَقَالَ هَلُمَّهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے فرمایا اوسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اوس میں برکت دیگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ اَهْلُ الْمَيِّتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهٗ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ وَفَضِلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنے اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں راوی نے بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابوطلحہ اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ وَاَنَا اَشُكُّ هَلْ جَرَّ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَاهُ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ

علی امی فقال ھل من شیء فقالت نعم عندی کسیر من خبز وتمرات فان جاءنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحدہ اشبعناہ وان جاء اخر معہ قل عنھم تحرز ذکر سائر الحدیث
بقصتہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے
دیکھا آپ نیچے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ
پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک
کیوجہ سے میں ابوطلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے اُم سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا باوجود
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک
صحابی سے پوچھا تو اُس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابوطلحہ میری ماں کے پاس گئے اور
پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ماں کچھ ٹکڑی ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں میں اگر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتی ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے ساتھ
آوے تو کہانا کم پڑنے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عن** انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طعام ابی طلحۃ نحو حدیثھم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب ج** جواز اکل الرجل واصحابہ اصل الیقطین **ترجمہ** شوربا
کھانا اور کدو کھانے کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فذھبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب
الدباء منذ یومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اوس کھانے پر آپ کے سامنے
جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بہتا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے
تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت لکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کہانیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالہ کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈتے تھے دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کہانیوالون کو کراہت نہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے موہبون پر ملتے ۔

نووی **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَجِیْءَ بِمَرَقَۃٍ فِیْھَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْ ذٰلِکَ الدُّبَّاءِ وَیُعْجِبُہٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ جَعَلْتُ اُلْقِیْہِ اِلَیْہِ وَلَا اَطْعَمُہٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی آپکے ساتھ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا پھر مین نے جب یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تھا اور خود نہین کھاتا تھا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ مَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ اَنْ یُّصْنَعَ فِیْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کبھی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اوس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصًا عرب اور ہند گرم ملکون کے لیے گو بلغم کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور مارالقرع صفراوی بخار اور تپ دق

کو نہایت مفید ہی **باب** اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰی خَارِجَ التَّمْرِ کھجور کہا تو وقت گٹھلیان علیحدہ رکھنا مستحب ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا وَّرُطَبَۃً فَاَکَلَ مِنْہَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ وَیَجْمَعُ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَۃُ ھُوَ ظَنِّیْ وَھُوَ فِیْہِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اِلْقَآءُ النَّوٰی بَیْنَ الْاِصْبَعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہُ الَّذِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ ادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اُترے ہمنے کھانا پیش کیا اور رطبہ (رطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئین آپ اون کو کھاتے تھے اور گٹھلیان دونون انگلیون کے بیچ مین رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہی اور مین سمجھتا ہون کہ اسحدیث مین یہی ہے گٹھلیان دونون انگلیون مین ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گٹھلیان کھجور مین نہین ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پنیر پینے کے لیے کہا آیا آپنے پیا بعد اوس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اوسکو دیا پھر میرے باپ نے آپکے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپنے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی مین اور بخشدے ان کو اور رحم کر انپر **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْ اِلْقَآءِ النَّوٰی بَیْنَ الْاِصْبَعَیْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اَکْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ **ف** اس مین بھی بڑی مصلحت ہی کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت ملکر اعتدال ہوجاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے **باب** اِسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰکِلِ وَصِفَۃِ قُعُوْدِہٖ کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْعِیًا یَّاْکُلُ تَمْرًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اقعا کے طور پر بیٹھے تھے

کھجور کہا رہے ہو تے ف اتفا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونون پنڈلیان کھڑی کر دیوے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وھو محتفز فما کل منہ اکلا ذریعا (فی روایۃ زھیر اکلا حثیثا) ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجورین آئین آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی مین بیٹھتا ہے (یعنے اکڑون اور جلدی جلدی اوس مین سے کہا رہے تھے کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النھی عن القران فی جماعۃ حب لوگون کے ساتھہ کھاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجورین ایک ہی بار نہ کھاوے

عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا التمر قال فکان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا نأکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونحن نأکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاقران الا ان یستأذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا ادری ھذہ الکلمۃ الا من کلام ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی الاستیذان ترجمہ جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر ہم کو کھجورین کھلاتے اون دنون لوگون پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور اونہون نے کہا دو دو لقمہ مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنی بھائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا مین سمجھتا ہون ابن عمر کا قول ہے

ف دو لقمہ یا دو کھجورین یا تین یا زیادہ ایک بار گی اٹھا کر کھانا منع ہے اسلیے کہ جماعت مین اورون کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے مین بکاحق ہے پہر اورون سے زیادہ چکھہ جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا)

عن شعبۃ بھذا الاسناد ولیس فی حدیثھما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگون پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے

عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان تقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب** فی ادخار التمر ونحوہ من الاقوات للعیال کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اھل بیت عندھم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہیں رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ او جاع اھلہ قالھا مرتین او ثلاثا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدینۃ ومنہ کھجور اور فضیلت **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل سبع تمرات مما بین لابتیھا حین یصبح لم یضرہ سم حتی یمسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجور مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اسکو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا لیوے اوسکو اوس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** ھاشم بن ھاشم بن عتبۃ الاسلامی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولا یقولان سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انھا ترید یاز اول البکرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ مین شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح **باب** فضل الکمأۃ ومداواۃ العین بھا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی مین سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خدا روزی ہے تو گویا من کیطرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبۃ لما حدثنی بہ الحکم لم انکرہ من حدیث عبد الملک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من مین سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی موسی علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن الذی انزل اللہ عزوجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضیلۃ الاسود من الکباث واکل الحبۃ السوداء کالے شہتوت کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران ونحن نجنی الکمأۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منہ قال نقلنا یا رسول اللہ کانک رعیت الغنم قال فہم وہل من نبی الا وقد رعاھا او نحوھذا اھ من المقول **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کتنے ہیں اراک کے پیل کر اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **ف** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پیر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے (نووی) **باب** فَضِيلَةِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدْمُ وَلَمْ يَشُكَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدْمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اوس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا خُبْزًا فَقَالَ مَا مِنْ اُدْمٍ فَقَالُوْا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدْمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اُس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی جب سے میں نے آپ سے یہ سُنا
اور طلحہ نے کہا راوی حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب سے میں نے
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدْمُ اَوْ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عَنْ** جابر
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِنَا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ
نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحُجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَآءٍ فَقَالُوْا
نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَيْنٍ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ
الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ
هَلْ مِنْ اُدْمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدْمُ هُوَ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اُس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی
گئیں اور چھال کی ایک دستر خوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اوسکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اُس کے
دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگوں نے
کہا نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ
بہسن کھانا درست ہے **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ
وَاَنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلِهٖ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ

قَالَ لٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ قَالَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ ترجمہ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے بری معلوم ہوتی ہے میں نے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ فَأَتَتْهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِيْ فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِيْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسُّفْلُ أَرْفَقُ فَقَالَ لَا أَعْلُوْ سَقِيْفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَإِذَا جِيْءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ قَالَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتٰى بِالْوَحْيِ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے بعد اس کے ابوایوب نے کہا آپ اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان میں رہتے تھے) ابوایوب نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ سنکر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آ رہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا کرتے تھے پھر جب کھانا آپکے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد

اوس کے بجا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کہانے کی کس جگہہ پہ لگی ہین وہین سے وہ کہاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کہانا پکایا جس مین لہسن تہی جب کہانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچہا آپ کی انگلیان کہان لگی تہین لوگون نے کہا آپ نے نہین کہایا یہ سنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن مجہے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجہے بہی بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتون کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ نے کہانے) **باب** اکرام الضیف مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک حتی قلن کلہن مثل ذلک لا والذی بعثک بالحق ما عندی الا ماء فقال من یضیف ہذا اللیلۃ رحمہ اللہ فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامرأتہ ہل عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی قال علیلیہم بشیء فاذا دخل ضیفنا فاطفئی السراج وارینہ انا نأکل فاذا اہوی لیأکل فقومی الی السراج حتی تطفیہ قال فقعدوا واکل الضیف فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد عجب اللہ من صنیعکما بضیفکما اللیلۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجہے بڑی تکلیف ہے (کہانے پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتہہ بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہ نہین ہے پہر آپنے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوس نے بہی ایسا ہی کہا یہانتک کہ سب عورتون نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہ نہین سوا پانی کے آپ نے فرمایا کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوسپر رحم کرے تب ایک انصاری اٹہا اور کہنے لگا مین کرتا ہون یا رسول اللہ یہ کہہ وہ اوسکو اپنے ٹہکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہ ہے وہ بولی کچہ نہین البتہ میرے بچون کا کہانا ہے انصاری نے کہا بچون کو کچہ بہانہ کرکے سلا دے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجھاوے اور اُسکو ایسا دکھلا جیسے ہم کھا رہے ہین پھر وہ جب کھانے لگے تو چراغ کے پاس جا اور اُسکو بجھا دے اوس نے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کہا نا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو ف آپ کو سخت غیر کرامت عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت اوتری وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بھوک کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچھ نہ تھا سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کھانے کے اوس نے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھدے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اوتری وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے اپنی راحت پر دوسرون کے آرام کو مقدم رکھتے ہین گو خود محتاج ہون عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَىٰ رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مہمان آپ پاس کچھ نہ تھا اوس کی مہمان کو آپنے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُسپر رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تھے مین کرتا ہون پھر وہ لے گیا اوسکو اپنے گھر لیکر حدیث تک عن الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَىٰ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد منھم یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق
بنا الی اھلہ فاذا ثلاثۃ اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا ھذا اللبن
بیننا قال فکنا نحتلب فیشرب کل انسان منا نصیبہ ونرفع للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم نصیبہ قال فیجیئ من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ نائما ویسمع الیقظان قال ثم
یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابہ فیشرب فاتانی الشیطان ذات لیلۃ وقد
شربت نصیبی فقال محمد یاتی الانصار فیتحفونہ ویصیب عندھم ما بہ حاجتہ
الی ھذہ الجرعۃ فاتیتھا فشربتھا فلما ان وغلت فی بطنی وعلمت انہ لیس الیھا سبیل
قال ندمنی الشیطان فقال ویحک ما صنعت اشربت شراب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فیجیئ فلا یجدہ فیدعو علیک فتھلک فتذھب دنیاک واخرتک وعلی شملۃ فاذا
وضعتھا علی قدمی خرج راسی واذا وضعتھا علی راسی خرج قدماي فجعل لا یجیئنی
النوم واما صاحباي فباتا ولم یصنعا ما صنعت قال فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسلم کما کان یسلم ثم آذن بالشھد فصلی ثم ان شرابہ فکشف عنہ فلم یجد
فیہ شیئا فرفع راسہ الی السماء فقلت الآن یدعو علی فاھلک فقال اللھم
اطعم من اطعمنی واسق من اسقانی قال فعمدت الی الشملۃ فشددتھا علی واخذت
الشفرۃ فانطلقت الی الاعنز ایتھا اسمن فاذبحھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا ھی حافل فراذا ھن حفل کلھن فعمدت الی اناء لال محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ما کانوا یطمعون ان یحتلبوا فیہ قال فحلبت فیہ حتی علتہ رغوۃ فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
اشربتم شرابکم اللیلۃ قال قلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنی فقلت یا رسول اللہ اشرب فشرب ثم ناولنی
فلما عرفت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی ودعوتہ صحکت حتی القیت الی الارض قال فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اخذ سواتک یا مقداد فقلت یا رسول اللہ کان من امری کذا وکذا وفعلت کذا وکذا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما ھذہ الا رحمۃ من اللہ عز وجل افلا کنت اذنتنی فنوقظ صاحبینا فیصیبا من شاتھما قال فقلت والذی بعثک بالحق ما
ابالی اذا اصبتھا واصبتھا معک من اصابھا من الناس ترجمہ مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں اور
میرے دو ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے تئین پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گھر لے گئے وہان تین بکریان تھین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو
ہم تم سب پیئین گے پھر ہم انکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا رکہتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسے آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پھر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پھر اپنے
دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجھکو بہکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفہ دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپکو اس ایک گھونٹ دودہ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سما گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ
دودہ نہین ملیگا اوسوقت شیطان نے مجھکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوینگے اور دودہ کو نہ پاوینگے
پھر تجھہ پر بد دعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تھا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈہانپتا تو پاؤن کہلجاتے اور نیند
بہی مجھکو نہ آئی میرے ساتہی سو گئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوس کے دودہ کے پاس آئے برتن کہولا تو اوس مین کچہ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا
مین سمجہا اب آپ بد دعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کہلا اوسکو جو
مجکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو ان مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوس کے تہن مین دودہ بہرا ہوا ہے پھر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودہ بہرا ہوا ہے مین نے آپکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ
نہ دوہتے تہے (پینے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودہ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اوسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہین مین نے عرض کیا یا رسول اسد آپ دودہ پیجیے آپ نے پیا پھر مجھے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اسد اور پیجیے آپ نے اور پیا پھر مجھے دیا جب مجکو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اُسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اسد میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصد کیا آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اوقات اسد کی رحمت تھی تو نے مجھہ سے پہلے ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودہ پیتے مین نے عرض کیا قسم اُس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا اب مجھکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھہ حاصل کی کوئی بھی اُسکو حاصل کرے **عَنْ** سُلَیْمَانَ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ وَمِائَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْکُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُہٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِکٌ مُشْعَانٌّ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَسُوْقُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَیْعٌ اَمْ عَطِیَّۃٌ اَوْ قَالَ اَمْ ھِبَۃٌ قَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْہُ شَاۃً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ یُّشْوٰی قَالَ وَایْمُ اللّٰہِ مَا مِنَ الثَّلَاثِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلَّا حَزَّ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُزَّۃً مِنْ سَوَادِ بَطْنِھَا اِنْ کَانَ شَاھِدًا اَعْطَاہُ وَاِنْ کَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَہٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَیْنِ فَاَکَلْنَا مِنْھَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَیْنِ فَحَمَلْتُہٗ عَلَی الْبَعِیْرِ اَوْ کَمَا قَالَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھہ ایکسو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اُس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریان لیکر ہانکتا ہوا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یون ہی دیتا ہے اُس نے کہا نہین بیچتا ہون آپ نے ایک بکری اُس سے خریدی اُسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اُسکا کلیجہ بھونا

راوی نے کہا قسم خدا کی اُن ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ تھا جس کے لیے آپ نے ایک نہ ایک اُس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے اون میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اوسکو میں نے لادلیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا (حدیث میں آپکے دو معجزے ہیں ایک تو کلیجے میں برکت دوسرے بکری میں برکت) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّۃً مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْھَبْ بِثَلَاثَۃٍ وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْھَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَاءَ بِثَلَاثَۃٍ وَانْطَلَقَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَاَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِثَلَاثَۃٍ قَالَ فَھُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ ھَلْ قَالَ وَاِمْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَیْنَنَا وَبَیْنَ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہٗ اِمْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ اَوْ قَالَتْ ضَیْفِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْھِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَدْ عُرِضُوْا عَلَیْھِمْ فَغَلَبُوْھُمْ قَالَ فَذَھَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ کُلُوْا لَا ھَنِیْئًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا قَالَ فَایْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَۃٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرُ مِنْھَا قَالُوْا وَشَبِعْنَا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاِذَا ھِیَ کَمَا ھِیَ اَوْ اَکْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ بَنِیْ فِرَاسٍ مَا ھٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ لَھِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِنْھَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَاَکَلَ مِنْھَا اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَالَ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ یَمِیْنَہٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْھَا لُقْمَۃً ثُمَّ حَمَلَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ قَالَ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ اُنَاسٌ اَللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ قَالَ اِلَّا اَنَّہٗ بَعَثَ مَعَھُمْ فَاَکَلُوْا

منہا اجمعون او کما قال ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لیجاوے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں تھا اور میری باپ اور میری ماں - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا عبدالرحمن نے کہا ابوبکر نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھیرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر گھر میں آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے انکو کھانا نہیں کھلایا انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان اُنپر غالب ہوئے نہ کھانے میں - عبدالرحمن نے کہا میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا انہوں نے مجھکو پکارا اے سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھکو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ ہرچند یہ کہا نا خوشگوار نہیں (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کھاؤں گا اسکو کبھی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اُٹھاتے نیچے سے اُتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اوس سے بھی زیادہ ہو گیا ابوبکر نے اوس کھانے کو دیکھا تو وہ اُتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہوں نے اپنی عورت سے کہا اے بنی فراس کی بہن (اون کا نام اُم رومان تھا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کرامت تھی اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر نے اوس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کیطرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اوس میں سے کھایا پھر

اوس کے وہ کہا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر گئے مین بھی صبح کو وہین تہا اور ہمارے اور ایک
قوم کے بیچ مین عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے افسر
بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتہہ لوگ تہے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتہہ کتنے لوگ تہے پہر
وہ کہا نا اون کے ساتہہ کر دیا سب لوگون نے اُس مین سے کہا یا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ یَتَحَدَّثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
اُنْظُرْ مِنْ اَضْیَافِکَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰی یَجِیْءَ
اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اَتَیْتُهُمْ رَجُلٌ حَدِیْدٌ وَاِنَّکُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا
خِفْتُ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْهُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا اَنْ یَّاْکُلُوْا فَجَاءَ فَلَمْ یَبْدَاْ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ
اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِکُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ
اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ
مَا لِیْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْیَافُکَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَیْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوْا حَتّٰی
یَجِیْءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰہِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰی تَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ
مَا رَاَیْتُ کَاللَّیْلَةِ قَطُّ وَیْلَکُمْ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُوْلٰی
فَمِنَ الشَّیْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاکُمْ قَالَ فَجِیْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰی فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ
غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَهُ
فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْیَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِیْ کَفَّارَةٌ **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اوترے آدہے میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے باتین کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجہہ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانون کی خدمت
کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہون نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب
تک گہر کے صاحب نہ آدین اور ہمارے ساتہہ نہ کہاوین ہم بھی نہین کہاوین گے مین نے اونسے

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجھے ڈر ہے اون سے ایذا پہونچے گا اونہون نے نرمانا جب ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا مین تو عبدالرحمن سے کہہ گیا تہا (عبدالرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) اُنہون نے پکارا عبدالرحمن مین سرک گیا پھر کہا اے نالائق مین تجھے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہے تو آجب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچھیے مین اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوین گے جب تک آپ نہ آدین ابوبکر نے اُن سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات کہانا ہی نہ کہاؤن گا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوین گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبھی نہین دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہین کرتے پھر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یارسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپنے فرمایا تو اُن سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبدالرحمن نے کہا مجھے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو اپنے قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا ضرور ہے

باب فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی کرنے کی فضیلت

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے

عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام رجلین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ **ترجمہ** اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو **باب** المومن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمومن یاکل فی معی واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور اسراف اور فساد اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ اتنے مختصراً **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ فاہ یضع بین یدیہ قال فجعل یاکل اکلا کثیرا فقال لا یدخلن ہذا علی رافی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع سے روایت ہو عبد اللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کہانا رکھتے جاتے تھے وہ چلا کہاتا جاتا تھا بہت کہا گیا تب اونہون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کہاتا ہے **عن** جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معیً واحدٍ والکافر یاکل فی سبعۃ امعاءٍ **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مومن ایک آنت مین کہاتا ہو اور کافر سات آنتون مین **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر **عن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معیً واحدٍ والکافر یاکل فی سبعۃ امعاءٍ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثھم **ترجمہ** ان روایتون کا وہی جواب گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیفٌ فھو کافرٌ فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃٍ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخر فشرب ثم اخری فشرب حتی شرب حلاب سبع شیاہٍ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃٍ فشرب حلابھا ثم امر باخری فلم یستتمھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معیً واحدٍ والکافر یشرب فی سبعۃ امعاءٍ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اوسکی ضیافت کی آپنے حکم دیا ایک بکری کا دودہ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودہ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپنے حکم دیا ایک بکری کا دودہ دوہا گیا اوس نے اوسکا دودہ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین **باب** لا یعیب الطعام کہانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قط کان اذا اشتھی شیئاً اکلہ وان کرھہ ترکہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو چھوڑ دیتے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا سَکَتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا

کِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّیْنَۃِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِیْمِ اسْتِعْمَالِ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فِی الشُّرْبِ وَفِیْ غَیْرِہٖ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے **عَنْ** نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ نَافِعٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْھِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْ یَاْکُلُ اَوْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ذِکْرَ الْاَکْلِ وَالذَّھَبِ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین انتہے مختصرا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَھَنَّمَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو **باب** تحریم استعمال الذھب والفضۃ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عن** مُعَاوِیَۃَ ابْنِ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ خَوَاتِیْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّھَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّۃِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ **ترجمہ** معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور دیبا پہننے ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بُنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین) اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونون ریشمی کپڑے ہین) **عن** اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ھٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَجَعَلَ مَکَانَہٗ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ **ترجمہ** وہی حدیث پر گذری اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوئی چیز ڈھونڈھنے کا ذکر

عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ قَالَ اَبْرَادِ الْمُقَسَّمِ مِنْ غَیْرِ شَکٍّ وَّزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِیْهَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْهَا فِی الْاٰخِرَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ زِیَادَةَ جَرِیْرٍ وَّابْنِ مُسْهِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ اِفْشَاءَ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَیْرِ شَکٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَاِفْشَاءَ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَیْرِ شَکٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ فَجَاءَهٗ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ وَقَالَ اِنِّیْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّا یَسْقِیَنِیْ فِیْهِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّیْبَاجَ وَالْحَرِیْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَهُوَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیو مت سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ یَقُوْلُ کُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُکَیْمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَقُلْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ

شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ
فِضَّةٍ وَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ
فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرَ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثٍ مَنْ ذَكَرْنَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کھاؤ سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیون کہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدَ
مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ
اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیجئے اور پہنئے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کو آخرت
مین کچھ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپ نے ایک جوڑا دن میں سے حضرت عمر کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دیدیا پہننے کو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہیں ہے البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر غریب کے ساتھ بھی احسان کرنا مدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطارد التمیمی یبیع بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یبیع حلۃ سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ واعطی علی بن ابیطالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت یا امس فی حلۃ عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا واتبا اسامۃ تذرا فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی فانت بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لین اور جب عرب کے ایلچی آتے ہین
اُسوقت پہنا کرین تو مناسب ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ پہنے گا جسکا آخرت مین حصہ
نہین پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپنے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتون کی
سر بند بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ
بھیجا اور کل ہی آپنے عطارد کے جوڑے کے باب مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُن کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہین اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہین آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپنے فرمایا مین نے اسلیے نہین بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتون کے سر بند بنا دے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا
فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ وَاَنْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ رحمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
مین بک رہا تھا اُنہون نے اسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید مین پہننے کے لیے اور جب وفد باہر والون کے گروہ آئین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اُسکا لباس ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین پھر حضرت عمر تبتا اللہ تعالے
کو منظور تہا ٹھہرے رہے اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جُبہ بہیجا دیباج
کا راستبرق اور دیباج دونون ریشمی کپڑے ہین حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تو فرمایا تہا یہ اُسکا لباس ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین
پھر آپ نے مجھ کیسے بہیجا آپنے فرمایا تو اوسکو بیچڈال اور اوسکی قیمت کام مین لا **عَنِ** ابن شہاب
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰی عَلٰی
رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدَ قَبَاءَ مِنْ دِيْبَاجٍ اَوْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَهٗ
فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَاُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ
قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد مین سے قبا پہنے دیکہا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپنے فرمایا یہہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپنے اوسکو میرے پاس بہیجدیا مین نے عرض کیا یہ جوڑا آپنے مجھے بہیجا اور مین ترسن چکا
ہون جو آپنے اوس کے باب مین فرمایا تہا آپنے فرمایا مین نے اس لیے بہیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹہاوے
(بہیجکر) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عُطَارِدَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا
بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَكَمْ اَمَرْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین یہ ہے کہ مین نے تم کو اس لیے بہیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹہاؤ اور اسلیے نہین بہیجا کہ تم
پہنو **عَنْ** يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا فِي الْاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غِلَظُ مَا مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً
مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ

قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا ترجمہ یحیی بن ابی اسحاق نے کہا مجھسے سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیباہے اور سخت اور سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکہ ایک شخص تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تہا کہ تو اس سے مال حاصل کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَسْمَاءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتِ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتِ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے جو مولی تہا اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تہا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجکو اسماء نے عبداللہ بن عمر کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جن میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈھاکا) تیسرے پورے کو تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزے کو کون حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ روزے رکھیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثنا عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور رہی یہ کہ ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو یہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجھے ڈر ہوا کہین نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود
عباسکا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہون نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر اُنہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادرون کا اون کی کسروانی زمنسوب
ہے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی جسکا گریبان دیبا کا تہا اور اُس کے دامنون پر سنجاف
تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ
مرگئین تو یہ جبہ مین نے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم اوسکو
دہوکر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار اونگل تک درست
ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ
یَخْطُبُ یَقُوْلُ اَلَا لَا تَلْبَسُوْا نِسَآءَکُمُ الْحَرِیْرَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ فَاِنَّہٗ مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ
فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار رہو اے لوگو مت پہناؤ
اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مینے سُنا حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مینے
سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہناؤ حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا
وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد
اجماع ہوگیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر
حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصراً **عَنْ**
اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ کَتَبَ اِلَیْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِیْجَانَ یَا عُتْبَۃُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ
کَدِّ اَبِیْکَ وَلَا مِنْ کَدِّ اُمِّکَ وَاسِعِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ رِحَالِہِمْ تَشْبَعُ
مِنْہُ فِیْ رَحْلِکَ وَاِیَّاکُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِیَّ اَہْلِ الشِّرْکِ وَلُبُوْسَ الْحَرِیْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ لُبُوْسِ الْحَرِیْرِ قَالَ اِلَّا ہٰکَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّہُمَا قَالَ زُہَیْرٌ قَالَ عَاصِمٌ
ہُوَ فِی الْکِتَابِ وَرَفَعَ زُہَیْرٌ اِصْبَعَیْہِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضے
اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانون کو اون کے ٹھکانون مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے مین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچاوے) اور بچھو تم عیش کرنے سے اور سنسر کو نکی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اُٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اُنگلی کو اور ملا لیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میز یا اور کہین لگا ہو تو درست ہے) **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ **ترجمہ** ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس مین لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنے گا حریر کو شخص جسکو آخرت مین کچھ ملنے والا نہین مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دو انگلیون سے جو انگوٹھے کے پاس ہین جتنے گھنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی پھر مین نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَدَتْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام مین تھے اوس مین یہ لکھا تھا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے وہ یہی سمجھے مین کہ مراد اوپ کی نقش ہین **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے

خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير إلا موضع إصبعين
وثلاث وأربع ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے)
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر عن
قتادة بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى
عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج أهدي له فكاد أو شك أن
ينزعه فأرسل به إلى عمر بن الخطاب فقيل قد أرى شك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني
عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاء عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول
الله كرهت أمرا وأعطيتنيه فما لي فقال إني لم أعطكه لتلبسه إنما أعطيتكه لتبيعه
فباعه بألفي درهم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت نکالنا چاہی اور حضرت عمر کو بھیجا لوگوں نے کہا آپ نے
تو ابھی نکالنا چاہی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبریل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپ کے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجکو دی سو اسکا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچ ڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی عن علي رضي الله تعالى عنه قال أهديت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فبعثت بها إلي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال إني لم أبعث
بها إليك لتلبسها إنما بعثت بها إليك لتشققها خمرا
بين النساء ترجمہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑ آیا آپ نے وہ مجھے بھیجا میں نے اوسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بند بنا دے عن أبي عوانة بهذا الإسناد وفي حديث
معاذ نا سعيد في فاطمة بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر نا أطرافها بين نسائي ولم
يذكر فأمرن ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علي رضي الله تعالى عنه أن
أكيدر دومة أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فأعطاه علي

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال شققتہ خمرا بین الفواطم رد قال ابو بکر و ابو کرب بین النشوۃ

ترجمہ حضرت علی رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپنے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑکر مرنیدہ مین بانٹدے تینون فاطمہ کے (ایک فاطمہ زہرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی ہو اللہ تعالے ان سب سے اور ہمارے اختر اُن کے غلاسون مین کرے) **ف** دومہ ایک شہر تہا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر کہتے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکہتا تہا لیکن اختلاف ہی کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہوکر اور صحیح یہ ہی کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اُسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیہا فرأیت الغضب فی وجہہ قال فشققتہا بین نسائی

ترجمہ امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا یہ مین نے اُسکو پھاڑکر عورتونکو دیدیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بہا الی وقد قلت فیہا ما قلت قال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا وانما بعثت بہا الیک لتنتفع بثمنہا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا جو ایک ریشمی کپڑا ہے حضرت عمر نے کہا آپنے مجکو بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہین اس کے باب مین آپنے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ

ترجمہ حضرت انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عن** ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا ایسی حریر کی تحفہ میں آپ نے اسکو پہنا اور نماز پڑھی اوس میں پھر نماز سے فارغ ہو کر اوسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اوسکو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں عن یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب اباحۃ لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اسوجہ سے کہ انکو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا عن سعید بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے اون دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں ف نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث اوپر حجت ہے باب النھی عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے عن

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ھذہ ثیاب الکفار فلا تلبسھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انکو مت پہن عن یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد وقالا عن خالد بن معدان ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال امک امرتک بھذا قلت اغسلھما قال بل احرقھما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں انکو دھو ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا جلا دے انکو ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء اونکا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً عن علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی والمعصفر وعن خاتم الذھب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن القراءۃ وانا راکع وعن لبس الذھب والمعصفر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم

بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرارت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے

باب فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ یمن کی چادروں کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تھا انہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کاڑی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور رقیقہ ہوتا ہے)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ **ترجمہ** ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہ بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا **ترجمہ** ابوبردہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل جو بند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلِهِ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں موٹا تہ بند لکھا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

وعلیہ مرط علم رجل من شعر اسود **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑھے تھے جس پر بالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکیٔ علیہ من ادم حشوہ لیف **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت انما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادما حشوہ لیف **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی **عن** ھشام بھذا الاسناد وقالا اضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن معاویۃ ینام علیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز الجماع الانماط قالین یا سوزنیوں کا بیان **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجت اتخذت انماطا قلت وانی لنا انماط قال امما انہا ستکون **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب قریب ہونگی جب ملک فتح ہونگے اور مسلمان مالدار ہو جاویں گے پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما تزوجت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذت انماطا قلت وانی لنا انماط قال امما انہا ستکون قال جابر وعندہ امرأتی تنطنط فانا اقول نخیہ عنی وتقول قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب ہونگی جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اور سکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب سوزنیاں ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تھے مکروہ جانکر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی) **عن** سفیان

بهذا الاسناد وزاد قال ابو عيسى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** گراہت ما زاد علی الحاجۃ من الفراش واللباس حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی بی ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کر لیے تو شیطان اُنپر جلوس کرے گا مقصود حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے **باب** تحریم جر الثوب خیلاء غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ تعالیٰ الی من جر ثوبہ خیلاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اوس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک وزاد فیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذی یجر ثیابہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ہشیم **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ غیر انہ قال ثیابہ ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی رجلا یجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذا رجل من بنی لیث تعرفہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأذنک

مَاتَيْنِ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخُيَلَاءَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اسکو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے انہ دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس کیطرف نہ دیکھے گا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِي الْحَسَنِ وَفِيْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ وَلَمْ يَقُوْلُوْا ثَوْبَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلًى لِنَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ اَنْ يَسْاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں ادن دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکا دے اونہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِزَارِيْ اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰى اَيْنَ فَقَالَ اِنْصَافِ السَّاقَيْنِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھا لی آپ نے فرمایا اور اونچی کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اٹھاتا رہا یہانتک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہانتک اٹھا دی آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَرٰى رَجُلًا يُجُرُّ اِزَارَهٗ يَجْعَلُ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُوْلُ جَلَّ الْاَمِيْرُ جَاءَ الْاَمِيْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا ترجمہ محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اونہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف علی المدینۃ ترجمہ وہی اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہی غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے باب تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ بثیابہ کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یتمشی قد اعجبتہ جمتہ وبرداہ اذ خسف بہ الارض فھو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جارہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترا یا آخر زمین میں دھنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ خسف اللہ بہ الارض فھو یتجلجل فیھا الی یوم القیامۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑا رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں گہستا چلا جائے گا

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِيْ حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین چادرون کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے **باب** تَحْرِيْمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُثَنّٰى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ مین آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم مین سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگون نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر (بیچنے اوس کی تمیز سے) وہ بولا قسم خدا کی مین اوسکو ہاتھ نہیں لگانے کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ

فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ ھٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّہٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِہٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکھتا پھر پہننگے یا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالی کی اب میں اسکو کبھی نہیں پہنونگا یہ دیکھکر لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردون کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونون مذہب باطل ہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث فی خاتم الذھب زاد فی حدیث عقبۃ بن خالد وجعلہ فی یدہ الیمنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ مین تھی + **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاتم الذھب نحو حدیث اللیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ثم کان فی ید عمر رضی اللہ تعالی عنہ ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حتی وقع منہ فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ قال ابن شھاب حتی وقع فی غرس ولم یقل منہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھ مین تھی پھر ابوبکر کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ مین رہی پھر اون کے ہاتھ سے اریس کے کنوے مین گر گئے اوس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت مین خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش مین اللہ کا نام رکھنا بعضون نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(نووی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ ثُمَّ اَلْقَاہُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَنُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ ھٰذَا وَکَانَ اِذَا لَبِسَہٗ جَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ بَطْنَ کَفِّہٖ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پہر اوسکو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اوسپر کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر گئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَنُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَنَقَشْتُ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِہٖ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس مین محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کہدوے **عَنْ** اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الرُّوْمِ قَالَ قَالُوْا اِنَّھُمْ لَا یَقْرَءُوْنَ کِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑہتے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکھہ رہا ہون آپ کے ہاتھہ مین اوسپر نقش تہا محمد رسول اللہ **عَنْ** اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ
فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے
بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہین سوا عرب کے اور لوگون کو) لوگون نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہین
لیتے جب تک اوسپر مہر نہ ہو پھر آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین آپکے ہاتھ مین اوسکی سفیدی
دیکھ رہا ہون **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ
اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ
فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ وَّنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسریٰ (بادشاہ ایران)
اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگون نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی
خط نہ لین گے جب تک اوسپر مہر نہ ہو آخر آپنے انگشتری بنوائی جسکا حلیہ چاندی کا تھا اور اسمین
نقش تھا محمد رسول اللہ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ
مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ
ترجمہ انس بن مالک رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ مین چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگون نے چاندی کی انگوٹھیان بنوالین اور
پہنین پھر آپنے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان اُتار کر پھینک دین (یعنے
سونے کی انگوٹھیان پھینک دین) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ
اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ
فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن جریج بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشے ہتا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن مین ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہو یعنے سیاہ عقیق کا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی جاندی کی۔ داہنے ہاتھہ مین اور اُسکا نگینہ آپ اندر کو تہیلی کیطرف رکھتے **عَنْ** یُوْنُسَ ابْنِ یَزِیْدَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَدِہِ الْیُسْرٰی **ترجمہ** انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اِس انگلی مین تہی اور بائین ہاتھہ کی خنصر کو تبلایا (یعنے چھنگلیا کو) **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَانِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِیْ فِیْ ھٰذِہٖ اَوِ الَّتِیْ تَلِیْھَا لَمْ اَدْرِ عَاصِمٌ فِیْ اَیِّ الثِّنْتَیْنِ وَنَھَانِیْ عَنِ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَی الْمَیَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّیُّ فَثِیَابٌ مُضَلَّعَۃٌ یُؤْتٰی بِھَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِیْھَا شَبَہٌ کَذَا وَاَمَّا الْمَیَاثِرُ فَشَیْءٌ کَانَتْ تَعْمَلُہُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِھِنَّ عَلَی الرَّحْلِ کَالْقَطَائِفِ الْاَرْجُوَانِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین اور اس کے پاس والی مین انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اسحدیث کا یاد نرہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت مین ہے کہ سبابہ اور وسطی کو تبلایا یا وسطے اور اُس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشون پر بیٹھنے سے اونہون نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہین خانہ دار جو مصر سے آتے ہین اور شام سے اُرجوان زین پوش وہ ہے جو عورتین کجاوون پر بچھاتین ہین اپنے خاوندون کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَھَانِیْ اَوْ نَھَانَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم انی اتختم فی اصبعی هذه او هذه قال اومی الی الوسطی والتی تلیها ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین یا اس اونگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی اونگلی کیطرف کیونکہ یہ انگلیان ہر کام مین شریک ہوتی ہین اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائیں دونون ہاتھ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین اختلاف ہے

باب استحباب لبس النعال جوتی پہننا مستحب ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزوناها یقول استکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیان بہت بنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی)

باب استحباب لبس النعال فی الیمنی اولا والخلع من الیسری اولا وکراهة المشی فی نعل واحدة پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع فلیبدأ بالشمال ولینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا دونون اتار ڈالے **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشین احدکم فی نعل واحدة لینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے (نہ پاؤن مین موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنمائی ہے) **عن** ابی زرعة قال خرج الینا ابوهریرة رضی اللہ تعالےٰ عنہ فضرب بیده علی جبهته فقال الا انکم تقرءون انی اکذب علی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَقْتَدُوْا وَاَمْشِیْ الْاَرْنَبَۃَ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا

ترجمہ ابوزرین سے روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا پائنچہ اپنی پنڈلی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں خبردار رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جبتک اوسکو درست نہ کرلے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **بَابُ** النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے

ف جسکو عرب میں اشتمال صماء کہتے ہیں یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے اور کپڑا چھنگا اور ڑانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہوجاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھہ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اسکے معنے اوپر بیان ہو چکے) **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّاَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی وَھُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر کہنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْکُلْ بِشِمَالِکَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَنْصِبْ اِحْدٰی رِجْلَیْکَ عَلَی الْاُخْرٰی اِذَا اسْتَلْقَیْتَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے مین اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہ بند مین اور مت کھا بائین ہاتھہ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت کھڑا اپنا ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ سب صورت مین ہے جب تہ بند باندھے ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَلْقِیْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکھکر **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب نَھْیِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَهٰى عَنِ الزَّعْفَرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردون کو **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بڑھاپے مین ابرون پر خضاب کرنا مستحب ہے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاَمَرَ بِهٖ اِلَى نِسَائِهٖ قَالَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے انکا سر اور اُنکی ڈاڑھی ثغامہ کیطرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے اونکی عورتون کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بجز سیاہی سے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب نہین کرتے تو تم اُنکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات اور لباس اور وضع مین حتے المقدور کافرون کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہہ نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنین اور ہندو ہندو اون کی وضع اور روش اختیار کرین۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگون کا جو نصاری کی تقلید لباس اور وضع مین جائز خیال کرتے ہین **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تھے اُنکا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونون کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہین خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضے اللہ عنہم

باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان جانور کی صورت بنانا حرام

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ساعۃ یاتیہ فیہا فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ وفی یدہ عصا فالقاہا من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریر فقال یا عائشۃ متی دخل ہذا الکلب ہہنا فقالت واللہ ما دریت فامر بہ فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت مین پھر وہ وقت آگیا اور جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مبارک مین ایک لکڑی تھی آپنے اُسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ تعالی اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پھر آپنے ادہر ادہر دیکھا تو ایک پلہ کتی کا تخت کے تلے دکھلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اسنجکہہ اُنہون نے کہا قسم خدا کی مجھکو خبر نہین پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجھہ سے وعدہ کیا تھا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹھا تھا لیکن تم نہین آئے اونہون نے کہا یہ کتا تمہارے گھر مین تھا اوسنے مجھکو روک رکھا تھا ہم اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین البتہ درخت یا پہاڑ یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو

دلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پہ ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اُسکا رکھنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوسپر بے سایہ تصویرین تھین اور احادیث مطلق ہین اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر جو سایہ دار ہون اور اُنکا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڈیان مستثنی ہین اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڈیون کا بھی خرید کرنا بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے کہا کہ گڈیون سے کھیلنے کی بھی اجازت اسحدیث سے منسوخ ہوگئی واللہ اعلم انتہے

عن اِبْنِ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيْلِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا فَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ كَانَ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ

ترجمہ ام المومنین میمونہ رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

صبحکو اوٹھو چپ چپ رہیے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ ویسی آجتک نہیں دیکھی تھی آپنے فرمایا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھہ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے اور اُنہون نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا قسم خدا کی میمونہ نے کہا پہر ساری دن آپ اسیطرح رہے بعد اوس کے آپکے دل مین خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے مین تھا وہ نکالکر باہر کیا گیا پہر آپ نے پانی لیا اور جہان وہ کتا بیٹھا تھا وہان پانی چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے آپنے فرمایا تم نے مجھہ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنیکا اونہون نے کہا ہان لیکن ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس مین کتا ہو یا مورت پہر اوسکی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتون کے قتل کا یہانتک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بہی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا ف کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہین آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہین لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتہہ رہتے ہین اور ہر جگہہ جاتے ہین کیونکہ وہ اعمال کو لکہتے ہین اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہو جیسے شکاری کتا یا کہیت کا وہ فرشتون کو نہین روکتا (انتہے مختصراً) **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَذَکَرَ الْاِخْبَارَ فِی الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ رَبِیْبِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ

الاول فقال عبيد الله الم تسمعه حين قال الا رقما في ثوب ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو تب زید نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمارپرسی کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جسپر صورت تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکا یا ہے صورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سُنا انہون نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے مین عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ صورۃ قال لبسر فمرض زید بن خالد فعدناہ فاذا نحن فی بیتہ بستر فیہ تصاویر فقلت لعبید اللہ الخولانی الم یحدثنا فی التصاویر قال انہ قال الا رقما فی ثوب الم تسمعہ قلت لا قال بلی قد ذکر ذلک ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اسحدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچھنے کو گئے اون کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس مین تصویر بنی تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا انہون نے ہم سے حدیث بیان کی تصویرون کے باب مین انہون نے کہا مگر جو نقش ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سُنا انہون نے کہا زید نے یہ کہا تھا عن ابی طلحۃ الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تماثیل قال فاتیت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقلت ان ھذا یخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تماثیل فھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ذلک فقالت لا ولکن سأحدثک ما رأیتہ فعل رأیتہ خرج فی غزاتہ فاخذت نمطا فسترتہ علی الباب فلما قدم فرای النمط عرفت الکراھیۃ فی وجھہ فجذبہ حتی ھتکہ او قطعہ وقال ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین قال فقطعنا منہ

وِسَادَتَيْنِ وَحَشْوُهُمَا لِيفٌ فَأَتَاهُمَا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویر مین ہون۔ زید نے کہا مین یہ سُنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہین تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہون نے کہا نہین مین نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہون کیبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو مین نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھا آپ کو بُرا معلوم ہُوا آپنے اُسکو کھینچا یہانتک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم نہین دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور اُن کے اندر کھجور کی چھال بھری آپنے اوسپر عیب نہین کیا **ف** اُس چادر پر تصویرین تھین گھوڑون کی جیسے دوسرے روایت مین ہے **مسجد** سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا جمانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہین ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا۔

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اوس مین پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب مین اندر آنکر اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد آتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جسپر ریشمی پھول تھی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعِنْدَ الْأَكْثَرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى وَزَادَ فِيْهِ يَزِيْدُ عَبْدُ الْأَعْلٰى كُلَّمَا يَمُرُّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ

الاجنحۃ فامرنی فنزعتہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اوسکو توڑ ڈالا **عن** سمعت یحیی یحدث بھذا الاسناد ولیس فی حدیثہ عجل قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مستترۃ بقرام فیہ صورۃ فتلون وجھہ ثم تناول الستر فھتکہ ثم قال ان من اشد الناس عذابا یوم القیامۃ الذین یشبھون بخلق اللہ عزوجل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا بمثل حدیث ابراھیم بن سعد غیر انہ قال ثم اھوی الی القرام فھتکہ بیدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کیطرف اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا **عن** الزھری بھذا الاسناد وفی حدیثھما ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سترت سھوۃ لی فیھا تماثیل کانما راٰہ ھتکہ وتلون وجھہ وقال یا عائشۃ اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ تعالیٰ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقطعناہ فجعلنا منہ وسادۃ او وسادتین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا محراب کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپنے یہ دیکھا تو اسکو پھاڑ ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں اون لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضہ

نے کہا میں نے اسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
اَنَّهٗ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مُمَدَّدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ فَاَخَّرْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ وِسَادَةً **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اودھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے کہا میں نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیہ بنا ڈالے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَتَاَوَّهَ فَاَخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ ٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسکو سرکا دیا میں نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَتْهُ
قَالَتْ فَقَطَعْتُهٗ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ
مَوْلًى لِبَنِيْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ
لٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ ٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردہ کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا
میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اُس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے
نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے ہے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن تکیوں
پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهٖ

الکراھیۃ وقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ فماذا اذنبت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مابال ھذہ النمرقۃ قالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون
ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انہون نے ایک تو شک خریدی
جس مین تصویرین تھین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو آپ دروازہ پر کھڑے
ہورہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول
اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ تعالے اور اوس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ تو شک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپ بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان
ڈالو پھر فرمایا جس گھر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے **عن** عائشۃ بھذا
الحدیث وبعضھم اتم حدیثا منہ من بعض وزاد فی حدیث ابن ابی الماجشون قالت
فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ مین نے اوس کے دو تکیے بناڈالے آپ اونپر تکیہ لگاتے گھر مین **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون
الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ صورتین بناتے ہین
اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ اونکو جنکو تمنے بنایا **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر ابراھیم الا شیخ ان

ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا **عن** الاعمش بھذا الاسناد وفی روایۃ یحیی رای کتب عن لی معاویۃ ان من اشد اھل النار یوم القیمۃ عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیہ تماثیل مریم فقال مسروق ھذا تماثیل کسری قلت لا ھذہ تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے مین مسروق کے ساتھ ایک گھر مین تھا جس مین تصویرین تھین مسروق نے کہا یہ کسرے بادشاہ ایران کی تصویرین ہین مین نے کہا نہین یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین ہین مسروق نے کہا مین نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو ہوگا **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فافتنی فیھا فقال لہ ادن منی فدنا ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یدہ علی رأسہ وقال انبئک بما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفس فتعذبہ فی جھنم وقال ان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس لہ فاقربہ نصر بن علی **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا مین تصویر بنانے والا ہون تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آدہ پاس گیا پھر اونہون نے کہا پاس آدہ اور پاس گیا یہانتک کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا ہاتھ اوس کے سر پر رکھا اور کہا مین تجھ سے کہتا ہون وہ جو مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانیوالا جہنم مین جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم مین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتا ہے تو روح کی یا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النضر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت جالسا عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجعل یفتی ولا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ رجل فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فقال لہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ادنہ فدنا الرجل فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا کلف ان ینفخ فیھا الروح یوم القیمۃ ولیس بنافخ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بنادے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اتی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی زرعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت مع ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی دار مروان فرای فیھا تصاویر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابی زرعۃ قال دخلت انا وابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارا بنیت بالمدینۃ لسعید او لمروان قال فرای مصورا یصور فی الدار فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے میں اور ابوہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تھا مدینہ مین سعید کا یا مروان کا دھان ایک صور کو دیکھا جو گھر مین تصویرین بنا رہا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا مسین جو کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین مورتین ہون **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** کَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر مین گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین رہتے اون مسافرون کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نجی تنزیہی ہے) **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے **باب** كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِی رَقَبَةِ الْبَعِیْرِ نامت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا مشرکون کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے نامت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالتے آپ نے یہ موقوف کر دیا اسوجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہین پھرتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہی یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا نامت کے **عَنْ** اَبِیْ بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ لَا تَبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ **ترجمہ** ابو بشیر انصاری سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہا مین

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کے مقامون مین تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گلے مین
تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر
لگنی کے خیال سے ڈالتے تھے **باب** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ
فِيهِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر
داغ دینے سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا
جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اُسکو داغا **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ مَوْسُومِ
الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ بَخٍ وَاللهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ
فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپنے
اُسکو بُرا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے
پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے
آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ سوا آدمی کے
جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِي يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى
تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ
وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حَوْرِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ **ترجمہ** حضرت
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب اُم سلیم جنبین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکھتا رہ یہ کچھ کھانے نہ پاوے جب تک تو اسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاوے
اور آپ کچھ چاب کر اُس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پھر مین صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ مین تھے
اور ایک کملی حجیت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اور ہی تہی داغ دے رہی تہی اون اونٹھون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تہے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے اور اون پر یہ حدیثین عجمت ہین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یحدث ان امہ حین ولدت انطلقوا بالصبی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یحنکہ قال فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبۃ واکثر
علمی انہ قال فی اذانہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی ماں جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے مونہہ مین کچھ ڈالین گے
مینے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے
کانون مین **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول دخلنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسم غنما قال احسبہ قال فی اذانہا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکریون کے کانون پر **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت
فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیسم وھو یسم ابل الصدقۃ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مبارک
مین داغ کا ہتیار دیکہا آپ صدقے کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے

باب

کراھۃ القزع قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا
تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز رکہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی حضعت ہے یا بدنما ہے انتہے

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ بَعْضٌ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے انہوں نے کہا بچہ کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ وَھُوَ مِنَ الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِیْرَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ مِنْ قَوْلِ عُبَیْدِ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِیْرَ فِی الْحَدِیْثِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِی الطُّرُقَاتِ راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور (غیر محرم کیطرف بد نظر نہ کرنا) اور راہ میں ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَۃِ وَالْمُسْتَوْصِلَۃِ وَالْوَاشِمَۃِ وَالْمُسْتَوْشِمَۃِ وَالنَّامِصَۃِ وَالْمُتَنَمِّصَۃِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی رونیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِبْنَۃً عُرَیِّسًا اَصَابَتْھَا حَصْبَۃٌ فَتَمَرَّقَ

شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکل ہے بال گر گئے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **ف** ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضون نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے **عن** ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ غَیْرَ اَنَّ وَکِیْعًا وَشُعْبَةَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُھَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِھَا وَزَوْجُھَا یَسْتَحْسِنُھَا اَفَاَصِلُ شَعْرَھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَھَاھَا **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی اُس کے بال گر گئے ہین اور اُسکا خاوند بالون کو پسند کرتا ہے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اُسکو **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ جَارِیَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّھَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُھَا فَاَرَادُوْا اَنْ یَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگون نے قصد کیا اون مین جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **عن** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَّھَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُھَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَھَا یُرِیْدُھَا اَفَاَصِلُ شَعْرَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَاتِ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اسہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا مین جوڑ لگا دون اُسکے
بالون مین آپنے فرمایا لعنت ہی جوڑ لگانیوالیون پر **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ
لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ **ترجمہ** ابراہیم بن نافع سے اسی طرح روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ
تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ
مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ
لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَقَالَتِ
الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلٰى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ
فَدَخَلَتْ عَلٰى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ
اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی لعنت کی
اللہ نے گودنے والیون اور گدانے والیون پر اور مُنہ کے بال نکالنے والیون پر اور نکلوانے والیون
پر اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہون) اللہ کی
خلقت بدلنے والیون پر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام اُم یعقوب تہا وہ
قرآن پڑہا کرتی تہی تو وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت
کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکہاڑنے اور اوکہڑوانے اور دانتون کو کشادہ کرنے اور
اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیون پر عبداللہ نے کہا مین کیون لعنت نہ کرون اور سپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی منہ تو دونوں جلدوں میں جتنا قرآن تمہارا پڑھا ہوا مجھ نہیں ملا عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی رہتی جیسا چاہیے تھا غور کرکے تو نے مجھکو ملتا اللہ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے اوسکو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبداللہ نے کہا جاؤ دیکھو گئی اُنکی عورت پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی اُنمیں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اُس سے صحبت نہ کرتے **عن** منصور بھذا الاسناد بمعنی حدیث جریر غیر ان فی حدیث سفیان الواشمات والمتوشمات فی حدیث مفضل الواشمات الموشومات **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** منصور بھذا الاسناد الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجردا عن سائر القصۃ من ذکر ام یعقوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** جابر بن عبداللہ یقول زجر النبی صلعم ان تفعل المرأۃ بزوجہا شیئا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے شوہر میں جڑ لگانے سے **عن** حمید بن عبدالرحمن بن عوف انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وھو علی المنبر یتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساؤھم **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بال کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس سے اور یہ جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل سب طرح تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عوف عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئی لڑکی سر دل پر لانے لگی **عن** الزھری بمثل حدیث مالک غیر ان فی حدیثہ معمر انما عذب بنو اسرائیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب قال قدم معاویۃ المدینۃ فخطبنا واخرج کبۃ من شعر قال ما کنت اری ان احدا یفعلہ الا الیھود ان رسول اللہ صلعم بلغہ فسماہ الزور **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا یہ کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہود ہی (یعنی مکاری اور دغا بازی) **عن** سعید بن المسیب ان معاویۃ قال ذات یوم انکم قد احدثتم زی سوء وان نبی اللہ صلعم نھی عن الزور وقال رجل بعصا علی راسہ فاخرجت الینا قال معاویۃ الا وھذا الزور وقال قتادۃ یعنی ما کثر بہ النساء شعورھن من الخرق **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک بکری لیکر اوسکی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور ہے فتادہ نے کہا مراد یہ ہے
کہ عورتین چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کرلیتی ہین **باب** النساء الکاسیات العاریات المائلات
الممیلات اون عورتون کا بیان جو ننگی ہین لیکن ننگی ہین آپ ہی سیدہ راہ سے مگر گئین خاوند کو بہی موڑ دیتی ہین
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم
سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ
البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکہا ایک تو
وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہین بیلون کی دمونکیطرح لوگونکو اُس سے مارتے ہین دوسرے وہ عورتین جو ننگی ہین مگر ننگی ہین
یعنے ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدرآباد مین عورتونکے سر اور پیٹ اور پاؤن کہلے رہتے ہین یا کپڑے ایسے باریک
پہنے ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین اسیطرح اوسی کہانیوالی خود بہکنے والی اون کے سر بختی رایک قسم
ہے اونٹ کی اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اُسکی خوشبو بہی پاسکونگی حالانکہ
جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **باب** النہی عن التزویر فی اللباس وغیرہ والمتشبع بما لم یعط فریب
کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اُسکا بہی کہنے کی ممانعت **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی
زوجی اعطانی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلعم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے ایکعورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت) کہون کہ خاوند نے مجہکو وہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپنے فرمایا
جو کہے فلان چیز میرے پاس ہے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنے کیواسطے اور وہ اُسکے پاس نہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے
کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے **عن** اسماء جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
ان لی ضرۃ فھل علی جناح ان تشبعت من مال زوجی ما لم یعطنی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجہکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکا دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے
مجہکو یہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپنے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہی بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب
کے دو کپڑے پہن لیے اور اپنے تئین زاہد متقی بنایا حالانکہ اصل مین دنیادار فریبی ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ)
عن ھشام بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الآداب

کتاب آداب کے بیان مین

باب النہی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہین پکارا تھا بلکہ فلان شخص کو (اوس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ مین علماء کے بہت سے مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہین خواہ اُسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہی اور یہ کنیت رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی یہ کہ ممانعت اُسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہی اور اس مین ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکھتے ہو پھر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہے مختصراً) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ جن سے اللہ تعالی کی بندگی نکلے اور بری نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین عبدالنبی عبدالحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوس نے اُسکا نام محمد رکھا اوس کی قوم نے کہا ہم تجھے یہ نام نہین رکھنے دین گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا مین نے اُسکا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجھے نہین چھوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچھ ملتا ہے (غنیمت یا زکوۃ کا مال سلیم اوسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا جائز ہے یا نہین) **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک بمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وضعی ابوا ان یکفلونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اُسکا نام محمد رکھا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکھنے دینے تجھے ابو محمد نہین کہنے کے جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اُسکا نام اللہ تعالے کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپنے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر مین بھیجا گیا ہون تقسیم کرتا ہون تمکو (اور اپنے لیے نہین کرتا)

عن حصین بهذا الاسناد ولم یذکر فانما بعثت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایۃ ابی بکر ولا تکتدوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عن الاعمش بہذا الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار ولد لہ غلام فاراد ان یسمیہ محمدا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم من ذکرنا حدیثہم من قبل وفی حدیث النضر عن شعبۃ قال وزاد فیہ حصین وسلیمان قال حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم وقال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ولد لرجل منا غلام فسماہ القاسم فقلنا لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال سم ابنک عبد الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دینگے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے عن جابر بمثل حدیث ابن عیینۃ غیر انہ لم یذکر ولا ننعمک عینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عن** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصَّالِحِیْنَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) میں پڑھتے ہو یَا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے حالانکہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون نہیں ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلی نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے **باب** کَرَاهَةِ التَّسْمِیَةِ بِاَسْمَاءِ الْقَبِیْحَةِ برے ناموں کا بیان **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَّیَسَارٍ وَّنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** لوذی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَکَ رَبَاحًا وَّلَا یَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح او نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کر نا مجھ سے **عَنْ** مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپنے اس سے منع نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں کیا **باب** اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الِاسْمِ الْقَبِيحِ برے نام کا بدلڈالنا مستحب ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدلدیا جسکا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان کرنیوالی کا ہے اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَۃً لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَتْ یُقَالُ لَھَا عَاصِیَۃُ فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَۃَ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام جمیلہ رکھدیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ جُوَیْرِیَۃُ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَھَا جُوَیْرِیَۃَ وَکَانَ یُکْرَہُ اَنْ یُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ کُرَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلا (کیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُھَا بَرَّۃَ فَقِیْلَ تُزَکِّیْ نَفْسَھَا فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِھٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام زینب رکھا **عَنْ** زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ اسْمِیْ بَرَّۃَ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُھَا بَرَّۃُ فَسَمَّاھَا زَیْنَبَ **ترجمہ** زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اُنکا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھدیا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّیْتُ ابْنَتِیْ بَرَّۃَ فَقَالَتْ لِیْ زَیْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ھٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّیْتُ بَرَّۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّیْھَا قَالَ سَمُّوْھَا زَیْنَبَ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنے بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام ہی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے فرمایا زینب رکھو **باب** تحریم التسمی بملک الاملاک شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخنع اسم عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبۃ فی روایتہ لا مالک الا اللہ قال الاشعیثی قال سفیان مثل شاہان شاہ وقال احمد بن حنبل سالت ابا عمرو عن اخنع فقال ادضع **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہیں ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں تو نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج ہی اللہ ہے اور اسکے معنے ہی شہنشاہ کے ہیں یہ ہی کسی بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاۃ ہی **عن** ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا مالک الا اللہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اس سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے **باب** استحباب تحنیک المولود وغیرہ بچے کے منہ میں کچھ چاب کروالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولدہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی عباءۃ یھنأ بعیرا لہ فقال ھل معک تمر فقلت نعم فناولتہ تمرات
فالقاھن فی فیہ فلاکھن ثم زغر فا الصبی فجعۃ فی فیہ فجعل الصبی یتلمظ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الانصار التمر وسماہ عبد اللہ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اُسوقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ
نے اُنکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوس کے بچے کا مونہہ کھولا اور اُس کے مونہہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا
آپنے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اسکا نام عبد اللہ رکھا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی
تحنیک (چبا کر اوس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون
کی ہتوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک نفیس اسلئے اسمیں عبد اللہ
نام رکھنا **انتہے مختصرا** **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ابن لابی طلحۃ
تشتکی فخرج ابو طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقبض الصبی فلما رجع ابو طلحۃ قال
ما فعل ابنی قالت ام سلیم ھو اسکن مما کان فقربت الیہ العشاء فتعشی ثم
اصاب منھا فلما فرغ قالت وارو الصبی فلما رأی ابو طلحۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قد شبع وقد اصاب منھا قالت یا ابا طلحۃ ارأیت لو ان قوما اعاروا
عاریتھم اھل بیت ھل لھم ان یمنعوھم قال لا فقالت فاحتسب ابنک قال فغضب
ثم قال تترکنی حتی اتلطخ ثم اخبرھا ان قد حملت فاتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وھو بالمدینۃ قال فما طرقھا قالت یقول سفیان مرۃ فی سفر وقد دنت
من المدینۃ فوضعت فقالت لی یا انس لا یطعمن ھذا المولود شیئا حتی تغدو بہ
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح احتمل بتمرات فرآہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لعل معہ شیئا قالوا نعم تمرات فاخذھا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فمضغھا ثم اخذھا من فیہ فجعلھا فی فی الصبی ثم حنکہ وسماہ
عبد اللہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا تھا ابو طلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مرگیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے اُم سلیم
(اونکی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اُسکو آرام ہے

یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا اون کے پاس لائین اونہون نے کھایا
بعد اوس کے اُم سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو اُم سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کردو پھر صبح
کو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپنے پوچھا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابوطلحہ نے کہا ہان آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے اندونو
کو پھر اُم سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابوطلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور اُم سلیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگون نے کہا کھجوریں ہین آپ نے کھجوریں
لیکر چبایا پھر اپنے مونہہ سے نکالکر بچہ کے مونہہ مین ڈالا پھر اُسکا نام عبداللہ رکھا **ف**
اسحدیث سے نکلا کہ اُم سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھین اونہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہا دین گے اور رات بھر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اُس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا راوی
نے کہا اس عبداللہ کی اولاد مین اسحاق پیدا ہوئے اور اون کے نو بھائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تھے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلے
میرا ایک ہی لڑکا تھا اشرف اُسکا نام تھا جب مین بار دوم ۱۲۹۴ھ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اُسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اس سے
بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جنکے نام یہ ہین **اشرف** ۔ احسن ۔ محسن ۔
حقتعالی اونکی عمر مین برکت دیوے اور اُنکو عالم باعمل کرے آمین یارب العالمین **عن**
اثر ہذا القصۃ نحو حدیث یزید **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** ابی موسی قال ولد
لی غلام فاتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسماہ ابراہیم وحنکہ بتمرۃ **ترجمہ**
ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپنے اُسکا نام ابراہیم رکھا اور اُس کے مونہہ مین ایک کھجور چبا کر ڈالی
عن عروۃ بن الزبیر ان فاطمۃ بنت المنذر بن الزبیر اخبرتہ انہا کانت اسماء

بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حِیْنَ ھَاجَرَتْ وَھُوَ حَبْلٌ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنَفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِیْنَ نُفِسَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُحَنِّکَہٗ فَاَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَمَکَثْنَا سَاعَۃً نَلْتَمِسُھَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَھَا فَمَضَغَھَا ثُمَّ بَصَقَھَا فِیْ فِیْہِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ بَطْنَہٗ لَرِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ ثُمَّ جَاءَ وَھُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِیُبَایِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِذٰلِکَ الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰہُ مُقْبِلًا اِلَیْہِ ثُمَّ بَایَعَہٗ

ترجمہ عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہاں عبداللہ کو جنیں پھر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اوسکی (تحنیک اوسکو کہتے ہیں کہ چبا کر بچے کے مونہہ میں ڈالنا) آپنے عبداللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپنے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا اسماء نے کہا پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور اون کے لیے دعا کی اور اونکا نام عبداللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو آتے دیکھا تو متبسم فرمایا پھر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے)

عن اَسْمَاءَ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُّہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ

بتمرۃ ثم دعا لہ وبرّک علیہ وکان اول مولود ولد فی الاسلام **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلی چیز عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے) **عن** اسمآء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا ھاجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی حبلی بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکر نحو حدیث ابی اسامۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرّک علیھم ویحنکھم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جئنا بعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحنکہ فطلبنا تمرۃ فعزّ علینا بھا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا ملنا مشکل ہو گیا **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی بالمنذر بن ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذہ وابو اسید جالس فلھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء بین یدیہ فامر ابو اسید بابنہ فاحتمل من علی فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقلبوہ فاستفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال این الصبی

فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَفَلَا سَمَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اسکے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے ران پر سے اٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ ہمنے اسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اسکا نام منذر ہے پھر اسدن سے انہوں نے اسکا نام منذر ہی رکھدیا **باب** جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ اِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جسکے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اسکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا **باب** جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهٖ لِمَنْ لَا طَعْنَ فِيْهِ غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا۔ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے **عن** اَلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہین پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹا تو کیون اس سے خوف مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا **ف** یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑہجاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے **عن** اسمٰعیل بھذا الاسناد ولیس فی حدیث احدھما ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمغیرۃ ای بنی الا فی حدیث یزید وحدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ مغیرہ کو آپنے بیٹا کہا **باب** الاستیذان ای باب اذن چاہنے کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا بالمدینۃ فی مجلس الانصار فاتانا ابو موسی فزعا او مذعورا قلنا ما شانک قال ان عمر ارسل الی ان ائتیہ فاتیت بابہ فسلمت فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیتک فسلمت علی بابک فلم یرد علی فرجعت وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یوذن لہ فلیرجع فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ اقم علیہ البینۃ والا اوجعتک فقال ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ لا یقوم معہ الا اصغر القوم قال ابو سعید فقلت انا اصغر القوم قال فاذھب بہ **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہی مین مدینہ کی مسجد مین بیٹہا تہا انصار کی مجلس مین اتنے مین ابو موسی اشعری آئے ڈرے ہوئے کہبرائے ہوئے ہم نے پوچہا تم کو کیا ہوا اونہون نے کہا مجکو حضرت عمر نے ملوایا بیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا اونہون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پہر اونہون نے کہا تم میرے پاس کیون نہین آئے مین نے کہا مین تمہارے پاس گیا تہا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پہر اُسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مندوب ہے اور سنت یہ ہو کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور سر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم أأدخل یا أأدخل فلان آب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے (انتہے مختصراً) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اسحدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھکو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتھہ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگون میں چھوٹا ہے ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہون ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اون کے ساتھہ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اسحدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اوسپر عمل واجب ہونے پر خلفا راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسی کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ بمصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگون کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسی کے ساتھہ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصون کی روایت بھی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصراً) **عن** یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَہٗ فَذَھَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَھِدْتُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسے کے ساتھہ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَی اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ مُغْضَبًا حَتّٰی وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُکُمُ اللّٰہَ ھَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاِسْتِیْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ اُبَیٌّ وَمَا ذَاکَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُہُ الْیَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ اَنِّیْ جِئْتُہٗ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْنَاکَ

وَنَحْنُ جُلُوْسٌ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْمَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا وُجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ
يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا
اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابو موسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے
ہو کر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ کی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابی رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اوسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور
مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوسوقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسطرح فرمایا ہے اوسطرح
مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دیکھہ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھہ کو نہین تو تو گواہ
لا احدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھہ وہ جاوے جو ہم سب مین کم سن ہو اوٹھہ
اے ابو سعید پھر مین اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ
اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَاتِ وَاِلَّا لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا سْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ
اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ اِذْهَبْ اَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسیٰ لوٹے حضرت عمر نے اُنکے پیچھے کسیکو بھیجا اور لوٹایا حضرت عمر نے کہا ای ابوموسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کی موافق کہا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ مین تمکو ایسی سزا دون گا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سُنکر ابوموسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا اے ابوموسیٰ چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ ترجمہ وہی حدیث اوپر گزری عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثَلٰثًا فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ لَتُقِیْمَنَّ عَلٰی ھٰذَا بَیِّنَۃً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ لَکَ عَلٰی ھٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ عَنْہُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین بار اجازت مانگی انہون نے سمجھا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے لوگون سے کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ اون کو پھر بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتھ سزا کرون گا (یعنی سزا دون گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس مین آئے انہون نے کہا تمہارے ساتھ ہم مین سے وہی گواہی

دیگا جو ہم مین کم سن ہے پھر ابو سعید اوٹھوا دراونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی ہوا تھا حضرت عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت
وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث سُنی جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو
اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّظَرِ اَلْفَاظَ عَنْ الصَّفْقِ بِالْاَسْوَاقِ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری اس
مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید و فروخت کرنے سے سر حدیث سو مین غافل رہا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى
الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهٗ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا
عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغُلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى
هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ
وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ
وَجَدَهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلَيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے
روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے
اونہون نے اجازت ندی اُنکو اندر آنے کی پھر اُنہون نے کہا السلام علیکم ابو موسی ہے السلام علیکم
اشعری ہے اپنے نام بیان کیا پھر کنیت پھر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہ
نرہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلا لاؤ ابو موسی کو بلا لاؤ پھر وہ آئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تھے اونہون نے کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو

تو بہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضے اسہ تعالی عنہ نے کہا اسحدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کروںگا
(یعنے سزا دون گا) ابو موسی یہ سُنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابو موسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس تمکو ملین گے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابو موسے موجود تہے حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو موسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا اونہون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سُنا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تہے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اسہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے اُنکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اسہ تعالی عنہ نے کہا واہ سبحان اسہ مین نے تو ایک حدیث سُنی تو اسہا سمجھا مین نے
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تہی کہ معاذ اسہ حضرت صلی اسہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تہا کہ ابو موسی جہوٹے ہین **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی حدیث پہر گذری **باب**
کراہیۃ قول المستاذن انا اذا قیل من ھذا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچہیں
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اسہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا آپنے پوچہا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین ہی
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اسہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچہا

کون ہو میں نے کہا میں ہون آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہون **عن** شعبۃ ہذا الاسناد وفی حدیثہم کانہ کرہ ذلک **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں ہون کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے) **باب** تحریم النظر فی بیت غیرہ غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع فی جحر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدرٰی یحک بہ راسہ فلما راٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الاذن من اجل البصر **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اوس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپ نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے۔ تو میں تیری آنکھ کو کو پنچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچکر رہے (گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے) **عن** سہل بن سعد الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اطلع من جحر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدرٰی یحک بہ راسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل اللہ الاذن من اجل البصر **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اوس سے کھنگی کرتے تھے اپنے سر میں **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث اللیث ویونس **ترجمہ** وہی جواوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ بمشقص او مشاقص فکانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یختلہ لیطعنہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں سوراخ سے آپ ایک تیر یا کسی تیز لیکر اوسکے میں گویا دیکھ رہا ہون آپ کو آپ چاہتے تھے

کہ غفلت مین اوسکو کونچا لگاوین **عن** ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقاوا عینہ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جہانکے کسی قوم کے گہر مین بغیر اون کی اجازت کے تو اُنکو حلال ہے اوسکی آنکہہ پھوڑ لینا ✤ **ف** یعنے اگر وہ ڈہیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکہہ پھوٹ جاوے تو گہر والون کو کچہہ سزا نہ ہوگی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان رجلا اطلع علیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیک من جناح **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جہانکے تیرے گہر مین بغیر تیری اجازت کے پہر اوسکو کنکری سے مارے اور اوسکی آنکہہ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچہہ گناہ نہ ہوگا **باب** نظر الفجاۃ جو نظر دفعۃً پڑ جاوے **عن** جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرۃ الفجاۃ فامرنی ان اصرف بصری **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجکو نگاہ پہیر لینے کا **ف** یعنے اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہی نگاہ پہیر لینا پہر اگر عمداً دیکہے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا مونہہ چہپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جہکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکہنا درست ہی جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بہی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہے **عن** یونس بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب السلام

کتاب سلام کے بیان مین

باب یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کرین تھوڑے لوگ بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اسکا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہوجاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہونگے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بھی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بجذف واو علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنون مین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصرا **باب** مَنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَی الطَّرِیْقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ کُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِیَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا لَکُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَیْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاکَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْکَلَامِ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹھنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی بُرے کام کے لیے نہین بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ اور اوروں کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرتے تھے آپنے فرمایا اچھا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور جہانسی عورتون کیطرف بد نظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا (جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ پہونچے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو انہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوپر مسلمان کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

لے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکو پوچھنے کو جا اور جب مرجاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو اہل کتاب سلام کریں تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم کہو **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپسے عرض کیا یارسول اللہ اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپنے فرمایا وعلیکم کہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے سنے سوت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے سہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ جب کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہڑا ہوا اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹہا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ مُخَنَّثًا کَانَ عِنْدَھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ سَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ ھٰؤُلَآءِ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبد اللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجھے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار سلوٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھہ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کر کے جو کمسن ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپنے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہوا اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصراً

یا اللہ جیسے جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ ویسا اللہ نے نہین سلام کیا تجھکو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سلم ناس من یہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک یا ابا القاسم فقال وعلیکم فقالت عائشہ وغضبت الم تسمع ما قالوا قال بلے قد سمعت فرددت علیہم وانا نجاب علیہم ولا یجابون علینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئین اور اُنہون نے کہا کیا آپ نے نہین سُنا اون کا کہنا آپنے فرمایا مین نے سُنا اور اُسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے اور اُنکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبدءوا الیہود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدا ہم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ **ترجمہ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو اُسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر بیچ رستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پر چلے اگر مسلمان اُس راہ پر چلتے ہون اور جبیوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ اسکو گڈہی مین گرادے یا دیوار کا دہکا پہونچادے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتدا کرنا سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتدا سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اوس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصرا **عن** سہیل بہذا الاسناد وفی حدیث وکیع اذا لقیتم الیہود وفی حدیث ابن جعفر عن شعبۃ قال فی اہل الکتاب

وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ **ترجمہ** وہی جو گذرا۔

باب اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ بچون کو سلام کرنا مستحب ہے **عن**

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچون پر تو سلام کیا انکو **عن** سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جارہا تھا وہ گذرے بچون پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جارہے تھے بچون پر گذرے تو سلام کیا ان پر

. . . . . اور انس نے حدیث بیان

کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے بچون پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہون انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتون کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہون اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اُسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے اتنے مختصر **باب** جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ دَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھادے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے لیئے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھادی

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجھہ کو منع نہ کرون **ف** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے **عن** الحسن بن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

باب اباحۃ الخروج للنساء لقضاء حاجۃ الانسان عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت خرجت سودۃ رضی اللہ تعالے عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتہا وکانت امراۃ جسیمۃ تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفہا فرآہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ فقال یا سودۃ واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین فانکفأت راجعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وانہ لیتعشی وفی یدہ عرق فدخلت فقالت یا رسول اللہ انی خرجت فقال لی عمر رضی اللہ تعالے عنہ کذا وکذا قالت فاوحی اللہ الیہ ثم رفع عنہ وان العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن وفی روایۃ ابی بکر یفرع النساء جسمہا زاد ابو بکر فی حدیثہ فقال ہشام یعنی البراز **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب ہمکو پردے کا حکم ہوا اُس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالی عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تھین جو سب عورتون سے نکلی رہتین موٹاپے مین اور جو کوئی اُنکو پہچانتا تھا اوس سے چھپ نہ سکتی تھین اوسنے وہ پہچان لیتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اُنکو دیکھا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہمسے چھپا نہین سکتین اسلیے سمجھو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین رات کا کھانا کھا رہے تھے آپکے ہاتھ مین ایک ہڈی تھی اتنے مین سودہ آئین اور اُنہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تھی تو عمر نے مجھسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کیحالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ

ہی مین تہی آپ نے اُسکو رکہا نہ تہا آپنے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہی **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسحدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضای حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کے جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب غیر پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین مُنہ اور ہتہیلیان بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو اُنکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ اونکا جثہ معلوم نہ ہو اسلیے **عن** ہشامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةً يَذْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ اِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ عِشَآءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يَّنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ **ترجمہ** اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین جب پائخانہ کو جاتین اون مقاموں کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار اُم المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت وہ ایک لمبی عورت تہین حضرت عمر نے اُنکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پس پردے کا حکم اوترا **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتہہ تنہائی کرنا اور اُسکے پاس جانا حرام ہے **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوسعورت کا خاوند ہو یا اُسکا محرم ہو ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بالطریق اولےٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو قال الحمو الموت ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے ف کیونکہ دیور بیباک ہے جو پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شائع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور بشل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے عن یزید بن ابی حبیب حدثھم بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری عن ابن وھب قال وسمعت اللیث بن سعد یقول الحمو اخو الزوج وما اشبھہ من اقارب الزوج ابن العم ونحوہ ترجمہ لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہے حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا خاوند کے سوا غیر مرد سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین اون سے پردہ ضرور نہین ہے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہ ان نفرا من بنی ھاشم دخلوا علی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فدخل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھی تحتہ یومئذ فرآھم فکرہ ذلک فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لم ار الا خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد

بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ
رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغَيَّبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن
العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسمار بنت عمیس کے پاس گئے ابوبکر صدیق رضے اللہ
تعالیٰ عنہ بھی آئے اوسوقت اسمار ادن کے نکاح مین تھین اونھون نے اُنکو دیکھا اور بہ اجمام
اونکا آنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین
دیکھی آپ نے فرمایا اسمار کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر
پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اُسعورت کے گھر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب
ہو (یعنے گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھہ لیکر ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھہ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور
قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے
کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رَاٰى
خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتُهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ
السُّوْءِ بِمَنْ جو شخص کسی عورت کے ساتھہ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اُس سے کہدے
کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اُسکو بدگمان نہ ہو **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ
فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ
اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ
الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھہ تھے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا
آپ نے اُسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا
یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن مین ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ
ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھہ جاتے ہین) **عَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ
لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن
زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان
اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم واِنی خشیت
ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین آپ کی زیارت کو آئی رات مین مین نے آپ سے باتین
کین پھر مین کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہونچا دینے
کو میرا گھر اُسامہ بن زید کے مکان مین تہا راہ مین انصار کے دو آدمی ملے جب اونہون نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا سنبہل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونون بولے سبحان اللہ یا رسول
اللہ (ایسے ہم بہلا آپ پہ کوئی بدگمان کر سکتے ہین) آپنے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین
خون کیطرح پھرتا ہے اور مین ڈرا کہین تمہارے دل مین برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم
تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبرون سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اسحدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کیحالت مین رات کو یا دن کو لیکن
عورت کیساتھ بہت بیٹھنا اور اوس کی باتون سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف مین
انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ
انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر
الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر معنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری
ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف مین رمضان کے اخیر دہا کے مین مسجد مین آپکی زیارت کو آئین پھر کچھ مدت آپ سے

باتین کمین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ ہی اُنکے ساتہہ کہڑے ہوئے پہونچا دینے کو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہین

باب من اتی مجلسا فوجد فرجۃ فجلس فیھا والا وراءھم جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہین تو پیچہے بیٹھے **عن** ابی واقد
اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ھو جالس فی المسجد
والناس معہ اذ اقبل نفر ثلاثۃ فاقبل اثنان الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وذھب واحد قال
فوقفا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما احدھما فرای فرجۃ فی الحلقۃ
فجلس فیھا واما الاخر فجلس خلفھم واما الثالث فادبر ذاھبا فلما فرغ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم عن النفر الثلاثۃ اما احدھم
فاوی الی اللہ فاواہ اللہ واما الاخر فاستحیی فاستحیی اللہ منہ واما الاخر فاعرض
فاعرض اللہ عنہ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹہے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹہہ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہ پہیر لیا **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ حدثہ
فی ھذا الاسناد ومثلہ او فی المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کی لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کردن پا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹہہ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹہانا جائز نہین اسی حدیث سے مگر ہمارے اصحاب نے یمین سے مستثنی کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو تو مسجد والے دیوے کہ یہ یا قرآن پڑہنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو اوس جگہہ بیٹہنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد مین کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹہہ جاوے تو اوسکا اوٹہانا درست نہین اور یہی صحیح ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمن الرجل الرجل من مقعدہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا او توسعوا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹہاوے اوسکی جگہہ سے پہر آپ اوس جگہہ بیٹہے لیکن پہیل جاؤ اور جگہہ دو **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اللیث ولم یذکر فی الحدیث ولکن تفسحوا او توسعوا وزاد فی حدیث ابن جریج قلت فی یوم الجمعۃ قال فی یوم الجمعۃ وغیرہا **ترجمہ** وہی جواب پہر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمن احدکم اخاہ ثم یجلس فی مجلسہ وکان ابن عمر اذا قام لہ رجل عن مجلسہ لم یجلس فیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو اوس کی جگہہ سے نہ اٹہاوے پہر آپ اوس جگہہ بیٹہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے جب اپنی جگہ سے اوٹہتا تو وہ اوس جگہہ نہ بیٹہتے اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹہنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تہی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہو **عن** نعمر بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جواب پہر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے پہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ جب کوئی اپنی جگہہ سے کھڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹہا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ مُخَنَّثًا کَانَ عِنْدَھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبداللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجھے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار سلوٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھہ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے پھٹے مولی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کرکے جو کمبرے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپنے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہوا اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصرًا

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یدخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ قال فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امرأۃ قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعرف ما ھھنا لا یدخلن علیکن فحجبوہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجھتین جنکو عورتون سے غرض نہین ہوتی (اور قرآن مین اُنکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار لپیٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون یہ یہان جو ہین اُنکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے حسن اور قسم کو سمجھتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پھر اُس سے پردہ کرنے لگے **باب** جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ اذا اعیت فی الطریق اگر اجنبی عورت راہ مین تھک گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے **عن** عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت تزوجنی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وما لہ فی الارض من مال ولا مملوک ولا شیء غیر فرسہ قالت فکنت اعلف فرسہ واکفیہ مؤنتہ واسوسہ وادق النوی لناضحہ واعلفہ واستقی الماء واخرز غربہ واعجن ولم اکن احسن اخبز فکان یخبز لی جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق قالت وکنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رأسی وھو علی ثلثی فرسخ قالت فجئت یوما والنوی علی رأسی فلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ نفر من اصحابہ فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفہ قالت فاستحییت وعرفت غیرتک فقال واللہ لحملک النوی علی رأسک اشد من رکوبک معہ قالت حتی ارسل الی ابو بکر رضی اللہ عنہ

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَتْنِي ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچہی
زاد بھائی تھے اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی
اون کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی
اون کے اونٹ کو لیے اور چراتی بھی اوسکو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی
گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا
دیتیں اور وہ بڑی محبت کی عورتیں تھیں ۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اوس زمین سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل
چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ نے مجھے بلایا پیر اونٹ کے بٹھانے کی بولی
بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھکو سوار کرلیں مجھے بہت شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں
کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے
اور میرے ساتھ بیٹھنہ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پیر ابوبکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے
کا سارا کام کرنے لگی گویا اونہوں نے مجھے آزاد کر دیا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام
جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ کام ہیں جو مروت اور حسن
معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں ہیں لیکن
یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اُسکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے وجب عہدت پر صرف دو
ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرنے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اسمیں سے یہ
نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت
کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں بینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ
انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تو کی

ہو ئی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصًا جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہون اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھین تو گویا آپ کے گھر والون کیطرح تھین اور اور کسیکو ایسا کرنا درست نہین انتہے مختصرًا **عَنْ** اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اخدم الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من الخدمۃ شیٔ اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ قال ثم انہا اصابت خادمًا ما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاھا خادمًا قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فالقت عنی مؤنتہ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر فتعال فاطلب الی والزبیر شاھد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالمدینۃ الا دارہ فقال لھا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالک ان تمنعہ رجلًا فقیرًا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعثہ الجاریۃ ذات یوم علی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثمنھا فی حجری فقال ھبیھا لی فقالت انی تصدقت بھا

ترجمہ اسمار سے روایت ہے مین زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر کے کام کرتی اون کا ایک گھوڑا تھا اوسکی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھپر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا اوسکے لیئے مین گھانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھکو بھی ایک لونڈی دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میری اوپر سے اوسنے اٹھا لی پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے مین دوکان لگاؤن مین نے کہا اگر مین تجھکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون انکے سامنے مجھسے کہو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے سائے مین دوکان کرون مین نے کہا تجھکو مدینہ بھر مین کوئی اور گھر نہین ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک بیت تھی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوانے کے لیئے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو متبع کرتی ہو نیچے سے پھر وہ دوکان کرنے لگا یہان تک کہ اوس نے روپیہ کیا یا
وہ مونڈی مین نے اسکو ہاتھ بیچڈالا لی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اُسکی قیمت کی میسے میرے
گود مین تہی زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کردو مین نے کہا یہ مین صدقہ دی چکی ہون **باب**
تحریم مناجات الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ
تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عن**
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان
ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پہوسی نکرین
تین آدمیون مین سے تیسرے کے مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی
اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر مین اور بعضون نے کہا کہ صرف سفر مین ممانعت ہے
اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام مین منافق مسلمانون کو رنج دینے کے
لیے ایسا کرتے تہے لیکن اگر چار آدمی ہون اور دو اون مین سے کانا پہوسی کرین تو کچھ مضایقہ
نہین (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الاخر
حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم مین سے دو کانا پہوسی نکرین تیسرے کو جدا
کرکے یہانتک کہ اور لوگ ملین تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عن** عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبہما فان ذلک
یحزنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الاعمش بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **باب** المداواۃ والمرض والرقی علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عن**
عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان اذا اشتکی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رقاہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام قال بسم اللہ یبریک ومن کل داء

یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دعا آپ پڑھتے بسم اللہ اخیرتک یعنی اللہ تعالےٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے
کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث
میں ہے کہ بیحساب جنت میں دے جاوین گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ
مخالفت نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید
اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئین ہیں ان سے
منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں
لیکن یہ قول مختار نہیں ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ
اللّٰہِ اَرْقِیْکَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہاں
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیرتک یعنی اللہ تعالےٰ کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہوں ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں منتر **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ
وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علماء
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اُسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بد نظر جس
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاوین اوسکو زمین پر نہ رکھین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پھر منہہ دہووے پھر بائین ہاتھہ مین پانی لیکر داہنا ہاتھہ
دہووے پھر داہنے ہاتھہ مین پانی لیکر بائین کہنی دیوے پھر داہنا پاؤن دہووے پھر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتھہ دہوئے تھے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دہووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دہووے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا ذہنی طرف کا دہووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دہووے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اوس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گھر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کھاکر مسجد مین جانے سے زیادہ
ہے انتہے مختصراً **باب** السِّحْرِ باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمہ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہے جیسے اور شیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلا جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پھر اوس کے انکار کی کوئی وجہ نہین ہے اور سحر کی تاثیر مین علما کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اوسکا اثر
اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہوجاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہین
اللہ تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہین چاہتا اور
پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق
ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہین ہوتی اب سحر کا جلانا حرام ہے اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا
بھی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین اب
اگر ساحر کسیکو سحر سے مار ڈالے اور اُسکا اقرار کرے تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور گواہون
سے یہ ثابت نہین ہوسکتا انتہے مختصراً **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سحر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی من یہود بنی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم
قالت حتی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخیل الیہ انہ یفعل الشیء وما یفعلہ
حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلۃ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
دعا ثم دعا ثم قال یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاءنی رجلان
فقعد احدھما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی
عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب
قال من طبہ قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطۃ وجب
طلعۃ ذکر قال فاین ھو قال فی بئر ذی اروان قال فاتاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی اناس من اصحابہ ثم قال یا عائشۃ واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء
ولکان نخلھا رؤوس الشیاطین قالت فقلت یا رسول اللہ افلا احرقتہ قال لا اما
انا فقد عافانی اللہ وکرھت ان اثیر علی الناس شرا فامرت بھا فدفنت

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق
کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تھے یہانتک کہ آپ کو خیال آتا کہ مین یہ کام
کررہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا
کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھکو بتلادیا جو مین نے اُس سے پوچھا میرے

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤن کے پاس (وہ دونون فرشتے تھے)
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس کو جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالی کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے مین حضرت عایشہ نے کہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوے پر گئے آپ نے فرمایا ای عایشہ قسم خدا کی اوس
کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا (یعنے وہ جو بال وغیرہ نکلے)
آپنے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھکو برا معلوم ہوا لوگون مین فساد پھیلاؤن نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا ف ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت
جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے انہی صحت کی خدا سے دعا
کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سنا دیجیے
اور شہر سے نکلوا دیجے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون اور شور و غل
مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے زعم باطل سے آپکو
جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا (تحفۃ الاخیار) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ اَبُوْ بَكْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْهِ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا
نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخْرَجْتَهٗ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَتْ
بِهَا فَدُفِنَتْ ترجمہ وہی خواب پر گذرا باب ۹ السحر زہر کا بیان عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ
مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ

قالت اردت لا قتلک قال ما کان اللہ لیسلطک علی ذالک او قال علی قال قالوا الا نقتلھا قال لا قال فما زلت اکرھھا فی لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لیکر آئے آپ نے اس میں سے کھایا یہ وہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کا مار ڈالنا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی نے کہا لوگوں نے کہا ہم اوسکو قتل کریں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اوس عورت پر اس سے یہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے میں پاتا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اس میں زہر ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ایک روایت میں ہے کہ اُس گوشت نے کہدیا یہ بھی معجزہ ہے یہ عورت مرحب و زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا اونہوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا لغتہ اللہ علیہا (نووی) **عن** انس بن مالک یحدث ان یھودیۃ جعلت سما فی لحم ثم اتت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث خالد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** استحباب رقیۃ المریض بیمار پر منتر پڑھنا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما قلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقل اخذت بیدہ لاصنع بہ نحوما کان یصنع ناتزع یدہ من یدی ثم قال اللھم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلی قالت فذھبت انظر فاذا ھو قد قضی **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اوس پر پھیرتے پھر فرماتے اذھب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھہ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے دینے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھہ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑہون) آپ نے اپنا ہاتھہ میرے ہاتھہ مین سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھہ کر دیجئے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا دینے وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھہ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا) انا للہ وانا الیہ راجعون **عن**
الاعمش باسناد جریر فی حدیث شعیب مسحہ بیدہ قال وفی حدیث الثوری
مسحہ بیمینہ وقال فی عقب حدیث یحیی عن سفیان عن الاعمش قال حدثت بہ
منصورا فحدثنی عن ابراہیم عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بنحوہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا عاد مریضا یقول اذہب الباس رب الناس اشف انت
الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی المریض یدعو لہ قال اذہب الباس رب الناس
واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما وفی روایۃ ابی بکر قدما
لہ وقال وانت الشافی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتل حدثنا ابو عوانۃ وجریر

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یرقی بعضہم الرقیۃ اذہب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف
لہ الا انت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑہا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عن** ہشام بہذا الاسناد مثلہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض احد من اھلہ نفث علیہ بالمعوذات فلما مرض مرضہ الذی مات فیہ جعلت انفث علیہ وامسح بید نفسہ لانہا کانت اعظم برکۃ من ید نفسی رواہ یحیی بن ایوب بمعوذات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اوس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھکر پھونکتے پھر جب آپ بیمار ہوئے اوس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑھکر پھونکنا آہستہ سو درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جسمیں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرأ علی نفسہ بالمعوذات وینفث فلما اشتد وجعہ کنت اقرأ علیہ وامسح عنہ بیدہ رجاء برکتہا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے **عن** ابن شہاب باسناد مالک نحو حدیثہ ولیس فی حدیث احد منہم رجاء برکتہا الا فی حدیث مالک وفی حدیث یونس وزیاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی نفث علی نفسہ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ

نظر اور سملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے **عن** الاسود قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن الرقیۃ فقالت رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاہل بیت من الانصار فی الرقیۃ من کل ذی حمۃ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جھاڑ منتر کو انہوں نے کہا انصار

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے
سانپ یا بچھو کے لیے) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت رخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاھل بیت من الانصار فی الرقیۃ من الحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا اشتکی الانسان الشیٔ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم باصبعہ ھکذا ووضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعھا باسم اللہ
تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی بہ سقیمنا باذن ربنا قال ابن ابی شیبۃ یشفی (لیشفی)
سقیمنا وقال زھیر لیشفی سقیمنا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے روایت ہو جب ہم مین سے کوی بیمار ہوتا یا اسکو کوی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی بہ سقیمنا باذن
ربنا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم مین سے کسی کی تھوک کے ساتھ اوس سے
شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالےٰ کے حکم سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرھا ان تسترقی من العین **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے
عن مسعر بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان استرقی
من العین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فی الرقی قال رخص فی الحمۃ والنملۃ والعین **ترجمہ** انس سے روایت ہے منتر
کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس مین نسیل مین زخم پڑجاتے ہین) اور نظر کے
لیے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الرقیۃ من العین والحمۃ والنملۃ وفی حدیث سفیان یوسف بن عبد اللہ
ابن حادث **ترجمہ** حضرت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنگ
(زہر) اور نملہ کے لیے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجاریۃ فی بیت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای بوجھھا سفعۃ فقال بھا نظرۃ فاسترقوا لھا یعنی بوجھھا صفرۃ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اون کے گھر مین جس کے منہ پر جہائیان تھین آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لآل حزم فی رقیۃ الحیۃ وقال لاسماء بنت عمیس مالی اری اجسام بنی اخی ضارعۃ تصیبھم الحاجۃ قالت لا ولکن العین تسرع الیھم قال ارقیھم قالت فعرضت علیہ فقال ارقیھم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی حزم کے لوگون کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے مین اپنے بھائی کے بچون کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکون کو) دبلا پاتا ہون کیا وہ بھوکے رہتے ہین اسماء نے کہا نہین انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپنے فرمایا کوئی منتر کر مین نے ایک منتر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیۃ الحیۃ لبنی عمرو قال ابو الزبیر رسمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول لدغت رجلا منا عقرب ونحن جلوس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ ارقی قال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگون کو اور ایک شخص کو ہم مین سے بچھو نے کاٹا ہم اسوقت بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین منتر کرون آپنے فرمایا تم مین سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فقال رجل من القوم ارقیہ یا رسول اللہ ولم یقل ارقی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان لی خال یرقی من العقرب فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی قال فاتاہ فقال یا رسول اللہ انک نھیت عن الرقی وانا

اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے **عَنْ**
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا
رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى
بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں **عَنْ**
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا
لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر نہیں اگر اوس میں شرک کا مضمون نہ ہو **بَابُ**
جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر
اجرت لینا درست ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ
فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ
لُدِيْغَ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ
فَاَعْطٰى قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَ

اضربوا لي بسهمكم معكم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور اُن سے دعوت چاہی اُنہون نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا صحابہ مین سے ایک شخص بولا مجھکو منتر آتا ہے پھر اوس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہوگیا اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لون پھر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یارسول اللہ قسم خدا کی یارسول اللہ مین نے کچھ منتر نہین کیا سوا سورۂ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیسا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے لے اور ایک حصہ میرا بھی اپنے ساتھ لگا لے **عن** ابی بشر بهذا الاسناد وقال في الحديث فجعل يقرأ أم القرآن ويجمع بزاقه ويتفل فبرأ الرجل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کرکے تھوکتا جاتا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا **عن** ابی سعید الخدري قال نزلنا منزلا فأتتنا امرأة فقالت إن سيد الحي سليم لديغ فهل فيكم من راق فقام معها رجل منا ما كنا نظنه يحسن رقية فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ فأعطوه غنما وسقونا لبنا فقلنا أكنت تحسن رقية فقال ما رقيته إلا بفاتحة الكتاب قال فقلت لا تحركوها حتى نأتي النبي صلى الله عليه وسلم فأتيناه فذكرنا ذلك له فقال ما كان يدريه أنها رقية اقسموا واضربوا لي بسهمي معكم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل مین اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم مین سے کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹھ کھڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اوس نے منتر کیا سورۂ فاتحہ کا وہ اچھا ہوگیا اون لوگون نے اُسکو بکریان دین اور ہم کو دودھ پلایا ہمنے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا مین نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا مین نے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاوین پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ **ف** نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس مین کوئی کراہت نہین اسیطرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا بھی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث مین گذرا اور وہ بکریان سب منتر دینے والے کا حق نہین لیکن آپ نے تبرعًا اور مروۃً سب بکریون کا حصہ اوس مین کر دیا **عن** ہشام رحمہ وھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال فقام معھا رجل منا ما کنا نابزہ برقیۃ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اُس عورت کے ساتھ ہم مین سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جسکو ہم نہین خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے **باب** استحباب وضع یدہ علی موضع الالم مع الدعاء دعا کے وقت اپنا ہاتھہ درد کے مقام پر رکھنا **عن** عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا یجدہ فی جسدہ منذ اسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضع یدک علی الذی یالم من جسدک وقل بسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن مین جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوے آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھہ درد کی جگہہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالیٰ کی برائی سے اوس چیز کے جس کو پاتا ہون مین اور جس سے ڈرتا ہون مین **باب** التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلوٰۃ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین **عن** عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسھا علی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارک ثلاثا قال ففعلت ذلک فاذھبہ اللہ عنی ترجمہ عثمان بن ابی

عاص رسول اسہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یارسول اسہ شیطان میری نماز مین حائل ہوگیا اور مجھکو قرآن بہلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اسہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائین طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا مین نے ایسا ہی کیا پھر اسہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کردیا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی حَدِیْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ فَلَاقَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِیْ **ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے** **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا بیماری کو پہنچتی ہے تو اسہ کے حکم سے شفا ہوجاتی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا احادیث مین اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس مین رد ہے اون متعصب صوفیون کا جو دوا کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ہر چیز قضا وقدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہین کہ فاعل اسہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافرون سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئین ہلاکت سے بچانیکا حالانکہ اس نہین بدلتی نہ مقادیر مین تقدیم تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر مین ہے وہ ضرور ہونے والا ہے انتہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰی تَحْتَجِمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِ شِفَاءً **ترجمہ** جابر بن عبد اسہ سے روایت ہے اونہون نے عیادت کی متمنع کی پھر کہا مین نہین اٹھونگا جب تک تم پچنی نہ لگاؤ کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس مین شفا ہے **عن** عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ

جَاءَ نَاجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ اَهْلِنَا وَرَجُلٌ یَشْتَکِیْ خُرَاجَةً اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِیْ فَاَخْرَجَ حَرْ
فَدَشَّ عَلَیْهِ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لِمَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا بَاعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ
اُعَلِّقَ فِیْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَابَ لَیُصِیْبُنِیْ اَوْ یُصِیْبُنِیَ الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِیْ وَیَشُقُّ
عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ
کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ
فَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ **ترجمہ** حاصل سند عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری
ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنے قرحہ پڑ گیا تھا) جابر نے پوچھا تجھ
کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے پھر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچھنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر
نے کہا میں اوس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھکو ستاوینگی اور کپڑا
لگیگا تو تکلیف ہوگی مجکو اور سخت گذرے گا پھر جب جابر نے دیکھا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچھنے
لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری
دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ
تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا
راوی نے کہا پھر پچھنے لگانیوالا آیا اور پچھنے لگائے اور اسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی
ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے
مرض ہیں تو انکا علاج مسہل سے ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے
جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصراً **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِشْتَکَتْ اِذْ نَثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَمَّامَةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَیْبَةَ اَنْ یَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اَخَاهَا مِنَ
الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے اونہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابوطیبہ کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے جن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اونہوں نے ایک رگ کاٹی (یعنے فصد کی) پھر داغ دیا اوسپر **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رُمِیَ اُبَیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِہٖ قَالَ فَکَوَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُبی بن کعب کو احزاب کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی اَکْحَلِہٖ قَالَ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا انکو تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے اُنکا ہاتھ سوج گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنے ناس لی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَا یُعْطِیْ اَحَدًا اَجْرَہٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِجَامَۃُ

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شدة الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء ترجمہ ان دونو روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جهنم فاطفئوها بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جهنم فاطفئوها بالماء عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جهنم فابردوها بالماء ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن هشام بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها كانت تؤتى بالمرأة الموعوكة فتدعو بالماء فتصبه في جيبها وتقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابردوها بالماء وقال انها من فيح جهنم ترجمہ اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتین اور اوس کے گریبان مین ڈالتین اور کہتین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عن هشام بهذا الاسناد وفي حديث ابن نمير صبت الماء بينها وبين جيبها ولم يذكر في حديث ابي اسامة انها من فيح جهنم قال ابو احمد قال ابراهيم بن سفيان حدثنا الحسن بن شبيب حدثنا ابو اسامة بهذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع بن خديج رضي يعني الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحمى من كير جهنم فابردوها بالماء ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے

عَنْ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحمی من فور جھنم فابردوھا عنکم بالماء واحرہ کرا بو بکر عمکم وقال قال اخبرنی رافع بن خدیج ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا تہہ پاؤن دھونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہی مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے سے اترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین عَنْ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لدد نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فاشار ان لا تلدونی فقلنا کراھیۃ المریض للدواء فلما افاق قال لا یبقی منکم احد الا اللد غیر العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ لم یشھدکم ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے منہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) عَنْ ام قیس بنت محصن اخت عکاشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخلت بابن لی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یاکل الطعام فبال علیہ فدعا بماء فرشہ قالت ثم دخلت علیہ بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علی مہ تدغرن اولادکن بھذا العلاق علیکن

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ترجمہ اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں کہتی ہیں نے کہا میں اپنے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہ پر چھڑک دیا اور میں ایک بچی کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (اونگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق کا درد ہے) آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس کھانٹی سے تم لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اُسکا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہندی میں اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر درد دن کو اُسکا سنگھانا فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا ہے لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ ملغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور جھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہیں انتہے مختصراً **عن** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ الَّلَاتِي بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَحْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ لِمَ تُعَلِّقُ اَحْلَقَتْ عَمَرَتْ فَهِيَ تُخَافُ اَنْ تَكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهُ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذَالِكَ بَالَ فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا ترجمہ اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے ابھی نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے اونہوں نے اوس کی حلق دبایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (اونگلی یا لکڑی سے یا گھیر بنی سے چرخہ کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے ایک اون میں سے ذات الجنب بھی ہے عبید اللہ نے کہا اُم قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اُسی بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اُسکو دھویا نہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں کسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَ

خاصتها امرت ببرمة من تلبينة فطبخت ثم صنع ثريد ثم صبت التلبينة عليها
ثم قالت كلن منها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التلبينة مجمة
لفواد المريض تذهب بعض الحزن ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہی جب اون کے گھر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پھر چلی جاتین صرف اون کے گھر والے
اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ جو سی یا آٹے
کا کبھی اوسمین شہد بھی ملاتے ہین) پھر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور
تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پھر وہ کہتین عورتون سے کہا ؤ اوسکو کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اُس کے پینے سے کچھ رنج
گھٹ جاتا ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاءہ فقال انی سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا
فقال لہ ثلاث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم
یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن
اخیک فسقاہ فبرء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہی ہین آپنے فرمایا اُسکو شہد پلاؤ
اوس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر یہی فرمایا
کہ شہد پلاوے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے
فرمایا اللہ تعالی سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اوس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا
ف شہد مین بالخاصیت شفا ہی خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد
اگرچہ سہل ہے مگر جب سہال مادی ہو تو اوسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے
اسیواسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف
ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور
بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہو بلکہ اسکے رسول کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹ کہین تو ہم طبیبون کو جھوٹا اور کافر کہین گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کرین تو ہم حدیث کی تاویل کرین گے اور اسکا مطلب صحیح بیان کرین گے (نووی مع زیادۃ) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرَبٌ بَطْنُہٗ فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**

الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکِہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُوالنَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْہُ **ترجمہ**

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب مین اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک مین طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ہی بستی مین طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اوس کے ڈر سے ✣

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیون یا اور کہین بدن مین نمودار ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہین اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک مین بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکون مین نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مبارکہ مین شام مین نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور اسکا بیان مقدمہ کتاب مین گذرا اب طاعون اگلی امتون پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانون کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین مین ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسا کرکے
اوس کو شہید کا ثواب ہی اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عایشہ نے کہا وہ ایسا
ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان
طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن
ہلال سے منقول ہی کہ وہ طاعون سے بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون
اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہی اور رحمت ہی اور اُن لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ
ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا
بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت فالگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے
لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے
کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صارف موجود ہے
البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے
طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچہ طاعون
مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا
اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہی کیونکہ حکماے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق
مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہی اُس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا
کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچہ فایدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بہی تو چند روز اور جینگے
پہر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری
نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے
اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ اِبْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةُ نَحْوُهٗ **ترجمہ** اُسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا ہے جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو **عن** اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عن عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهُ فِرَارًا **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کو اُسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا **عن** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِهِمْ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ **ترجمہ** اُسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اوسی کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں

عن الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ
يَسَارٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا
تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ مَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا هَا هُنَا قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ أُرْسِلَ بِهِ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا
قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ

ترجمہ حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ مین تھے مجکو خبر پہونچی کہ کوفہ مین طاعون نمودار ہوا ہے
تو عطا بن یسار اور اور لوگون نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک
مین ہو اور وہان طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہان سے اور جب تجکو خبر پہونچے کسی ملک مین
طاعون نمودار ہونے کی تو وہان مت جا مین نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی اونہون نے کہا
عامر بن سعد سے مین اون کے پاس گیا لوگون نے کہا وہ نہین ہین مین اون کے بھائی ابراہیم بن
سعد سے ملا اون سے پوچھا اونہون نے کہا مین موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان
کی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ
ہے عذاب کا جو اگلے لوگون کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک مین شروع ہو اور تم وہان
موجود ہو تو وہان سے مت بھاگو اور جب تمکو خبر پہونچے کہ کسی ملک مین یہ بیماری شروع ہوئی ہے
تو وہان مت جاؤ حبیب نے کہا مین نے ابراہیم سے پوچھا تو نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے
سعد سے اور اونہون نے انکار نہین کیا ابراہیم نے کہا ہان مین نے سنا **عَنْ** شُعْبَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ **عَنْ**
سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالُوا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاصْبَحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدٰهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام

کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات
کی اجناد کے لوگون نے (اجناد مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور
قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور اون کے ساتھیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے
ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین
وہ لوگ ہین جنہون نے دو دو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو
بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور اُن سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا
پھیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب
نہین سمجھتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ
گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجھتے اونکو وبائی ملک
مین لے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا
انھون نے مشورہ لیا اون سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت
عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے تہے
ہی) مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بھی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا
ہم مناسب سمجھتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر
نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح
لوگ بھی سوار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمر نے کہا
کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر بڑا جانتے
تہے اُنکا خلاف کرنے کو ہان ہم بھاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے
پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جسکے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب
ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین
چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا
(مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اُس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اُسکا فعل قابل تعریف
کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہر لے جاتا ہون اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہین ہے بلکہ عین تقدیر
الٰہی ہے **ف** اس حدیث سے نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور حتی الیاط رکھنا توکل اور
تسلیم کے خلاف نہین ہے مگر جب بلا آجاوے اُسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ
کہے کہ مین نے فلان کام کیا یا نہین کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے مین عبدالرحمن
بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہون نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی
دلیل موجود ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک
مین وبا ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ملک مین وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہین یہ سنکر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (اُنکی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے

عن مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ
لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَسِرْ اِذًا اَنْتَ حَتّٰى اَتٰى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تعالے **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوعبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا
ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ مین چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا
ابوعبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پھر علیحدہ پھرو چلے یہانتک کہ
مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **عمرو**
ابن دینار بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ
اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ
فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا
فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ
مِنَ النَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہے حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پھیلنے کی
عبدالرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو
کسی ملک مین وبا پھیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پھیلے اور تم وہین ہو تو
مت نکلو وبا سے بھاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ
سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوف
کی حدیث سنکر **باب** لاعدوی ولاطیرۃ ولاھامۃ ولاصفر ولانوء ولاغول
ولایوردممرض علی مصح بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول
یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کو پاس نہ رکھین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے
عنہ حین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعدوی ولاصفر ولاھامۃ
فقال اعرابی یارسول اللہ فما بال الابل تکون فی الرمل کانھا الظباء فیجیئ البعیر
الاجرب فیدخل فیھا فیجربھا کلھا قال فمن اعدی الاول **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز
نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یارسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے
ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پھر ایکبارگی خارشتی اونٹ آتا ہے اور اُن مین جاتا
ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاویں
ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اُس سے
مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل
الٰہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز
کا لحاظ بقیہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے
اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر
سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسئی یہ غلط ہے یا
صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجھتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہین اور صفر مین کوئی خوشی کا کام نہین کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اوسکو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یون سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بنجاتی ہے انتہے مختصراً مع زیادۃ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَاهَامَّ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ اَبْنُ اُخْتِ نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَا هَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُهُمَا کِلَیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَمَتْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ قَوْلِهٖ لَاعَدْوٰی وَاَقَامَ عَلٰی اَنْ لَایُوْرِدَ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَدْ کُنْتَ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ قَدْ سَکَتَّ عَنْهُ کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَاَبٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ فَمَا رَاٰی الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَطِئَ بِالْحَبَشِیَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ قُلْتُ اَبَیْتَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی فَمَا رَاَیْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَوْ کَرِهَ اَحَدٌ مِّنْهُ شَیْئًا قَطُّ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابوسلمہ یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ لایا جاوی بیمار اونٹ تندرست اونٹ کی پاس ف لفظی ترجمہ یہ ہی نہ لاوی بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ
کو تندرست اونٹ والے پر یعنے تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا ف
ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہ اندو نو حدیثون کو رسول اسہ صلعم سے روایت کرتے تہے پہر بعد اوس کے اونہون نے یہ حدیث
کہ بیماری نہین لگتی اسکو چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست
اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابوہریرہ کے چچازاد بہائی تہے اون سے کہا ای ابوہریرہ ہم سنا
کرتے تہے تم احدیث کو ساتہہ دوسری الحدیث بہی بیان کرتے تہے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے تو
یہ حدیث ہی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابوہریرہ نے انکار کیا اور کہا میں
احدیث کو نہین پہچانتا البتہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
حارث نے اونسے جہگڑا کیا اس مین ابوہریرہ غصے ہوئے اونہون نے حبش کی زبان مین کچہ کہا پہر حارث سے
پوچہا تم سمجہے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابوہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس
حدیث کے بیان کرنیکا ابوسلمہ نے کہا میرے عمر کی قسم ابوہریرہ ہم سے احدیث کو بیان کیا کرتے تہے کہ رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پہر معلوم نہین ابوہریرہ احدیث کو بہول گئے یا ایک
حدیث کو دوسری حدیث کو اونہون نے منسوخ سمجہا ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
کو بہول جاوی تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوسپر عمل واجب ہی اور یہ لفظ سوا ابوہریرہ کے
سائب بن یزید اور جابر بن عبداسہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی
چیز نہین پہر اوس کے ثبوت مین کہانتک ہے انتہی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِکَ لَا یُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ بِمِثْلِ
حَدِیْثٍ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اسہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ اسہ ہی نہ نوء نہ صفر ف نوء کہتے ہین ستارے کے طلوع
اور غروب کو عرب گمان کرتے تہے کہ مینہ اسی کی برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجہتے ہین اور بعضون
نے کہا نوء چاند کی منزل مراد ہی غرض یہ ہی کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اسکی مرضی اور حکم

سے ہوتا رون کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ مین گذر چکا **عن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جسکو عوام کہتے ہین کہ جنگل مین
شیطان ہوتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کیطرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بتلا دیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ
سب غلط ہے غول وول کچھ نہین نرا وہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین
کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی
روشنی اکثر سات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے
اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غیلان کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری
کھجور کو غول آکر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** جابر
قال قال رسول اللہ صلعم لا عدوی ولا غول ولا صفر **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** ابی الزبیر انہ سمع
جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلعم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبیر یقول
ان جابرا فسر لھم قولہ ولا صفر فقال ابو الزبیر الصفر البطن فقیل لجابر کیف قال کان یقال دواب
البطن قال ولم یفسر الغول قال ابو الزبیر ھذا الغول الذی تغول **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے
سنا جابر سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول
کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو
کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے ہے صفر پیٹ کے کیڑے ہین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی
ابو الزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **باب** الطیرۃ والفال وما یکون فیہ الشوم وبدفال
اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قیل یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ
یسمعھا احدکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہین
(یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

مین سے سنی **عن** الزہری بہذا الاسناد مثلہ وفی حدیث عقیل عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال معمر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی
الفال الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہین اور مجھ پسند ہے فال نیک کلمہ اچھا کلمہ **عن** انس بن مالک عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قیل وما الفال قال الکلمۃ
الطیبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفال الصالح **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین فال بد کچھ نہین البتہ نیک فال مجھ پسند ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا طیرۃ واحب الفال الصالح **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہین **ف** شگون بدفالی طیرہ بری باتون مین
بولتے ہین اور اچھی بات مین فال کہتے ہین ایک حدیث مین ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس
سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور دل مین
سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہوجاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے بارآنے
پر جاتا ہو اور فتح خان نوی شخص ملے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الشوم فی الدار والمرأۃ والفرس **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے گھر مین اور عورت مین اور گھوڑے مین **عن** عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وانما الشوم فی ثلاثۃ المرأۃ و
الفرس والدار **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور
شگون لینا کوئی چیز نہین البتہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین
عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشوم بمثل حدیث مالک لا یذکر
احد منہم فی حدیث ابن عمر العدوی والطیرۃ غیر یونس بن یزید **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عجلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان یکن من الشوم شیء حق ففی الفرس

وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَرَجٌ ترجمہ وہی جواب پر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ ترجمہ وہی جواب پر گذرا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ ترجمہ سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو مکان اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی ف نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں امام مالک اور ایک طایفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اسکو نکال ڈالے اور طلاق دے اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالایق ہو انتہی مختصراً **بَابُ** تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ میں نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کو چاہیے تم کو کسی کام سے باز نہ رکھے ف قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اُسکو آیندہ باتین آسمان کی خبرین لاکر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بعد توقف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے نور سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بھی بتلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر اونکی خبرین جھوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور اُنکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ **ترجمہ** وہی حدیث اوپر گذری **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیر کھینچتے ہین آپنے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیرین کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر **ف** اسکی بات ایک آدھ سچ ہوجاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین اسوجہ سے آیندہ کی بات بھی دریافت نہین ہوسکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کردہ ریت مین لکیرین کھینچتے ترجمہ نے رمال کا امتحان لیا ہے اور اُنکی باتین سب غلط پائین اوسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ باقی نرہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلون پر اعتقاد رکھتے ہین اور قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے اندونو کے ہوتے ہوئے ہم نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ

يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ يَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتیں ہمسے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتے ہیں آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اوسمیں بڑھا دیتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات اُنکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن اوڑ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے اور دوسرا مرغ اُسکی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح جن بھی بات اُسکا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے پھر وہ اسمیں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی حدیث اوپر گذری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيُقْذَفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ ترجمہ عباس بن مسار

سے روایت ہے مجھسے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
بیٹھے تھے اتنے مین ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپنے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے مین کیا کہتے تھے
جب ایسا واقعہ ہوتا اونہون نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے مین
یون کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نا کسی
کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہین ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے
اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہین پھر اون کے آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح
کہتے ہین یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والون تک پہونچتی ہے پھر جو لوگ عرش اوٹھانے والے
فرشتون سے قریب ہین وہ اون سے پوچھتے ہین کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہین اسیطرح
آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والون تک آتی
ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہین اور اپنے دوستون کو آکر سناتے ہین فرشتے جب اون جنون کو دیکھتے
ہین تو ان تارون سے مارتے ہین (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہین) پھر جو خبر جن لاتے ہین اگر
اسمین ہی کہین تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہین اوس مین اور زیادہ کرتے ہین **عن** عبد اللہ
بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار رضی فی
حدیث الاوزاعی ولکن یقرفون فیہ ویزیدون فی حدیث یونس ولکنہم یرفقون ما
یزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال
ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوزاعی ولکنہم یقرفون فیہ ویزیدون **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ **ترجمہ**
صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تھین آپنے فرمایا جو شخص عراف
کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچھے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول
نہ ہوگی **ف** معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا
گناہ ہے پھر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت مین ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا
ہمارے زمانے مین بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہین جو شرع کی سچی سچی باتون کا انکار کرتے ہین لیکن

نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں خدا کی پہنچا انکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوہ جذامی سے پرہیز کرنیکا بیان

عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلعم انا قد بایعناک فارجع

ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور اسکے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنیکی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعضے علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسطرح جذامی روکا جاویگا مسجد میں آنے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (النووی مختصرا)

کتاب قتل الحیات وغیرھا

سانپوں کے مارنیکا بیان **عن** عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلعم بقتل ذی الطفیتین فانہ یلتمس البصر ویصیب الحبل

ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری سانپ کے مارڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** میمون بہذا الاسناد وقال الابتر ذو الطفیتین

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلعم قال اقتلوا الحیات وذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر قال فکان ابن عمر یقتل کل حیۃ وجدھا فابصرہ ابولبابۃ بن عبد المنذر او زید بن الخطاب وھو یطارد حیۃ فقال انہ قد نھی عن ذوات البیوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں راوی کہتا ہے ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے اسکو مارڈالتے ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے اسکو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب یقول اقتلوا الحیات والکلاب واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل قال الزھری وتری ذلک من سمہما واللہ اعلم قال سالم قال عبداللہ بن عمر فلیتک لا اترک حیۃ اراھا الا قتلتہا فبینا انا اطارد حیۃ وھی من ذوات البیوت مرنی زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ وابولبابۃ وانا اطاردھا فقال مہلا یا عبداللہ فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتلہن قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گذرے اور میں اُسکا پیچھا کر رہا تھا انہوں نے کہا ٹھہر اے عبداللہ میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے ۔

عن الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُنْتُلُوا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ لَيْلٍ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَآنٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے اون کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈھو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں **عن** نافع قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر سب سانپوں کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ سے اوسدن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کردیا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ ابْنَ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ
ترجمہ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے **عَنْ** اَبِیْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُیُوْتِ **ترجمہ**
ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپون کے مارنے سے جو گھرون
مین رہتے ہین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَبَیْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ جَالِسٌ مَعَهٗ یَفْتَحُ خُوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَیَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُیُوْتِ فَاَرَادُوْا
قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّهٗ قَدْ نُهِیَ عَنْهُنَّ یُرِیْدُ عَوَامِرَ الْبُیُوْتِ
وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِی الطُّفْیَتَیْنِ وَقِیْلَ هُمَا اللَّذَانِ یَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَیَطْرَحَانِ اَوْلَادَ
النِّسَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گھر قبا مین تھا وہ مدینہ چلے
آئے ایک بار عبداللہ بن عمر ان کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک
ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا
ابولبابہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گھر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ
اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بنیائی کھو دیتے
ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمًا عِنْدَ هَدَفٍ لَهٗ فَرَاٰی رَوَبِیْصَ بَیْضَانٍ فَقَالَ اشْبَعُوْا هٰذَا الْجَانَّ
فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ اَبُوْ اَنْصَارِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُیُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْیَتَیْنِ
فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ یَخْطَفَانِ الْبَصَرَ وَیَتَّبِعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہان سانپ کی
کینچلی دیکھی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گھرون مین رہتے ہین مگر دم بریدہ اور جسپر دو لکیرین ہوتی ہین کیونکہ یہ دو نو بینائی اوچک لیتے ہین (حسب نظر ملتے ہین) اور عورتون کا پیٹ گرا دیتے ہین (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اوسکی نظر مین یہ تاثیر ہے) **عن** نافع ان ابا لبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرّ بابن عمر رضی اللہ عنہ وھو عند الاطم الذی عند دار عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برصلعیۃ یحکی حدیث اللیث بن سعد **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابو لبابہ عبد اللہ بن عمر کے پاس گذرے وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تہا وہان کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تہے اخیر تک **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپون کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہین اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل مین ہو یا گھرون مین سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہین اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہے کہ جنون کا ایک مسلمان گروہ وہان سانپون کی شکل پر رہتا تہا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھرون کے سانپون کو ہر شخص مین بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد مین بہی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گہر کے سانپون مین بہی دو دفعہ ڈرائے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یون کہے مین تجہکو قسم دیتا ہون اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تہا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پہر اگر وہ نکلے تو اسکو مار ڈالے **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غار وقد انزلت علیہ والمرسلات عرفا فنحن نتلقاھا من فیہ رطبۃ اذ خرجت علینا حیۃ فقال اقتلوھا فابتدرناھا لنقتلھا فسبقتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقاھا اللہ شرکم کما وقاکم شرّھا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے غار مین اوسوقت آپ پر سورہ والمرسلات عرفا اتری تہی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تہے اتنے مین ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو ہم لپکے اور اسکے مارنے کو وہ

نکلکر چلدیا آپ نے فرمایا اسہ تعالے نے اسکو بچایا تمہارے واسطے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے **عَنِ**
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَیَّةٍ بِمِنًی **ترجمہ** عبداسہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندہے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ بَیْتِهٖ قَالَ فَوَجَدْتُّهٗ یُصَلِّیْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلَاتَهٗ
فَسَمِعْتُ تَحْرِیْكًا فِیْ عَرَاجِیْنَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَیَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا
فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلَی الْبَیْتِ فِی الدَّارِ قَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِیْهِ فَتًی مِنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ
سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ
فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ
فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا
بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا نَدْرِیْ اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ
مَوْتًا الْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ
وَقُلْنَا لَهُ ادْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا
قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ
فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابوالسائب سے روایت ہے جو غلام تہا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابوسعید
خدری رضی اسہ تعالی عنہ کے پاس ابوالسائب نے کہا مین نے انکو نماز مین پایا تو مین بیٹہہ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہوگئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتیار لیے جب اپنے گہر پر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازے
پر کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جاکر دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یارسول
اسہ اسہ سے دعا کیجیے اسہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک انکو خبردار کرو (اوسیطرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلین انکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین (یعنے کافر جن ہین باشریر سانپ ہین) **عَنْ** اسمٰعیل بن عُبَید یحدث
عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا حَتَّ تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَیَّةٌ
وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ وَقَالَ فِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهِ
ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اُدْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ

ترجمہ وہی حماد پر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اُسکو نہ چھیڑو اور مدینے میں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تمکو تکلیف نہ پہنچے گی اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اُسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوْا فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اوسکو تین بار جتا دیوے اگر وہ اسپر بھی نکلے تو اُسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **باب** استحباب قتل الوزغ گرگٹ کا مارنا مستحب ہے **عن** أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ **ترجمہ** اُم شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم دیا کہ گرگٹوں کے مارنے کا **عن** أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا أَسْلَمَتْ أَمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيْكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اِتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ فِيْهِ مِنْهُ **ترجمہ** اُم شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم دیا اُن کو مارنیکا۔ یہ اُم شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی **عن** سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اُسکا نام فویسق رکھا (یعنے چھوٹا فاسق) **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سُنا کہ آپ نے حکم دیا اوسکو مار ڈالنے کا **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ

وزغة في أول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها في الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة لدون الأولى فإن قتلها في الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة لدون الثانية **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار مین مارے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث خالد عن سهيل إلا أن في حديثه من قتل وزغا في أول ضربة كتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلك **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوین گی اور دوسری بار مین اُس سے کم اور تیسری بار مین اُس سے کم **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في أول ضربة سبعين حسنة **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکے لیے ستر نیکیان لکھی جاوین گی **ف** نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین جو سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بڑھکاتا تھا اسوسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا **باب** النهي عن قتل النمل چیونٹی کے مارنے کی ممانعت **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نملة قرصت نبيا من الأنبياء فأمر بقرية النمل فأحرقت فأوحى الله إليه أفي أن قرصتك نملة أهلكت أمة من الأمم تسبح **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تہی **ف** پھر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے اُنکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بہی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ الرحمت نے کہا ہمارے مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اور اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اترے اُنکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا جتھہ نکالا گیا پھر اونہون نے حکم دیا وہ جلایا گیا تب اللہ تعالی نے اُنکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تہا) تو نے سزا دی ہوتی (اور سارا گھر جلا دیا) کا قصور تہا **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** **تحریم قتل الھرۃ** بلی کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکہا یہانتک کہ وہ مر گئی پھر اُسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم مین گئی (قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور بڑہ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح ہو کہ وہ مسلمان تہی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم مین گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گی) اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی جب اوسکو قید مین رکہا نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہالے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ **ترجمہ** دونون سندیتون کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اُسنے کہانا نہ دیا نہ پانی نہ اُسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ **ترجمہ** ہشام سے وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو پلانے اور کہلانے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِیْقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اُترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے وہ شخص

بولا اس کتے کا بھی حال پہلوں کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئی میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں لیکر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو ان جانوروں کو پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے آپنے فرمایا ہر تازہ جگر والے میں ثواب ہے یعنے ہر حیوان کو جو موذی نہو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت لہ بموقہا فغفر لہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئی کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکالے ہوئی اس عورت نے اپنی موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اسکو بخشدیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما کلب یطیف برکیۃ قد کاد یقتلہ العطش اذ رأتہ بغی من بغایا بنی اسرائیل فنزعت موقہا فاستقت لہ بہ فسقتہ ایاہ فغفر لہا بہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئی کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اسکو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اسکو پانی پلایا پس اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اسکو بخشدیا **باب** النہی عن سب الدہر زمانے کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل یسب ابن آدم الدہر وانا الدہر بیدی اللیل والنہار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ عز وجل یؤذینی ابن آدم یسب الدہر وانا الدہر اقلب اللیل والنہار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں یعنے زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنیوالا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تبارک وتعالیٰ یؤذینی ابن آدم یقول یا خیبۃ الدہر فلا یقولن احدکم یا خیبۃ الدہر فانی انا الدہر اقلب لیلہ ونہارہ فاذا شئت قبضتہما ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

تکلیف دیتا ہو مجکو ادمی کہتا ہو ہائے کمبختی زمانہ کی تو کوئی تم مین سے یون کہو ہائے کمبختی زمانہ کی اسلیے کہ زمانہ مین ہون تا اوسکو مین لاتا ہون جب مین چاہو لگا تو رات اور دن ہو قوف کر دونگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ مین ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے دہر کو یعنے زمانے کو اسواسطے کہ اللہ تعالے خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہین کر سکتا کرنے والا اللہ ہی ہے) **ف** نووی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالی خود دہر ہے یہ مجازًا فرمایا اور اسکا سبب یہ ہو کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالی دہر ہے یعنے تم جسکو مصیبتون کا لانے والا اور دکھ پہونچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہین رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہی تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ **بَابُ** کَرَاهَةِ تَسْمِیَةِ الْعِنَبِ کَرْمًا انگور کو کرم کہنے کی ممانعت **ف** عرب لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بہی انسان مین کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اسکی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے انگور کے لیے اس نام کے بولنے کی بہی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوی دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسُبُّ اَحَدُکُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ مین زمانہ ہے (اور سب کچھ اسہی کرتا ہے پہر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ تعالی کو برا کہنا ہے) اور کوئی تم مین سے انگور کو کرم نہ کہے اسلیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسموا العنب الکرم فان الکرم ھو المسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم قلب المؤمن **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل المسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے **عن** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلۃ یعنی العنب

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنے انگور کو) **عن** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ **ترجمہ** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)

باب

حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولیٰ والسید عبدی امتی یا مولای یا سیدی ان لفظوں کے بولنے کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنے میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد
میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بھی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون
کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہی اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے
رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ نادر کہنے سے
قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ
اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکھا ہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہی اور فرمایا اوٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کے
واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سوا معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اوس لفظ مین
ایسی تعظیم ہے جو حق تعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا احمد یہ سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت
حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور
کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے
موافق نہین اور ان ناموں مین اکثر جگہ کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جبر رقیت کی مرادف ہی
وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین پس بہتر یہ
ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلی یہ نام رکھے یا
پیغمبرون کے نام رکھے جیسے سوائے علی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم
عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی
رجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید **عن** الاعمش بھذا الاسناد وفی حدیثھما ولا یقل العبد لسیدہ مولای وزاد فی حدیث ابی معاویۃ فان مولاکم اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولی نہ کہے کیونکہ مولی تمہارا اللہ تعالی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اسکا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولی کا اطلاق سوا خدا کے اور دن پر آیا ہے۔

عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک وضئ ربک قال لا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی مولای ولا یقل احدکم عبدی امتی ولیقل فتای فتاتی غلامی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولی کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا جوان عورت کہے **باب** کراھۃ قول الانسان خبثت نفسی یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہوگیا مکروہ ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی ھذا حدیث ابی کریب وقال ابو بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر ولکن **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا (یعنے پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہوگیا (خبیث اور پلید کا فرکا لقب ہے اور بہت کریہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پیر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں) **عن** ابی معاویۃ بھذا الاسناد **عن** سھل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم

خبثت نفسي وليقل لقست نفسي ترجمہ وہی جو اوپر گذرچکا **باب** استعمال المسك وكراهة رد الريحان والطيب مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال كانت امرأة من بني اسرائيل فصيرة تمشي مع امرأتين طويلتين فاتخذت رجلين من خشب وخاتما من ذهب مملغما مطبقا ثم حشته مسكا وهو اطيب الطيب فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها فقالت بيدها هكذا ونفض شعبة يده ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھہ سو اُس نے لکڑی کی دو کھڑاوین بنا کر پہنین اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنالی جو بند ہوتی تھی اوس مین مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی اون دو لنبی عورتون کے بیچ مین تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا اوس نے اپنے ہاتھہ سے یون اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھہ جھاڑ کر اوس عورت کے اشارہ کو بتلایا **ف** اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مشک پاک ہے اور اُسکا استعمال بدن اور کپڑے مین درست ہے اور اُسکی بیع جائز ہے بالاجماع اور مشک اوس قاعدہ سے مستثنی ہے کہ جو چیز زندہ جانور مین سے جدا کیجاوے وہ مردار ہے یا اُسکا حکم مثل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے اور اُس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاوین پہنکر اپنے تئین لنبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئین چھپانا ہے تاکہ لوگون کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمایش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذكر امرأة من بني اسرائيل اتخذت خاتما من مسك للمسك الطيب الطيب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو اگر گھانس وغیرہ یا جائے یا خوشبودار پھول دیا جائے تو اُسکو نہ پھیرے اسلیے کہ اُسکا بوجھ

بوجہ نہین اور خوشبو عمدہ ہے **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس مین اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اوسکو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسیطرح خوشبو لیتے۔

کتاب الشعر

کتاب شعر کے بیان مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپنے فرمایا تجھ کو اُمیہ بن ابی الصلت کی کچھ شعرین یاد ہین مینے کہا ہان آپنے فرمایا پڑھ مین نے ایک بیت پڑھی آپنے فرمایا اور پڑھ یہانتک کہ مین نے سو بیتین پڑھین **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ لَقَدْ كَادَ لَيُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیہ بن ابی الصلت کے شعرون کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ اُن مین اکثر رہتا توحید الٰہی کا اور اقرار رہتا حشر کا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ جس شعر مین فحش مضمون نہ ہو اُسکا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہو کہ بہت شعرین پڑھا کرے یا بہت شعرین یاد کرے لیکن قلیل
مین کوئی قباحت نہین **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شئ ما خلا اللہ باطل
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگون نے کہا ہی
لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) الا کل شئ ما خلا اللہ باطل اسکا
ترجمہ اردو مین ہیر۔ ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ
لبید الا کل شئ ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس مین یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو
الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تہا (کیونکہ اوس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم
رہا) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شئ ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت
ان یسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شئ ما خلا اللہ
باطل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید
الا کل شئ ما خلا اللہ باطل ما زاد علی ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ
جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل
یریہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہان تک کہ اوس کے پیپڑے تک پہونچ جاوے اوس کے
حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ مین شعرین بھرنے سے **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلئ جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھ تھوڑی سی شعرین بھی یاد ہون تو کچھ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اُس مین فحش نہ ہو ۳ کہتے ہین شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سُنی ہین اور پڑھوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم دیا آپنے مشرکون کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین پڑھی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاے سلف نے شعرین پڑھی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گانون ہے ۷۰ میل یہ مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے **باب**

تحریم اللعب بالنرد شیر جو سر کھیلنا حرام ہے

عن بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَّدَمِهٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوسر کھیلا اوس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ جوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے

۳ اور کسی کا یہ قول ہے کہ شعر بلا ہے اگر اوسمین فحش نہ ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہون نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہین مانتے اور کہتے ہین وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اوس صورت مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی - ان کھیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہین اسکو اچھے اور مفید کامون مین صرف کرے -

کتاب الرؤیا

کتاب خواب کے بیان مین

عن اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اَعْرٰی مِنْھَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اَرْمَلُ حَتّٰی لَقِیْتُ اَبَا قَتَادَۃَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلْمًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہوجاتی تھی مگر پڑے نہین اوڑھتا تھا یہانتک کہ مین ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پھر جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو بائین طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (جیسے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پھر وہ خواب اوسکو ضرر نہ کرے گا **عن** اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِھِمْ قَوْلَ اَبِیْ سَلَمَۃَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اَعْرٰی مِنْھَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اَرْمَلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا اَعْرٰی مِنْھَا وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ حِیْنَ یَھُبُّ مِنْ نَوْمِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

إِذْ تَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا
فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلُ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ ابوسلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھپر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھکو کچھ پرواہ نہ رہی **عن** یحییٰ
بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ
فِي رِوَايَتِهِ هَذَا الْحَدِيثَ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تھوکے اور اسکی پناہ مانگے پھر اُس کروٹ
سے پھر جاوے **عن** أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا
فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى
رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَسْتَبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے
اور اُسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوکے اور اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہے **عن** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ
فَقَالَ وَأَنَا إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ
وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا
يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ **ترجمہ** حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہی مین بعضاخو اب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہوجاتا (اوس کے ڈر سے) پھر مین ابوقتادہ سے ملا اونہون نے کہا میرا بھی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اچہا خواب اللہ تعالی کیطرف سی ہے سوجب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان کرے تو اسکو نقصان نہ ہوگا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق علی یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سی پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اُس سے پہر جاوے **عن** ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمسۃ واربعین جزءا من النبوۃ والرؤیا ثلاث فرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث المرء نفسہ فان رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بھا الناس قال واحب القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین فلا ادری ھو فی الحدیث ام قالہ ابن سیرین **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ یکسان ہوجاوے یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی) تو مسلمان کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسیکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان کا خواب ثبوت کے پینتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سی دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سی ہے تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا ہون - ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ٭

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتون مین پینتالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین اونچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چھبیس کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین وحی آتی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جنمیون کی صفت ہے انتہے مختصرا **عن** ایوب بہذا الاسناد وقال فی الحدیث قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیعجبنی القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہو اور طوق کو مکروہ جانتا ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا اقترب الزمان وساق الحدیث ولم یذکر فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وادرج فی الحدیث قولہ واکرہ الغل الی تمام الکلام ولم یذکر الرؤیا جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا کچھ کمی بیشی ہے **عن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **ترجمہ** انس سے بھی النبی ہی روایت ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم او ترٰی لہ وفی حدیث ابن مسھر الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے۔ ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مقرر اس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے امین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہوگیا بلکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اسحالت پر
جب آپ کو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت مین
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہین کہ آپ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل مین اشتباہ ہوجاتا۔ قاضی
نے کہا اسہ تعالی کو بھی خواب مین دیکھہ سکتا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے
عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی
فی الیقظۃ او کانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی وقال فقال ابو سلمۃ قال
ابو قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب مین دیکھے وہ قریب مجھکو جاگتے مین دیکھیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے میں
تھے یعنے جس نے ہجرت نہین کی اور دور شہر ملک مین مجھکو خواب مین دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین مجھکو دیکھے گا اور اپنی خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت
مین آپ کو سب مسلمان دیکھین گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین ایک خاص قرب کے ساتھہ جو اور
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا **ف** یا جو خواب مین مجھے دیکھے اوس نے گویا بیداری مین مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ابو سلمہ نے کہا ابو قتادہ نے کہا رسول اسہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عن** ابن اخی الزھری قال حدثنی عمی قال ذکر
الحدیث بکمالہ جمیعا باسنادیھما سواء مثل حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی النوم فقد رانی
انہ لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی وقال اذا حلم احدکم فلا یخبر احدا
بتلعب الشیطان بہ فی المنام **ترجمہ** جابر رضے اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ
صلے اسہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اور جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب مین اُس سے کھیلتا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ بِیْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب میں دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میرے صورت بنے عن جابرؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَمْتُ رَاْسِیْ قُطِعَ فَاَنَا اَتْبَعُہٗ فَزَجَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِی الْمَنَامِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اوس کے پیچھے جا رہا ہوں آپ نے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اوسکی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہوگا واللہ اعلم عن جابرؓ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنِّیْ رَاْسِیْ ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُّ عَلٰی اِثْرِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِیْ مَنَامِکَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ یَخْطُبُ فَقَالَ لَا یُحَدِّثَنَّ اَحَدُکُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِیْ مَنَامِہٖ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے میں اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان سے کھیلتا ہے خواب میں جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اوس سے کھیل میں عن جابرؓ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ نَجْرٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَبِيْ بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِأَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُرْهَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِيْ يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَأَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اسکو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے

وہی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہامنا وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تہامنا تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر چڑھ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجھے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سی قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بھی بعضون کو بہت قرآن یاد ہے بعضون کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہین پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تہامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اوسیطرح چڑھ جاوے گا پھر اور ایک شخص تہامے گا اوسکا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تہامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اب مجھ سے بیان کیجیے یارسول اللہ مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا ابوبکر نے عرض کیا یارسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا **ف** اور غلطی بیان نہین کی کہ لیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علمانے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر مین غلطی نہین کی بلکہ اونکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابوبکر رضے اللہ تعالی عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سی اونہون نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکھی حالانکہ شہد سی مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین اونہون نے بیان کیا کہ خلل پڑکر مٹ جاوے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا خلافت سی اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور ابوبکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اوسوقت ضروری ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے مین مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کی قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا مناسب نہی

(نووی مختصرًا) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال جاء رجل الی النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ يَعْنِيْ حَدِيْثٍ يَقُوْلُ تَرجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ اُحد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَرَى اللَّيْلَةَ تَرجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً يَخُوْ حَدِيْثِهِ تَرجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ تَرجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اُس حالت مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت مین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے

ف آپنے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نی فی المنام اتسوک بسواک فجذبنی رجلان احدھما
اکبر من الاخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
خواب میں ایسا معلوم ہوا میں مسواک کر رہا ہوں اوسوقت دو شخصوں نے مجکو کھینچا (یعنے ہر
ایک نے مسواک مانگی) ایک اون میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے
کو دے میں نے بڑے کو دیدی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب
وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورایت فی رؤیای ھذہ انی
ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ
اخری فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین ورایت
فیھا ایضا بقرا واللہ خیر فاذا ھم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء اللہ
بہ من الخیر بعد وثواب الصدق الذی اتانا اللہ بعد یوم بدر ترجمہ ابوموسیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب
میں دیکھا میں ہجرت کرتا ہوں مکے سے اوس زمین کیطرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا
گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنی
اوسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکی تعبیر مسلمانوں
کی شہادت نکلی احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے
سے اچھی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم
ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے
اوسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کالی جاتی ہیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنے یہ جملہ
کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر ہے) وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور
خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالے نے بھیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے
نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن ف یمامہ اور ہجر عرب میں وہ ملک ہیں

اوہان کہجر کے درخت بہت ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیمبرون کی خواب سچ ہوتی ہے لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن آپ کا منیال اور طرف گیا اسیطرح اولیاء اللہ کی بہی خواب اور کشف سچے ہوتے ہین لیکن اوس کے مطلب اور تعین مین غلطی ہوجاتی ہے اور اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہین ہین اور نہ اوپر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم مسیلمۃ الکذاب علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فجعل یقول ان جعل لی محمد الامر من بعدہ تبعتہ فقدم فی بشر کثیر من قومہ فاقبل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ثابت بن قیس بن شماس وفی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطعۃ جریدۃ حتی وقف علی مسیلمۃ فی اصحابہ فقال لو سالتنی ہذہ القطعۃ ما اعطیتکہا ولن ارک اللہ الذی اریت فیک ما اریت وہذا ثابت یجیبک عنی ثم انصرف عنہ فقال ابن عباس فسالت عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما اری الذی اریت فیک ما اریت فاخبرنی ابو ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رایت فی یدی سوارین من ذہب فاہمنی شانہما فاوحی الی فی المنام ان انفخہما فنفختہما فطارا فاولتہما کذابین یخرجان من بعدی فکان احدہما العنسی صاحب صنعاء والاخر مسیلمۃ صاحب الیمامۃ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جہوٹا دعوی کرتا تہا اسی وجہ سے اسکا لقب کذاب پڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مدینہ منورہ مین آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دین تو مین اُن کی پیروی کرتا ہون مسیلمہ اپنے ساتہہ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتہہ ثابت بن قیس بن شماس تہے اور آپکے ہاتہہ مین ایک لکڑی کا ٹکڑا تہا آپ مسیلمہ کے لوگون کے پاس ٹہہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجہ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجہہ کو نہ دون (مگر مین خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب مین کرنے والا نہین اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو تجکو قتل کرے گا) یہ فرماتا آپ کا صحیح ہوگیا) اور مقرر مین تجہے دہی جانتا ہون جو مجہکو خواب

مین کہلایا گیا اور یہ ثابت تجھہ کو میرے طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلہ کذاب نے قران مجید کے مقابلہ مین کچھ خرافات اور واہیات تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے لایق نہین اوسکی جواب دہی کو میرے طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور وفد جو آتے اونکی جواب دہی وہی کرتے چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا چھانٹا کہ کچھ ثابت نہ رکھا **ف** پھر آپ وہان سے چلے گئے ابن عبد البر کہتے ہین لوگون سے پوچھا یہ حضرت صلی اسہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب مین مجھکو دکھلایا گیا ابو ہریرہ رضی اسہ تعالی عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تھا مین نے اپنے ہاتھہ مین سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھکو برے معلوم ہوئے خواب ہی مین مجھکو حکم ہوا اونکو پھونک مار مین نے پھونکا وہ دونون اڑ گئے مین نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونون جھوٹے مین جو میرے بعد نکلینگے ایک وہ مین کا عنسی صنعا والا اور دوسرا مسیلمہ یمامہ والا **ف** صنعا مین مین ایک شہر ہے وہان حضرت کے وقت مسابر کہ مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنے ابو الاسود عنسی پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کی بھی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلے اسہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھہ سے مارا گیا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلہ کذاب حضرت صلی اسہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے کرتا تھا لیکن صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا تعالے نے فتح اسلام دکھلادی صرف اون دو جھوٹون کا رہ گیا تھا سو خدا تعالی نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین ہاتھہ مین کنگن دیکھے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاحبار)

عن ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی اسوارین من ذھب فکبرا علی واھمانی فاوحی الی ان انفخھما فنفختھما فذھبا فاولتھما

الكذابين الذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھہ مین دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھہ بہارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم بھیجا اون کو پھونکنے کا مین نے پھونکا دونون چلے گئے اوس کی تعبیر مین نے یہ سمجھی یہ دونون جھوٹے جن کے بیچ مین مین ہون ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الصبح اقبل علیہم بوجھہ فقال ھل رای احد منکم البارحۃ رؤیا ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگون کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم مین سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے فقط

تتمہ

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ پانچوین جلد کتاب مستطاب اردو صحیح مسلم شریف محی الدین تاجر کتب صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے طبع ہوئی مین بہت خوشنمائی کے ساتھہ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر زینت بخش طالبان حدیث نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی امید ہے کہ عزوجل جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اب چھٹی جلد جو چھپنی شروع ہوگئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب کے پڑھنے پڑھانے اور سننے والے کی دلیل بخشے آمین